سُرمۂ تحقیق

تالیف لطیف جناب مولانا محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی

در تائید ازاحۃ الاغلاط

در ردِّ اقوال جناب حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

مع

نعمت عظمےٰ حل القصیدہ تذکرۃ الشوق دندان شکن طومار التوبیخ

حسب فرمایش

مجمع اخلاق صوری و معنوی جناب منشی محمد ظہور احسن صاحب نیموی سلمہ

قومی پریس لکھنؤ مین چھپی

غلط نامہ سرمہ تحقیق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۲۲	قصری	کھینک ستائی
۱۳	۱۹	لی	فی
〃	۲۰	قاجدی	قاجدی
۱۶	۳	احدو	اعداد
〃	۷	واجب صیغہ	ندرا جب صیغہ
〃	۹	لکھا ہے	لکھا ہے
۱۷	۲۲	آپ	آپ نے
۲۱	۲۲	وغیرہ کا	وغیرہ مگر
〃		لیلینے	نام لیلینے
۲۳	۲۱	کی لکن لکھا	کہ لکھے دیکھا
۲۳	۱۶	بالف ابجا	بالف جا بجا
〃	۱۹	فعة	فعتہ
۳۰	۸	انکو	اسکو
〃		جگہ جب	جگہہ جسب
۳۲	۴	جو سی شبہ	جو ماده بھی شبہ
〃	۱۸	بدبختی	بدلتی
〃	۲۰	مزہ لی آئی	مزہ بہا ہے
۳۳	۲	سبد	سند
〃	〃	جاتے	جانتے
〃	۴	لکہ	ملکہ
〃	۱۲	لکھے لکھا ہے	دیکھے لکھا ہے
〃	۲۱	او	را او
〃	۲۲	گیئے	چلے گئے
۳۴	۷	کہ ... قدر	کہ آپکو کسقدر
〃	۲۳	ملا ابھری	ملا ابھری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۱۶	اگرنا مر	اگر تا سر
〃	〃	تواشتشر	تونا شتشر
〃	۱۹	الضا...	الضا جانہ
۳۹	۱۹	تصرف اشتنا	تصرف ہے اشتنا
۴۰	۳	غسب	حسب
۴۱	۲۱	انہون	افیون
۴۲	۹	بنداشتند	ہا بنداشتند
۴۵	۵	افزون	افزون و
۴۸	۱۷	سنخے	دو سنخے
۵۲	۲	لکھتے ہین	لکھتے ہین تو نئے کی آواز الخ
۵۲	۱۸	: توجہ	الضاف
۵۴	۱۰	کیا ...	کیا ہوا
۵۶	۹	تحقیقت	محققیت
〃	۱۰	تک	تک کی
〃	۱۲	بس	مین
۵۶	۱۳	بعضکم	بعضکم
〃	۱۶	الہ	آلہ

غلط نامہ عبارت حاشیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۲۰	بھی ازرو	ازروی بعنی بھی
〃	۲۳	معنی تکرار بعینہ حرف	بعینہ تکرار حرف
۷	۱۲	مبتدل	سفر نگ وسایتر
۱۸	۶	بھی چندان	نثر کا چندان
		اعتبار نثر کا	اعتبار بھی
۴۶	۱۷	در زنشش	در بن
۴۷	۱۰	کہ صاد	بکسر صاد
۳۰	۶	لائے ہین	لکھا ہے
۳۴	۳	سنا ہنین	سنا ہین
〃	۸	وصور	وصور تکی
〃	۹	سخنور نشتر	سخنور بعت
۳۹	۵	لام ...	لام وخفا ہے
〃	۲۸	ہم جانتے	ہم نہین جانتے
۴۴	۱۰	چھپکر ...	چھپکر شایع
۴۵	۲۴	مضامین	مضامین پر
۵۲	۵۰	اوسیکا	اوسکا

غلط نامہ طومار التوبیخ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۷	لوح برحوا	الوح برحو
〃	۱۲	اعترافین	اعتراض خفنے
۲۰	۱۷	اخیاتی	اخیاتی
۵	۱۶	آگثر	آگر
۷	۱۷	قدت	قدت را
〃	۱۱	توبہ	تو بہ

غلط نامہ حاشیہ طومار التوبیخ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۳	بھی	کبھی
〃	۵	حضرت	حضرت سلم
〃	۷	رد تر قی کی	رد تر دید کی
〃	۱۲	مین ہی	مین تھے
۶	۶	پھر ساری	پھر سائی

تمت

نعمت عظمی

نتیجهٔ افکار گهربار جناب مولانا محمد ظهیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی
در نعت خاتم الانبیا احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم در صنعت مسجع

گذشتم بوستانی را تبسی در عالم رویا ۔ چه بستانی مشام آرا طرب انگیز روح افزا
بهارش دلکش عالم الفضا آتش خوش و خرم ۔ گلشن و تنیره چون نسیمش چون دم عیسی
چو زلف یار سنبل ها گشاده طرہ کاکل ۔ بطرف سبزشتاج گل دمیده لاله حمرا
نهالان چمن سر و ستاده چون قد دلجو ۔ بذوق نغمه یاهو کشیده قمریان آوا
همه سبزه دران گلشن زمرد گون بساط افگن ۔ ستاده سرو رنگین تن کنار رود خضر آسا
قصورش با فلک همسر همه خشتش ز سیم و زر ۔ ملاطش نافه او فرح صبا قش لولوی لالا
سیاشش رنگین بهارش قابل تحسین ۔ زلالش همچو جان شیرین شبیه فیض سهیلی
درختی چند در حاقش زبرجد فام و اقسش ۔ همانا از طلا ساقش سیاقش شجره طوبی
ثمارش بود خوش الوان چه احمر ما چه زعفران ۔ ز نعمتهای بی پایان کمال خالقش پیدا
همه انجموسراش یکسو که دیدم اندران مینو ۔ ز رنگ غنچه لولو و رونقش وسعت پیدا
نظر کردم چو آن بستان همه سازش همه سامان ۔ ز رنگ قالب بیجان شدم بحر حیرتها

گهی این حرف ما بر لب چه گلزار است این یا رب
زجوش شوق پنهانی ٭ زفیض لطف یزدانی
که ناگه چون مه نو ٭ ز باب غنچه گو هر
دو زلفش تیره و شبگون ٭ چو بخت عاشق محزون
زبانش مایه شکر ٭ غنچهایش نمک پرور
جبینش لوح سیمین ٭ بگوشش عقده پروین
بهار خال او تازه ٭ برون از حد و اندازه
تنش نازک چو ابریشم ٭ به نرمی چون خز و قاقم
ادایش آفت جانها ٭ پی یک سخن جمع سامانها
بناز و غمزه دلکش ٭ چو پیشم آمد آن مهوش
زدستم شد شکیبائی ٭ ز دل صبر و توانائی
گرفتم دست رنگینش که بوسم لعل شیرینش
چو حرصم دید آن گلرو ٭ گره افگند بر ابرو
کرا ای مست می غفلت ٭ خراب باده حیرت
در اقلیم سخندانی ٭ تو لی امروز سلطانی
بسا شعر و سخن گفتی ٭ گهرهای بیان سفتی
نگر در مدحت احمد ٭ که بادش رحمت ایزد

گهی بر جا چون کوکب بدل گفتم که ای جز ا
زدم بر عالم فانی ٭ بمانا پای استغنا
بر آمد یک پری پیکر ٭ به سر معجر ز عنبر و دیبا
پریشان چون دل مجنون ٭ دلارا چون شب لیلی
دهانش طبله عنبر ٭ ز طیبش هر نفس بویا
لبش سر چشمه شیرین ٭ عذارش غیرت عذرا
رخ خورشید را غازه ٭ سواد دیده طلعا
ز آب و تاب چون انجم ٭ کفش رشک ید بیضا
نگاهش قهر و پیکانها ٭ خرامش صد قیامتها
چو دیدم جلوه جنبش ٭ شدم از جان و دل شیدا
شدم او را تمنائی ٭ چو سعد از دوست آسما
شوم با ذوق گلچینش ٭ ز گلزارش برم گلها
فشاند او دست و شد گیسو زبان بگشاد و شد گویا
برانم دو صد حسرت ٭ بر احوال تو وا ویلا
بخوشگوئی چو قاآنی ٭ همی داری ید طولی
دماغ خویش آشفتی ٭ شدی در وصف مه شیدا
رسول احمر و اسود ٭ بهار گلشن لولا

باین رنگین بیانی ها * به بزم شعر خوانی ها * نکوهی دُرفشانی ها * در لقیا حسرتا وردا
نی واقف ازین گلشن * نداری آگهی از من * شنوا اکنون کنم روشن * که این خلدست یا جوبا
همانا سورهٔ رحمن * که باشد زینت قرآن * بود کافی بمدح مان * بگو تو ئی خود عاقل و دانا
پی مداح آنحضرت * بها آیهٔ رحمت * باین حسن و بدین شوکت * مرا فرمود حق پیدا
سرت گردم که چون دیدم * ترا از جان پسندیدم * کشیده جوش امیدم * مرا آورد تا اینجا
ولی چون دیدت اکنون * شدم مایوس و محزون * که خود یک مصرع موزون * بمدحش نیست شوقا
بگفتم ای بت پرفن * چرا رنجیدهٔ از من * که باشد سینه ام مخزن * همان اصد ها دریکتا
بیا زو من خسته * شنوا اشعار برجسته * تر و تازه چو گلدسته * بهار جنة الخضرا

مطلع ثانی

تعالی الله آن یکتا * که باشد چون دُر بیضا * شد از انوار حق پیدا * فروغش دافع ظلما
زلال چشمهٔ رحمت * بهار موجهٔ رأفت * محیط اعظم شوکت * سپهر حلم را بیضا
نهال باغ محبوبی * گل گلزار مطلوبی * نسیم گلشن خوبی * شمیم روضهٔ نعما
فروغ دیدهٔ عالم * چراغ دودهٔ آدم * ردیف عیسی مریم * امام یوسف و موسی
ستودش خالق بیچون * بتوریت و بانجیل * بقرآن وصف او شد چون * چه در یٰس چه در طٰه
ز انگشتانش فواره * روان شد بحر جراره * قمر را ساخته دو پاره * چو از شب به گرد ایما
نبود افسر دیباجش * ولی بر آسمان تاجش * عروجش دان معراجش * فسبحان الذی اسری
دل صافش چو آیینه * برون کردند از سینه * بطشت نور و زینه * بشستند آن دُرخشا

زبهر آلایش عالم چو پاکش ساختند آندم
براقی زیر ران کرده عنانش در کف آورده
بعرش الله شد واصل شد او از قرب حق واصل
چو آمد قصهٔ وصلت دگرگون میشود حالت
خوشا روزی که اشک افشان بشوق یار شد شیدا
نهم پا در جوار تو برخ مالم غبار تو
کنون زین چشم پر آبم روان شد جوی خونابم
نخواهم از تو شاهی را چه دانم کجکلاهی را
نقاب خویش بگشائی بخواهم جلوه فرمائی
چو گل آید بسا نسیم ترا میستنشق بستم
چو در هنگامهٔ محشر مشفع ساز دت داور
شها این شوق پنهانم نخواهد کاست میدانم
که تا باشد دمهٔ دشمن ز اوج چرخ نور افگن
بگردون سر زنا بالد بیار دوانه و اشتالم
گیاه تا در حسن رعید بگلشن تا سمن بوید
پس آب چشمهٔ زمزم روان کردند در احشا
از این افلاک نه پرده گذر فرمود و شد بالا
نماند پردهٔ حائل فاوحی الرب ما اوحی
دلم را جذبهٔ وحشت کشد این سو صحرا
شوم بیرون ز هندستان چو مستِ نشهٔ صهبا
رسم چون بر مزار تو شوم محو تو یا مولی
ز درد هجر بیتابم بحالم یک نظر فرما
عتاب کم نگاهی را ز حشمت دور کن شاها
جمال پاک بنمائی که یابم نعمتِ عظمی
گلی از باغ تو چینم بر آید جان ز تن بویا
کشی دست من مضطر بری در جنة الماوی
کنون بهر دعا خیزم ملک گویند آمینها
گذشتا جرم ما من زمین ساکن فلک پویا
بکوهستان دمد لاله بر آید لعل از خارا
عنادل تا سخن گوید بماند با اصم گلها

سلام شوق ناکاست بجان آلوده حاجت
دماندم باد بر نامت ز حق هم رحمت بادا

سرمۂ تحقیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ فیہ الفضل العظیم
اما بعد آپ لوگوں کا خادم محمد ظہیر احسن شوق نیموی عظیم آبادی عرض کرتا ہے کہ فقیر کو ابتدای سن
شعور سے لفظوں کی چھان بین کا شوق رہا جوں جوں استاذہ کے کلام کی سیر کی بیشتر لغت کی کتابیں مطالعہ
میں رفتہ رفتہ مجھکو اس فن میں ایسی مہارت ہو گئی کہ جہاں کوئی کچھ غلط بولا فوراً کانوں کو
برا معلوم ہوا جی میں آیا کہ وہ سب غلط الفاظ اگر اکٹھا ہو جائیں تو دوسروں کو فائدہ اور مجھے
دعائے خیر کی امید ہے۔ چنانچہ بحمد اللہ کمر ہمت چست باندھی اور خدا پر بھروسا کر کے اس چٹیل میدان
میں قدم رکھا۔ اوسی زمانے میں ایک رسالہ مسمّی بہ تنقیح اللغات نام جناب حکیم میر ضامن علی صاحب
جلال لکھنوی میری نظر سے گذرا جسمیں جا بجا اعتراضات تھے بالخصوص اکثر لفظوں کی نسبت بیجا تغلیط کی تھی
بیسوں الفاظ کی فارسیت سے انکار پایا خدا آگاہ ہے مجھے کسی سے تعصب نہیں کچھ شک و حسد نہیں مگر چونکہ
اکثر فصحائے ہند وہ الفاظ استعمال کر چکے ہیں ضمناً ناحق و بیجا اعتراضات وارد ہوتے تھے بنظر احقاق حق ان کی
بیجا تغلیط کا جواب بھی لکھنا بہت ضرور ہوا۔ غرضکہ کہیں تو عوام کی غلطیوں کا ذکر کیا گیا اور کہیں جناب
حکیم صاحب موصوف کے شبہات کے جواب لکھے گئے۔ کچھ شاعرانہ تعلی نہیں ہے بلکہ امر واقع کا اظہار ہے کہ خاقانی
سے لے کر قاآنی تک جسقدر مثنویاں غزلیں قصیدے وغیرہ ہوئے ہیں اگر کل نہیں تو اکثر ضرور چھان
ڈالے۔ خدا جانتا ہے کہ رات کو جس وقت ایک عالم چین سے پاؤں پھیلا کے نیند میں خراٹے لیتا تھا میں بیچارہ چراغ
جلا کے دیدہ ریزی کرتا تھا۔ غرضکہ بڑی محنت و جانکاہی کے بعد ایک عمدہ مجموعہ جمع ہو گیا جسکا

نام ازاحۃ الاغلاط رکھکر چھپوایا اور ملک کے سامنے پیش کیا میں سچے خدا کا شکر ادا کرتا ہون کہ میری محنت ٹھکانے لگی کہ ایک عالم نے دعائے خیر یاد کیا۔ ہندوستان کے مختلف حصون سے تعریف و توصیف کے بہت سے خطوط آئے۔ اکثر لائق حضرات نے اخبارون مین بھی لکھکر میری عزت افزائی فرمائی ملک بھر کے ممیز حضرات تو بہت خوش ہوئے مگر حضرت جلال یہہ عزت و عظمت دیکھکر۔ بگڑ گئے۔ اور جلال میں آکر اوسکی رد لکھہ ہی ڈالی اور رد و تردید غیر تاریخی نام اور کتاب مجیب برد و تردید تاریخی رکھکر اپنے ایک شاگرد کا نام ڈال کے چھپوا دی اور یہہ کچھہ نہ سمجھے کہ اسکا انجام کیا ہوگا۔ اور اس ابلہ فریبی کا وبال کس کے سر پر ہوگا آدمی کو چاہیے کہ جو حق بات ہے اوسکو تسلیم کر لے نہ کہ پاس سخن کر کے عوام کو سیدہی راہ سے بھٹکا دے۔ ع ترسم نہ رسی بکعبہ ای اعرابی کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است۔ کثرت لغویات سے جی نہین چاہتا کہ کچھہ لکھیئے مگر احباب مجبور کرتے ہیں اور فرماتے ہین کہ رد و تردید گو خواص کے نزدیک بالکل ہیچ پوچ ہے مگر عوام بعض جگہہ ضرور شبہہ مین پڑ جاینگے ناچار سرمہ تحقیق نام رکھکر قلم اوٹھاتا ہون تا ازاحۃ الاغلاط کو نکتہ چین بھی درست ورد اوسکی رد کو آنکھون کا سرمہ بنا دیتا ہون تنبیہ کسی صاحب مذاق نے اوستادی کے مصرعہ پر مصرعہ لگا کے یہہ شعر کہا ہے ؎ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو ۔ گر ترا باجی بگویم تو مرا باجی بگو

اس لکھنے سے غرض یہہ ہے کہ ازاحۃ الاغلاط نہایت تہذیب سے لکھی گئی ہے اور حضرت جلال ایک عمدہ لقب یعنے بعض اجابۃ حصر سے تعبیر کئیے گئے ہین مناسب تھا کہ رد و قدح مین بھی تہذیب کا سلسلہ ہاتھہ سے نہ چھوٹتا مگر نہایت تعجب ہے کہ مہذب لوگون کے خلاف شان حضرت نے دو چار جگہہ ایسی سخت کلامی کی ہے کہ بیان باہر ہے اسوقت میرا اشہب قلم سرپٹ جا رہا ہے اگر حضرت معترض کے دل شکن جملون کی تاب لا کے یہہ بھی کچھہ شوخ الفاظ کی پشت مارہ دے تو دیکھنے والے آوازہ کسین اینٹ کی لینی پتھر کی دینی کو خیال کرین انتباہ حکیم صاحب نے جو اپنے اس رسالہ کا تاریخی نام یہہ رکھا ہے کیا نہین جانا کہ کتاب مجید قرآن پاک کو کہا کرتے ہیں مجھے اس بے ادبی پر نہایت افسوس آتا ہے خدا رحم فرمائے اسی طرح مدراس کے ایک بزرگ شریف تخلص نے اپنے دیوان کا نام حدیث شریف رکھا تھا اخبار والون نے وہ دھتے لیے کہ خدا کی پناہ و نعم ما قال ع گر حفظ مراتب نکنی زندیقی۔ لیجیے پہلے ہی بسم اللہ غلط قولہ حمد او سے شیرازہ بند دفتر عالم کے لیئے الخ ازاحۃ الاغلاط کی عبارت تو فارسی میں ہے آپ نے جو اوسکی رد اردو مین لکھی کیا آپ ایسی فارسی لکھہ سکتے تھے جو اپنا عجز ظاہر فرمایا اور کلنک کا ٹیکا ماتھے پر لگایا قولہ نعت او سے علم باعمل کی کرتے ہیں الخ

؎ یعنے کتاب مجیب برد و تردید ۱۲

مجہے نہایت افسوس ہے کہ حکیم صاحب بفضلہ سن رسیدہ ہوئے مگر ابہی تک عبارت لکہنے
کا ڈہنگ نہین آیا۔ جب حمد یون لکہی کہ حمد فلان کے لئے ہے تو اسکو یون لکہنا تہا کہ لعنت
فلان کے واسطے سزاوار ہے۔ اسکو جانے دیجئے یہ تو کہئے کہ سرور کائنات مفخر موجودات
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور عالم باعمل۔ اے سبحان اللہ یہ تعریف تو علما کی شان کے
سزاوار ہے گو معنی صحیح ہو مگر طبع سلیم ہرگز پسند نہین کرتی کہ اس قسم کی تعریف آپ کی
شان مین لکہی جائے قولہ نام شرک کا الخ یون لکہئے کہ شرک کا نام قولہ نے صحیح صحیح طریقے
راہ نجات کا پایا انتہی بندہ نواز یون تحریر کیجئے کہ ہمنے راہ نجات کے صحیح صحیح طریقے
پائے غرض کہ اس کتاب مین کیا آپ کی کل کتابون مین فاحش فاحش تعقید و کمی بہرمار
ہے مین کہان تک لکہون جانے دیجئے اب اس سے درگذرتا ہون قولہ ابوالخلیل سید محمد اسمعیل
[illegible]ی متوطن شہر اسلام آباد کمترین شاگردان الخ جناب حکیم صاحب یون تو اس کتاب
کی عبارت بہا کہے دیتی ہے کہ اسکے مؤلف حضرت جلال مین خصوصاً لفظ ہیچمدان و
فافہم و تامل جو آپ کا سخن تکیہ کہنا چاہئے اور آپ کی کل تصانیف مین انکی کثرت ہے
اس رسالہ مین بہی ایک دو جگہہ نہین بلکہ بیسیون جگہہ مین مگر اسکے علاوہ بحث بالا مین ثابت
کئے دیتا ہون کہ خود ذات شریف کا لکہا ہوا ہے۔ آپ ناحق ہی کی آڑ شکار کہیلتے ہین
اور ایک نہیل رسالہ لکہکر اپنے ایک بیچارے غریب شاگرد کا نام داخل کرکے اوسکو بدنام کیا
چاہتے ہین قولہ مین نہین سمجہتا کہ جو لوگ الخ میری بلا جانے کہ اون لوگون کو کیون حوصلہ ہوا
مگر مین کیون کان مین تیل ڈال کر بیٹہتا میری شاعری نہوئی موم کی ناک ہوئی کہ جو کچہہ آپ نے برا بہلا
کہدیا خواہ مخواہ مان لون قولہ جو آپ اتنے بڑے محقق نامور کی تحقیق ہے اختلاف الخ بندہ پرور
آپ کو محقق جانتا ہی کون ہے اگر آپنے زعم مین محقق ہین تو مبارک باشد دوسرے کیون آپکو محقق سمجہنے
لگا تحقیق جسکا نام ہے بڑی ٹیڑہی کہیر ہے لوہے کے چنے چبانا ہے [illegible] ناثابت باتین لکہنے سے
کیا آدمی محقق ہو سکتا ہے توبہ کیجئے محقق بننے کے واسطے دو باتون کا ہونا بہت ضرور ہے اول یہ کہ
عربی مین کامل استعداد ہونا چاہئے کہ لغات عربیہ کے لطائف بخوبی سمجہہ سکے دوسرے کلام اکابر
اچہی طرح عبور ہو سو عربی کی نسبت تو آپ بہی اقرار کر سکتے ہین کہ آپکے [illegible]

کرنے بیٹہے ہین جہوٹا منہ بڑی بات کی مصداق بنتے ہین اور

پڑھ نہین سکتے ۔ رہا دوسرا امر ۔ جاننے والے جانتے ہین کہ آپ نے اساتذہ کے کلام کی
سیر خاک بھی نہین کی ہے تنقیح اللغات کی تالیف کے وقت بہار عجم غیاث اللغات سامنے رکھہ لی
اور ایک آدہ کتاب اور بھی ادہر ادہر دیکھہ لی جو جو باتین آپ نے اون کتابون مین نہین پائین یا
آپ کے نزدیک نے سند معلوم ہوئین جھٹ جو جی مین آیا لکھہ دیا ہان یہ ضرور کہونگا کہ اس سود
مین جو بعض لفظون کی نسبت جو کچھہ تحقیق ہوئی تہین وہی سنی سنائی باتین لکھہ دین یہی وجہ ہے کہ آپ
نے سیکڑون جگہہ لغزشین کہائی ہین قوله اور خوب خوب شاعرون کے اشعار بطور سند لائے گئے ہین الخ ہذا بہتان
عظیم آپ نے کہین تو اپنے دعوے کے ثبوت مین لکھا ہوتا کہ یہ شعر گڑہا ہوا ہے فلان شاعر کا نہین ہے اس
طومار باندہنے سے کیا فائدہ ہان جناب بیان خوب خوب کی فصاحت تو قابل داد ہے کیا کہنا آخر آپ کہنہ مشق
پرانے شاعر ٹھہرے قوله بکر یہ ہیچمدان الخ اگرچہ آپ اپنی کتاب مین یہ ہیچمدان بہت لکھا کرتے ہین مگر
یہ دل سے سمجھے ہوتے تو کیا بات تھی آپ کا تو علانیہ قول ہے کہ میرا ایسا شاعر محقق قاف سے قاف تک
نہوگا بسکے سبب سے لکہنو والے آپ سے نہایت متنفر ہین وہ تعجب ہوتا ہے کہ اپنے منہ سے کیونکر اسقدر خود ستائی
کیجاتی ہے قوله شل حرف غلط کے الخ مجھے اپنی تحقیق پر ناز نہین مگر چونکہ ازاحۃ الاغلاط میت کی
بوجہ سے لکھی گئی ہے ایک عالم کے دل پر نقش کالحجر ہو گئی ہے آپکے مٹانے سے نہین مٹ سکتی باانہمہ چشم بد دور
ولی شاد جو کچھہ فرمانا ہو فرمایئے ٹھکانے کی بات ہوا گر لگتی کی کہی گئی تو طرز زمان والا کرنا ہے
شل ضرور گوش گزار ہوگی یاد رہے کہ میرا ہاتہہ ہوگا اور آپکا دامن چھڑانا مشکل ہوگا ورآپ گوہر
تک پہونچا دونگا قوله آتش الخ بیشک مین نے لکھا ہے کہ آتش بکسر تا بھی صحیح ہے اور سند بھی لکھدی ہے
جو لوگ انصاف پسند ہین ازاحۃ الاغلاط کو دیکھکر اس کی صحت مین ہرگز تامل نکرینگے قوله نظامی کے شعر
کے مصرع اولی مین الخ مصرع مذکر ہے اولی مونث مطابقت ندارد ہان ہان مذکر کا جوڑ مونث اچھا
ملایا ہے غیبہ عبارت فارسی مین اگرچہ تذکیر و تانیث کی مطابقت ولی ہے مگر مونث کی صفت مذکر
بھی جائز ہے احادیث صحیحہ کی جگہہ احادیث صحیح کہنا ممنوع نہین مگر مذکر کی صفت مونث جیسے
مصرع اولی درست نہین اور گناہ کبیرہ مین کبیرہ کی تانیث کی نہین ہے بلکہ استحسان کی ہے
قوله سوا اس شعر کے لفظ آتشگری یا آتشگر کہین اور بھی آیا ہے یعنی کسی فرہنگ مین یا شعرا کے
یا دس مین سے کسی کے کلام مین ملاحظہ فرمایا الخ جناب حکیم صاحب جب آپ یہ بھی نہین جانتے کہ لفظ آتشگری

۴

ی رجحان انکار کسرہ نماند واحق تحقیق آنست کہ کسرہ تا از نظام شاذ است ۱۲ ازاحۃ الاغلاط

سه شعر اول مصرع اول کہنا چاہیے ۱۲ منه

آیا ہو یا نہیں تو آپ محقق کس بات کے ہین ہمارے عجم مین یہ لفظ موجود ہو جسکے معنی آتش کاری کے
لکھے ہین اور چراغ ہدایت وغیرہ مین آتش کاری کے معنی آگ جلانے کے مطبخ گرم کرنے کے تیغ پر
بارہ خرہانے کے لکھے ہین - اب شعر کی سند سن لیجیے ملا طغرا سے چراغان رہبر گل اخگری ❊
گرفتہ طفت برگ آتشگری ❊ سالک قزوینی سے بی ستون تیشہ بر سر دیدہ ام فرہاد را ❊
کوہکن گردون بقصدم تیغ خون آتشگری ❊ وحشی سیستانی سے بسکہ شوقم مہر دہر گرم در
میدان عشق ❊ میتوان کردن زخوفم تیغ را آتشگری ❊ قولہ استفادہ اوٹھا مین انتہی افادہ
کے معنی فائدہ پہونچانے کے اور استفادہ کے معنی فائدہ حاصل کرنے کے ہین استفادہ اوٹھانا
بالکل غلط محاورہ ہے فائدہ اوٹھا مین کہیے یا استفادہ حاصل کرین اگر آپ عربی جانتے
تو ایسی فاش غلطی نہ کرتے قولہ حاشا جو نظامی نے آتشگری کہا ہو انتہی حاشا کہ آتشگری
کے سوا کچھہ اور کہا ہو قولہ ہمہ ان کی نظر سے متعدد نسخے سکندر نامے کے گذرے مین نے
آتشگری کسی نسخے مین نہین پایا انتہی ع چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد ❊ سکندرنامہ
مطبوعہ مطبع نول کشور و مطبع محمد حسین و مطبع مسیح الزمان و مطبع انوار محمدی بلکہ کل چھپے
نسخون مین آتشگری موجود ہے اسکے علاوہ قلمی نسخون مین بھی یہ نہین ہے جسکا جی چاہے ہو سیون
کے شروع حالات مین دیکھہ لے اب آپ جو متعدد نسخون کا حوالہ دیتے ہین بالکل جھوٹ ہے
بھلا بتا تو بتائیے کہ آپ نے کس نسخے مین آتشگری کی جگہ دوسرا لفظ دیکھا ہے قولہ ہان مالشگری
بیشک دیکھا الخ مین اکثر سنا کرتا تھا کہ حکیم صاحب اپنے مدعا کے ثبوت کے لیے اوستادون کے
کلام کو تحریف کر دیا کرتے ہین مین کہتا تھا کہ خدانخواستہ ایسا کیا ہو گا مگر اب یقین ہو گیا کہ
واقعی آپ اسمین ید طولی رکھتے ہین ابھی تو کہتے ہین کہ آتشگری نہین ہے مالشگری ہے دیکھیے آگے
چل کے کیا کیا رنگ لاتے ہین بہر کیف یہ تو فرمائیے کہ مالشگری کس لغت مین آیا ہے اور تیغ
و مالشگری کے معنی کیا ہونگے تحریف بھی کی تو بالکل مہمل قولہ قافیہ کی رو سے الخ مانا کہ جالش
کا قافیہ مالش اچھا معلوم ہوتا ہے مگر کوئی معنی بھی تو ہون قولہ بعینہ تکرار حرف دخیل کی واقع
ہوتی ہے الخ تکرار حرف دخیل کچھہ ضروری نہین لاکھون جگہہ قائل کا قافیہ قاتل وغیرہ آئے ہین
تکرار دخیل کی رعایت سے خواہ مخواہ جالش کا قافیہ مالش قرار دینا اور معنی کا کچھہ خیال نہ کرنا

کیسی لغویات ہے - مجھے یہان ایک نقل یاد آئی کہ ایک میر منشی صاحب سعدی کے اس شعر کی نسبت
ع ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست * شاید کہ پلنگ خفتہ باشد * نواب سعادت علی خان بہادر کے
حضور مین خالی کی رعایت سے فرمانے لگے کہ خفتہ کی جگہ خفیہ ہے - میر انشاء اللہ خان سے رہا نہ گیا
بول اوٹھے کہ میر منشی صاحب بہت درست کہتے ہین سعدی نے قطعہ یون کہا ہے ع تا مرد سخن نگفتہ
باشد * عیب و ہنرش نہفتہ باشد * ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست * شاید کہ پلنگ خفتہ باشد *
حکیم صاحب تحفہ اونسے بھی بڑھ کے نکلے کہ اوس بچارے نے تو معنی کا خیال بھی رکھا تہا اور حضرت نے
تو بالکل معنی طاق پر رکھدیے قولہ معنی ہی یکجہتی لشکری کے خیال مین آتے ہین الخ لیجیے مجھے
معنی مطلب سمجھیے ع ہمہ کار شان شرب و آشکری * نگشتہ کسی گرد جالشکری * شرب
کے معنی پینے کے ہین اور جب متعلق ہوتا ہے تو اوس سے شراب خوری مراد ہوتی ہے آشکری
کے معنی مطبخ گرم کرنے کے ہین جو کنایہ ہے کہانا پکانے سے جالشکری کے معنی دشمن پر حملہ
کرنے کے ہین شعر کا مطلب یہ ہے کہ شاہ روس اپنے لشکر کو جرأت دلاتا ہے اور روسیون
کی بزدلی بیان کرتا ہے کہ روسیون کا کام صرف شراب پینا اور کہانا پکانا ہے ہمیشہ کہانے
پینے مین رہتے ہین یہ لوگ کبھی لڑائی کے گرد نہین پہرے - فرمائیے مطلب ذہن شریف مین ہوا یا
نہین قولہ لشکری لکھے دیکھا تہا انتہی جناب حکیم صاحب آپ ایسے رشیہ خطمی کیون ہوگئے
کہ اگر دو مجاورون مین بھی آپ غوطہ کہانے لگے بھلا کہیے تو لکھے دیکھا کس جانور کا نام ہے لکھا
دیکھا تحریر کیجیے لیس یا دیہلی در جگہہ بھی لکھے دیکھا لکھا ہوا ہے - مین واقعی اپنے حسن ظن سے کاتب
کی غلطی سمجھتا مگر جب کئی جگہہ یونہین ہے تو کاتب بیچارے کا قصور نہین - حضرت یہ سب
تکبر کا نتیجہ ہے ع تکبر عزازیل را خوار کرد * قولہ کیا کاتبون سے غلطی الخ کاتبون سے غلطی
کیون نہین ہوتی مگر اون کی غلطی اوسوقت سمجھی جائیگی کہ کوئی قرینہ موجود ہو قولہ پس
حضرت کی الخ خدا شاہد ہے کہ مین نے ہرگز نفسانیت نہین کی ہے اور حق بات لکھی ہے قولہ
اور خواہ مخواہ ایک محقق کی الخ اپنے منہ سے کہان تک محقق بنے گا قولہ اور ملا اہری الخ
جناب عالی ملا اہری کا شعر تو ایسا ماتہ آیا ہے کہ آپ ہی کا دل جانتا ہوگا قولہ بشرطیکہ
ملاے مذکور ہی کا یہ شعر ہو الخ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کو ملاے اہری کے

دیوان سے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا قولہ بلکہ وہ آتش ہے انتہی تعجب ہے آپ نے اوسکا دیوان تو
دیکھا نہیں پھر کہان سے کہدیا کہ آتش نہیں ہے بلکہ آتش ہے - اور طرفہ تو یہ ہے کہ آپ جہان تحریف
کرتے ہین معنی فقرہ ہو جاتے ہین مہربان من آتش کی تے کو تو کسرہ لازم ہے البتہ آتش کے
کسرے کو شاعر نے بہی یعنی آتش ست تخفیف ہو جاتا ہے بہلا ایسے تو جب آتش ہوگا تو شعر کے معنے
کیا ہونگے قولہ جو مبدل آذرش ہے الخ اگرچہ طبع سلیم گواہی دیتی ہے کہ آتش اور آتش بکسر تا کا
مشبع ہو مگر آپ جو آذرش کا مبدل قرار دیتے ہین اور خواہ مخواہ برہان قاطع پر اعتراض
کرتے ہین بہلا اسکی دلیل بہی کیا ہے کہ آتش آذرش ہی کا مبدل ہے اور آذرش آتش کا
مبدل نہین بہرکیف آتش مشبع ہو یا مبدل مجہے کچہہ اس سے غرض نہیں کیونکہ از احد الاغلاط
ہین اس سے کچہہ بحث نہیں کی ہے قولہ اور حق تو یہ ہے کہ آتش بالکسر کہین نہین نکلتا انتہی
اب اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ بکسر آگے ثبوت مین خاص صاحب زبان ایسا شعر کہہ گیا ہے
کہ منکرون کا ہاتہہ تہرکے لے دب گیا ہے قولہ آخر مین خود مولوی صاحب حق کی طرف رجوع
فرما گئے ہین کہ کسرہ حرف تا آتش رسالہ شاذ ہست انتہی جناب حکیم صاحب کہان تو آپ
یہ لکہہ گئے کہ بالکسر کہین نہین نکلتا اور رسالہ از احد الاغلاط مین جو باعتبار قلت استعمال کسرہ کو
شاذ لکہا ہے آپ اوسکو حق فرماتے ہین اور شاذ و معدوم مین کچہہ فرق نہیں سمجہتے آپ کے کلام
مین تو تعارض ہوا جاتا ہے کیا آپ نہیں جانتے کہ جو چیز شاذ ہوتی ہے وہ غلط نہیں ہوتی
باایں ہمہ گفتگو صرف جواز و عدم جواز مین تہی جب آپ کسرہ کے شاذ ہونے کو حق سمجہتے ہین تو یقیناً
آپ جواز کسرہ کے بہی قائل ہوگئے ع والحق ما شہدت بہ الاعداء ؛ قولہ استر بروزن بستہ
الخ بیشک مجہے اسکی فارسیت مین تامل ہے قولہ فرماتے ہین کہ صحیح یون ہے الخ بیشک صحیح
یونہین ہے خاقانی کے شعر مین ہرگز ہرگز لفظ ابرہ و استر نہین ہے بیشمار قلمی نسخے دیکہہ چکا ہون
سب مین ع چون آب تر و چو آتش ابتر ہے چنانچہ ایک قلمی نسخے کا پتا بہی بتلائے دیتا ہون
کہ لکہنؤ مین جو جلسہ تہذیب نام ایک نایاب کتب خانہ ہے وہان تحفۃ العراقین کا ایک پرانا
قلمی نسخہ ہے اوسمین ملاحظہ فرمایئے اگر اوس سے تشفی نہو جہان سے ممکن ہو منگا کر دیکہیے یا میرے
پاس تشریف لایئے کہ مین کچہہ قلمی نسخے آپ کو دکہاؤن اور چہپا نسخہ تو ہر جگہ مل سکتا ہے -

نول کشوری نسخے تو متداول ہین یا وسی کے صفحہ ۲۵ مین قطاع الطریق کی مذمت کے بیان مین ملاحظہ کیجیے۔ اور ظاہر ہے کہ آب ترو ابتر مین ایک خاص صنعت تجنیس ہے جو ابرہ و استر مین نہین ہے تمان جناب مین نے تو اسقدر بتا بتا دیا اب آپ کہیے کہ کون ایسا معتبر نسخہ ہے جسمین آپ نے ابرہ استر لکھا دیکھا ہے اور بالفرض اگر کسی نسخے مین ہو بھی تو جب اکثر نسخون کے خلاف ہے تو کیونکر قابل اعتبار ہو سکتا ہے۔ اور کچہ نہین صرف بیچارے غیاث اللغات والے پر اعتراض جمانے کے لیے آپ نے خاقانی کا شعر تحریف کیا ہے قولہ کسی نے بھی آتش کی صفت ابتر سنی ہے الخ جناب حکیم صاحب یہ کچہ نبض و قارورہ نہین ہے کہ مرض تشخیص مین آیا یا نہین مگر جب بیچارے مریض پر ہاتہہ صاف کیا۔ میرے آگے جو بات کیجیے بہت سمجھہ بوجھہ کے کیجیے۔ اسمین صرف اسقدر دیکھنا چاہیے کہ ابتریت کی صفت آتش مین پائی جاتی ہے یا نہین آتش ابتر کسی نے باندھا ہے یا نہین اسکی کچہ ضرورت نہین دیکھیے خاقانی نے کہا ہے ع گہ چو حلق دلبران مرغ کند نواگری ؂ حاشا کہ کسی نے حلق نواگر باندھا ہو مگر چونکہ فی الجملہ حلق مین نواگری پائی جاتی ہے مرغ نوا سنج کی تشبیہ حلق کے ساتھہ دی گئی قولہ آتش کے معنی کیا ہونگے الخ ہان یہ بات البتہ پوچھنے کی ہے ابتر کے اصطلاحی معنی پراگندہ و ضائع و مبتذل کے ہین مطلب یہ ہے کہ جسطرح آگ ایک بیتذل چیز ہے اوسی طرح وہ لوگ بھی مبتذل تھے اب آپ فرمائیے کہ وہان ابرہ و استر کے کیا معنی ہین اگر کہیے کہ ظاہر و باطن کے ہین تو اسکی سند پیش کیجیے مگر میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر عمر خضر بھی آپ کو ملجائے تو بھی سند نہین دیسکتے قولہ اسے کون مانیگا انتہی جب کل نسخون مین ع چون آب ترو چو آتش ابتر ہے تو آپ کیا آپ کے دوستون کو ماننا ہوگا قولہ کیا کاتب غلطی الخ اے جناب تنکے کی اوٹ پہاڑ کاتب کی غلطی پر کہان تک ٹالیےگا۔ کاتب کی غلطی اوسی وقت سمجھی جائیگی کہ کوئی دلیل اسپر قائم ہو قولہ ازد الخ پہلے یہ تو فرمائیے کہ جب ازد کی بحث ازاحۃ الاغلاط کے خاتمہ مین کی گئی ہے تو آپ وہان سے یہان کیون اوٹھا لائے جسطرح خاتمہ کے بعض فوائد کے متعلق آپ نے وہین بحث کی ہے اسکو بھی وہین تحریر فرماتے قولہ دعوی تو یہ کیا الخ چونکہ برہان قاطع اور غیاث اللغات وغیرہ مین لکہ دیا ہے کہ ازد بکسر ثالث ہے غالب کے آزد و محمد کے قافیہ پر بعض حضرات کا اعتراض تھا کہ ازد تو بکسر زا ہے محمد کا قافیہ کیونکر درست ہوسکتا ہے اونکے تشفیے رفع کے لیے

یہ لکھا گیا کہ ایزدگی زے بفتح وکسر دونوں طرح ہے۔ چونکہ برہان وغیرہ مین بکسرزا لکھا ہوا ہے اور
غالب نے کہ برہان قاطع کی نکتہ چینی مین کوئی بات اوٹھا نہین رکھی ہے قاطع برہان مین
ایزدگی کسرۂ زا پر کچھ تعرض نہین کیا ہے۔ اور معترض کے نزدیک بکسر ثالث مسلم تھا لہذا کسرے
کی سند کی ضرورت نہ تھی البتہ فتحہ مابہ النزاع تھا اوسکی سند دی گئی اگر آپ کو کتب اکابر پر عبور
ہوتا تو ہرگز اس قسم کا اعتراض نہ کرتے کیونکہ اون لوگون نے اکثر ایک لفظ کے بارے مین کئی دعوے
کیے ہین مگر صرف مابہ النزاع یا مہتم بالشان کی سند لکھکر چھوڑ دیا ہے قولہ کوئی تو بات نئی
الخ بیچے کسرۂ زاے ایزدگو اوسکی نے نہین لکھا ہے کہ نئی بات ہوگئی قولہ لغت ترکی لکھا ہے
الخ دری کی جگہ ترکی چھاپے کی غلطی ہے غلطنامے مین اسکی صحت موجود ہے جب آپ اعتراض
کرنے بیٹھے تھے تو غلطنامے سے کتاب کیون نہین ملالی قولہ اونکا نام شاید آپ کو سہو الخ ایران
کے فصحا ہندوستان مین کیا نہین آتے کہ آپ کو تعجب سا معلوم ہوتا ہے وہی مین نے مدتون
ایرانیون کی صحبت اوٹھائی ہے اونسے سیکڑون الفاظ کی تحقیق کی ہے مجھے اونکا نام خوب یاد ہے
ازاحۃ الاغلاط مین بھی جا بجا اونکا نام لکھدیا ہے فرمائی پھر اونکا نام سہو کیونکر ہوگیا قولہ
بابل کے بضم باے موحدہ ہونے کے اثبات پر الخ لیجیے پھر وہی محاورے کی غلطی موجود ہے
اثبات مین چاہیے آپ کو بہت یاد ہے جیسے شعلی کہیگا آگے چل کے لکھونگا قولہ بیشک اس شعر مین
روی مقید ہے اور قافیہ اسکا تسلسل الخ کہیے آپ کا دعوی جو تنقیح اللغات مین یہ تھا کہ بابل بضم
ثانیہ کہین نہین نکلتا وہ تو باطل ہوگیا قولہ ایک جگہ نکلنا مدعی کے سکوت کو کافی نہین ہے
ماشاء اللہ جناب حکیم صاحب نے کیا نیا نسخہ ایجاد کیا ہے اسکو تو اخبارون مین شائع کرنا
چاہیے واللہ کہ اسکی ایک ہی ہوئی کہ سعدی کا شعر اور وہ آپ کے سکوت کو کافی نہین
اچھا حضرت یہ تو فرمایے کہ آپ جو اسی تنقیح اللغات مین صاحب غیاث کی رد مین اشتری کی سند
صرف خاقانی کا ایک شعر لاتے ہین اور تانیث کی نسبت آپ کہتے ہین کہ اس لفظ کی صحت مین اکثر
محققین کو تامل ہے پھر اوسکی رد مین صرف نظیری کا ایک شعر لکھا ہے اسکے علاوہ کتنی جگہ صرف
ایک شعر لکھا آپ خود ہی اونکی تردید کی ہے جب ایک شعر کافی نہین تو آپ نے ایک ہی شعر پر
کیون اکتفا کی بیٹھے آپ ابھی تو خبر لیجیے پھر سنہ کو کیے گا سے اوچھا ہے یا ون بانکا ترت

دراز مین + تو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا + ہان یہ تو فرمایئے کہ بابل بضم بائے ثانیہ کی سند تو
ازاحۃ الاغلاط مین لکہی ہین آپ اوسکو ایک ہی کیون جانتے ہین قولہ اور یہی سن رکہیے کہ اگر غزلیات
مین کسی کی نکلے گا تو مانا جائے گا مثنوی و قصائد وغیرہ مین اگر کسی کے یہان نکلا الخ واقعہ یہ ہے کہ یہ
جواب تو اودہ پنچ کو دیجیے کہ قابل ہین جناب حکیم صاحب جب مثنوی و قصائد کی سند مستند نہین
تو بہلا انصاف تو کیجیے کہ آپ نے آتش بفتح تا کی سند نظامی کی لیلی مجنون سے اور خسرو بفتح را کی
سند ظہوری کے ساقی نامہ سے کیون دی ہے ٹوپی پگڑی سنبہالیے۔ آپ کا جواب تو آپ ہی کی
کتابون سے مردود ہوا جاتا ہے خود فضیحت و دیگرے را نصیحت۔ بہرکیف انشاء اللہ آگے چل کے ثابت
کیے دیتا ہون کہ متاخرین کے کل کلام استناد کے بارے مین یکسان ہین قولہ ہان حضرت اس مصرع کے
کیا معنی ہونگے ع حشمت آن کرد کہ ہاروت ببابل نکند + انتہی اے جناب آپ تو کچہ سمجہتے ہی
نہین مین کہان تک سمجہاؤن۔ مگر آپ کی خاطر بہی عزیز ہے۔ ہاروت و ماروت دو فرشتے ہین کہ
زہرہ کے سبب سے چاہ بابل مین مقید ہین لوگون کو سحر تعلیم کیا کرتے تہے قرآن اسپر ناطق ہے
وما انزل علے الملکین ببابل ہاروت و ماروت وما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنۃ فلا تکفر
اس مصرع کا مطلب یہ ہے کہ تیری آنکہہ نے وہ سحر کیا کہ ہاروت بہی بابل مین ویسا سحر نہین کرتا
قولہ ہاروت نے بابل کے ساتہہ کیا کیا ہے الخ بیچیے ب سے کے معنی ساتہہ کے لیتے ہین جبہی تو
آپ شعر کا مطلب نہین سمجہے اے جناب یہان با معیت کی نہین ہے بلکہ ظرفیت کی ہے جیسے کہتے
ہین کہ جاتے ہین قولہ آپ اشعار کو صحیح بہی ع نہین سکتے الخ الٹے چور کوتوال کو ڈانڈے قولہ
ایسے محقق کی رد الخ آپ اپنے منہ سے کہان تک محقق بنیے گا قولہ کیجیے اوس مصرع کو یون پڑہیے
الخ نظامی خاقانی ملا ابہری کے شعرون پر تو آپ اصلاح دے ہی چکے بہتر سعدی کے شعر پر بہی اصلاح
دیجیے قولہ حشمت آن کرد بہ ہاروت کہ بابل نکند انتہی اہاہا ہا اہو ہو ہو کیا اچہی اصلاح ہے کہ شیخ سعدی
کی روح بہی پہڑک اوٹہی۔ اے جناب آپ جہان اصلاح دیتے ہین شعر کو بالکل مہمل کر دیتے ہین
معنی کا بہی کچہ خیال رکہتے ہین یا نہین۔ بابل نکند چہ معنی دارد۔ نکند کا فاعل اور بابل اسے
ماشاء اللہ ع ہم الزام اونکو دیتے تہے قصور اپنا نکل آیا + تنبیہ جس وقت ازاحۃ الاغلاط چہپ کر
میرے پاس آئی سب سے پہلے ایک نسخہ جناب حکیم صاحب کی خدمت مین بہجوا دیا وہ دیکہکر اپنے

تیراغ پا ہوئے کہ فوراً مجھے دفتر پیام یار مین ملے اور بہت کچھ باتین مجھسے دریافت کین احباب نے مجھے منع کیا کہ بتانا اچھا نہین کیونکہ استفادۃً نہین پوچھتے بلکہ ہر پہلو کو سمجھا چاہتے ہین - اوسکے بعد سعدی کے اسی شعر کے بارے مین فرمانے لگے کہ آپ نے شعر غلط نقل کیا ہے اسکا مطلب کیا ہوگا کیا ہاروت و ماروت ساحر تھے مصرع ثانی یون ہونا چاہیے ع چشمت آن کرد بہ ہاروت کہ بابل نکند + مین نے عرض کیا کہ اے جناب ان دونون کا ساحر ہونا تو قرآن سے ثابت ہے اور آیت پڑہ دی - اوسوقت حکیم صاحب بہت جھینپے اور جا بجا اسکی طرح دسے کے کچھ اور ذکر چھیڑ دیے کہ میرے دوست منشی محمد عبد الباسط صاحب لکھنوی پروپرائٹر پرچۂ مختصر نے کہا کہ حکیم صاحب یہ تو فرمایئے کہ بابل بضم بے ثانیہ صحیح ہوا یا نہین اوسوقت جبراً ایک مجمع کے سامنے فرمایا کہ ہان اب اسکے صحیح ہونے مین کیا کلام ہے آپ مین سنتا ہون کہ حضرت جلال کچھ عجب ہٹ دہرم آدمی ہین کہ جس امر کو کئی لوگون کے سامنے اقرار کر چکے ہین اب نخواہ مخواہ اوسمین شاخین نکالتے ہین کہ لڑکی تک سنکر ہنستے ہین دوسرے یہ کہ جو خاص باتین مجھسے کہہ چکے ہین جیسے یہ مصرع اصل مین یون ہے اور یہ شعر یون ہونا چاہیے وہی اس رسالے مین درج کرتے ہین اور شاگرد کی طرف منسوب کرتے ہین بہلا کہیے تو کہ اون بیچارے کو جو لکھنؤ سے منزلون دور ہے ان سب خاص باتون کی خبر کیا ہے ع عیب بہی کرنیکو ہنر چاہیے + قولہ پوشاک الخ جناب حکیم صاحب آپ نے جو ادب کے بارے مین لکھا ہے کہ اس لفظ کا ان لغات متعارفہ اور فرہنگ ہاے موجودہ مین تو پتا نہین لگتا اگر ایک محقق زبان دری سے معلوم ہوا کہ یہ لغت دری ہے الخ خیال تو فرمایئے کہ آپ تو باطمینان تمام لکھتے ہین کہ ایک محقق زبان دری سے معلوم ہوا اور اوسپر اعتماد بہی کر لیا اور مین نے جو لغت کا حوالہ دیکے یہ لکھا کہ ایرانیون سے سُنا تو آپ بہت خفا ہوتے ہین اسکا اصل تھا ہو جوابکم فہو جوابنا قولہ تعویذ طہ الخ بیشک فارسیون کے کلام مین نہین پایا جاتا قولہ اگر ترکیب فارسی اسکے استعمال کے قائل الخ بیشک ترکیب فارسی استعمال کرنا درست ہے چنانچہ آپکے اوستاد جناب برق مرحوم فرماتے ہین ع بعد مردن نقش لغت نے اثر بارے کیا + ورد پری رونے لگا تعویذ تربت دیکہکر + قولہ آیا اسکی دلیل کیا ہے الخ بندہ نواز خاتمہ مین کیا نہین لکہا ہے کہ جس لفظ کی فارسی نہو اوسکو ترکیب فارسی لانا درست ہے چنانچہ شاہ ایران کے سفرنامے کا حوالہ بہی دیا ہے کہ جا بجا

اوسمین اس قسم کے الفاظ موجود ہین خیر اسکو جانے دیجیے - لیجیے آپ ہی کے کلام سے ثابت کیے دیتا ہون
کہ گلشن فیض مین انگیا کے بنگلا کے بارے مین آپ ہی لکھتے ہین کہ بارہ از گوشہ وجلی ومانند آن -
ظاہر ہے کہ گوشہ جلی فارسی نہین تا ہے ہندی موجود ہے - پہر عبارت فارسی مین کیون لائے ہین
کہ چونکہ اسکی فارسی نہین لہذا یہ الفاظ بترکیب فارسی مستعمل ہوے بہلا کیجیے تو آپ تو دیو اس قسم کے
الفاظ استعمال کرتے ہین اور اوستادون نے جو باندہا ہے اوسکو نادرست بتاتے ہین قولہ اسکو
بترکیب فارسی استعمال کرنے کی ضرورت ایسی کیا ہے اگر تعویذ لحد کا بغیر ترکیب فارسی بولا جائیگا
انخ جی ہان اسکی ضرورت ہے کیونکہ بعض جگہ کا لانے مین نظم مین دقت پڑے گی قولہ تیمور انخ
از اخذ الاغلاط مین جواب کے خلاف لکھا گیا ہے کہ تیمور اصل مین بروزن ذی نور ہے یعنی ے اور
واو دونون ملفوظ ہین اسکے خلاف آپ کیا آپ کے ایسے اگر لاکھہ بہی لکھتا ہون تو ثابت نہین
کرسکتے قولہ قاضی صاحب کا قول کچہ خدا ورسول کا قول نہین کہ آمنا وصدقنا ہی کہیے انخ قاضی
صاحب کا قول خدا ورسول کا قول تو نہین ہے مگر بیشک قابل آمنا وصدقنا ہے قولہ یہ جو لکھا ہے
کہ قاضی معاصر امیر تیمور کا تہا انخ چندے درو خیال تو کیجیے کہ آپ خلد آشیان مرحوم و مغفور جناب
نواب کلب علی خان والی رامپور کی سرکار مین برسون ملازم رہے ہین اگر آپ اونکا تذکرہ لکہیے اور
تحریر فرمائیے کہ نواب مرحوم کا نام کلب علی خان تہا پہر پانسو برس کے بعد اگر کوئی شخص یہ لکہے کہ نواب کا
نام نہ تہا بلکہ کلب حسین خان تہا تو فرمائیے کہ آپ کا قول معتبر ہوگا یا پانسو برس بعد والے کا - اسی
طرح قاضی شہاب الدین احمد جو ایک بڑے ادیب اور امیر تیمور کے معاصر تہے جب انہون نے لکہدیا ہے
کہ اوسکا نام تیمور بروزن ذی نور تہا اور تمر وغیرہ تصرفات ہین تو صاحب نفحات قلزم وغیرہ ہوے یا
آپ لاکہہ لکہا کرین کہ اصل نام تیمور بروزن ذی نور نہین تو ہرگز قابل سماعت نہوگا قولہ آیا کوئی
کسی کا معاصر ہونے سے کیا محقق بہی ہوجاتا ہے انتہی جناب حکیم صاحب جب کوئی کسی کا معاصر اور
ادبی کا مورخ بہی ہوگا تو بیشک اوسکو اوسکے نام کی اعلی درجہ کی تحقیق ہوگی قولہ اوجبا قاعدہ
ترکی کا موجود ہے انخ سے سمہائے وبری کے ڈہنگ ہٹے فریب دوستی ظاہر ہین سے +
مہربان من ہرگز ہرگز یہ ترکی کا قاعدہ نہین کہ جو یے بعد حرف مکسور اور جو واو بعد مضموم ہو وہ
غیر ملفوظ ہی ہوتا ہے ہان یہ لیتہ ہے کہ الفاظ ترکی مین بعد حرف مکسور یا غیر ملفوظہ اور بعد مضموم

۱۲

واو غیر ملفوظ بھی ہوتے ہین جلیسے یورش کہ اسمین واو صرف علامت ضمہ ماقبل ہے اور اسی
تیمور مین پہلے واو دونون ملفوظ ہین - فرہنگ جہانگیری مین صاف لکھا ہوا ہے کہ در لغات
ترکی در اکثر جاہا بعد از فتحہ الف و بعد از ضمہ واو و بعد از کسرہ یای مثناۃ تحتانی نویسند انتہی
اکثر کی قید صاف کہتی ہے کہ قاعدہ کلیہ نہین - بات یہ ہے کہ چند ترکی الفاظ مین جو واو یا الف
کو لکھا دیکھا اور غیر ملفوظ پایا جو لوگ کہ ترکی زبان سے ماہر نہ تھے وہ سمجھے کہ یہ حروف صرف لکھے جاتے ہین
پڑھے نہین جاتے چنانچہ غالب مرحوم نے قاطع برہان مین تومان بروزن طوفان کی نسبت یہی طوفان
اوٹھایا ہے اور حضرت جلال نے وہین سے یہ قاعدہ اوڑایا ہے سو تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی ❊ مین جب سیکڑون لفظ اس قاعدے کے خلاف پاتا ہون اس بے بنیاد
قاعدے کو کیون ماننے لگا قولہ فرماتے ہین کہ یہ قاعدہ کلیہ نہین پس اس کلیہ شکن تقریر کو بے دلیل
کون مانے گا انتہی جناب حکیم صاحب ارشدک اللہ میری باتین آپ کی طرح اوٹ پٹانگ
نہین ہین ع درین میدان تحقیق استخوان خویش بشکستم ❊ مین نے یا و واو کے بارے مین جو
یہ لکھا ہے کہ انکا غیر ملفوظ ہونا ترکی مین کلیتہً نہین ہے صرف برعایت لفظ تیمور ہے کیونکہ بحث
انہین دو حرفون مین آپڑی تھی ورنہ انکی کچھ خصوصیت نہین الف بھی ملفوظ ہوتا ہے مین
ہزارون لفظ نظیر مین پیش کر سکتا ہون - مگر آپ زبان ترکی تو جانتے نہین آپ کو انکی ترکی
ہونے مین تامل ہوگا لہذا وہی الفاظ جنکی ترکیت آپ تسلیم کر چکے ہین لکھے دیتا ہون اب آپ اپنے
قاعدہ کلیہ کی خیر منایے - قاب قاق وساق کو آپ گلشن فیض مین ترکی بتا چکے ہین کہیے
الف ملفوظ ہے یا نہین قابوچا قوکو آپ ترکی فرماتے ہین دیکھیے واو ملفوظ ہے یا نہین قیف
تیپچی قیمچی کی ترکیت مان چکے ہین فرمایے یے پڑہی جاتی ہے یا نہین کہیے کسکی ترکی تمام ہوئی
ترجمہ منشفت نی مدحلہ شعرا فی الترکی فانشدہ سہ تیمش جلال آز اجیدی لار ❊ سند و ردیم انی
قاجیدی لار ❊ ہندوستان مین تو شاید ہی کوئی یہ زبان جانتا ہو لیکن اگر کسی ترکستانی سے
ملاقات ہو تو اپنے مطلب کی بات پوچھ لیجیے قولہ جمادی الاولی الخ حکیم صاحب نے تنقیح اللغات
مین لکھا ہے کہ جمادی الاول و جمادی الثانی درست نہین جمادی الاولی و جمادی الاخری
چاہیے از احقر الاغلاط مین اسکی رد لکھی گئی ہے اور اسکے علاوہ اور بہت کچھ فائدے لکھے گئے ہین

۱۳

اب جو یہ جواب دیتے ہین کہ صحت و غلطی کی تحقیق لغۃً کی گئی تہی تصرفات اہل پارس پر نظر نہین
کی تہی مجہے اس جواب پر رحم آتا ہے مگر عذر بدتر از گناہ کا مصداق ہے کیونکہ تنقیح اللغات کے دیباچہ
مین پہلے ہند وغیرہ کی اصطلاح بیان کرکے لکہتے ہین کہ غلط اوسے قرار دیا ہے کہ لفظ عربی یا فارسی
یا ترکی نے اپنی وضع اصلی سے منحرف ہوکر زبان پر توارد و زبانون کے استعمال پایا ہو مگر بقید نظم تمام ہوا جہ
انتہی بہلا ملاحظہ تو فرمائیے کہ جب غلط کے معنی یہ بیان کیے گئے تو یہ کہنا کہ لغۃً تغلیط کی ہے کیونکر
درست ہو سکتا ہے مانا کہ آپنے لغۃً تغلیط کی ہے مگر آپ تو تنقیح مین لکہتے ہین کہ یہان اخری
صحیح ہے حالانکہ جمادی الاخری بہی لغۃً غلط ہے چنانچہ ازاحۃ الاغلاط مین بحوالہ مصباح منیر
اسکی تصریح موجود ہے سچ مرے ہی سامنے وہین ادہر کنارے جلنا ہے مجہی سے یہ گلہ اودنامری
چاک گریبان کا * قولہ خضر بتنقیح دوم کو جو مولوی صاحب نے بڑے زور شور سے تصرفات اکابر
الخ صاحب بہار عجم نے جو خضر بتنقیح دوم لکہا ہے واقعی مین نے بڑے زور شور سے ثابت کر دیا ہے
کہ بتنقیح دوم تصرفات شعراے پارس سے ہے اور اردو والے تو جابجا خضر کو اثر وغیرہ کے قافیہ مین
لاتے ہین چنانچہ ازاحۃ الاغلاط کے حاشیہ پر بہت سے شعر لکہ دیے گئے ہین الحاصل بتنقیح دوم کے
متصرف فیہ ہونے مین کوئی شک نہین **قولہ** اوسکا جواب بس اتنا کافی ہے الخ آپ کچہہ اور یا تون
کا جواب لکہہ چکے کچہہ اسکا لکہیے گا - ای جناب قرآن کا جواب بہی تو مندون نے لکہا ہے مگر وہ
جواب بہی تو ہو **قولہ** ایک شخص کی سند الخ جب ایک شخص کی سند معتبر نہین تو آپ یاسمنتر
اتامیت بے بہر حلیم خراد وغیرہ کے بارے مین صرف ایک ایک شعر لکہکے کیون اورون کی تغلیط
کی ہے اسکا جواب دیکہیے * شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی * گو مشت خاک ما ہم بر باد
رفتہ باشد * **قولہ** وہ بہی قصیدون کی الخ قصیدون نے کیا قصور کیا ہے **قولہ** اور حاشیہ پر
جو اشعار شعراے دہلی کی الخ اوسکے سند مین خضر مفتوح الثانی کے لکہے ہین اور شعراے لکہنو کا کوئی
شعر نہین لکہا اسکی کیا وجہ ہے الخ وا اسد ہے کہ جناب حکیم صاحب کچہہ طرفہ معجون مفرح ہین
حضرت کا یہ اعتراض اس قابل ہے کہ لکہنو کے اکبری دروازہ اور گول دروازہ دونون مین چپکا
دیا جاے بہلا یہ تو کہیے کہ آپ نے گلشن فیض مین بجہہ یہ تیہر جڑنا کی سند مین صرف ذوق دہلوی
کا شعر کیون لکہا ہے اور لکہنو والون کا شعر کیون نہین لکہا **قولہ** اور یہ دعوی مولوی صاحب کا

اور یہ جو مولوی صاحب کہ قاآنی مرتکب اختلاف توجیہ کا نہیں ہوا کیونکہ شعراء متاخرین اختلاف توجیہ کو قوافی میں جائز نہیں ۱۵ [illegible]

کہ قاآنی مرتکب اختلاف توجیہ کا نہیں ہوا کیونکہ شعراء متاخرین اختلاف توجیہ کو قوافی مین جائز نہین رکھتے الخ پہلے ایک امر گوش گذار کیے دیتا ہون کہ چونکہ اکثر ہند والون کی زبان پر غیر بفتح یا سے مشدد وہ ہے اور ظاہر ہے کہ میرزا غالب کو عربی مین چندان دخل نہ تہا غلطی سے مثنوی ابر گہربار کے اس شعر مین ع سبے در فروغیکہ چون بر دمد ☆ زسیمائے بیخوارہ غیر دمد ☆ بر کا قافیہ غیر باندہ گئے جب اخبارون مین وغیر بیت اخبار ہوئی اور اہل پارس کے تصرف کا بہی پتا نہ ملا تو فرمانے لگے کہ اسمین اختلاف توجیہ ہے ایک جگہ زیر ہوا اور ایک جگہ غیر بکسر یا کہو مثنوی مین یہ جائز ہے اسی طرح جب حکیم صاحب سے کچھ بن نہین پڑتی تو مثنوی اور قصائد مین آپ جواز اختلاف توجیہ کے قائل ہو جاتے ہین جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بلبل کا قافیہ سبل جائز ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ☆ اب مین بحث توجیہ کو اچہی طرح بیان کیے دیتا ہون کہ جناب حکیم صاحب کی آنکہین کہل جائین اور دیکہنے والون کو مزا آجائے۔ سنیئے یہ تو ظاہر ہے کہ روز بروز بال کی کہال نکالا کرتی ہے اگلے شعرا بہت کچھ باندہ گئے ہین متاخرین اونکو قبیح سمجہتے ہین یا بالکل غلط جانتے ہین دیکہو کہ پہلے دیوانہ کے عوض دوانہ باندہا کرتے تہے شیخ ناسخ کے وقت سے بالکل متروک ہوگیا اگر کوئی دیوانہ دوانہ باندہے اور سند مین قائم یا میر کا شعر لائے تو ہرگز قابل سماعت نہوگا۔ اور یہی کہا جائیگا کہ اونکے یہان درست تہا اوسپر کچھ اعتراض نہین مگر اب بالکل نادرست ہے۔ غرض کہ اس باندہنے والے کی فاحش غلطی سمجہی جائیگی اسی طرح قدماے پارس بعض جگہ اختلاف توجیہ کے مرتکب ہوگئے ہین نظامی ہے لیلے جو سماع این غزل کردہ ☆ بگر نیست نمریہ سنگ گل کردہ جب نظامی کے بعد والون نے دیکہا کہ غزل کا قافیہ گل اور بلبل کا قافیہ سبل بالکل برا معلوم ہوتا ہے اختلاف توجیہ کو بالکل ناجائز کردیا چنانچہ شمس قیس خوارزمی کی حدائق العجم مین جو نہایت مستند کتاب ہے لکہا ہے کہ اختلاف توجیہ بہیچ وجہ روا نباشد۔ اور مولانا عطاء اسعد شاگرد جامی رسالہ قافیہ مین لکہتے ہین کہ رعایت تکرار توجیہ در قوافی واجبست و اختلاف آن بہیچ وجہ سائغ نیست و حضرت استادی مخدومی مدظلہ العالی فرمودہ کہ توجیہ حرکت ما قبل روی ساکن ہست و نشاید کہ مختلف گردد مگر وقتیکہ روی متحرک شود بسبب حرف وصل۔ اور مولانا آزاد بلگرامی تذکرہ خزانہ عامرہ مین لکہتے ہین

کہ میر نجم قطعہ ہفتدہ بیت بہ پدر خود میر حیدر نوشتہ عنوانش اینست پدر اصلا جا خداوند +
اے تو مر بندہ را خدای دوم + دعوتت از دعای حق واجب + خدمتت از نماز فرض اہم + موسوف
گوید کہ حرکت ماقبل روی این قطعہ کہ این را توجیہ نامند فتح ست وما قبل میمیکہ در اعداد می آید مضموم
میباشد شیخ آذری شعرائیتی گوید ای خطت اول شب را زدہ بر صبح دودم + ابروت چشم سیہ
کردہ بجون مردم + پس اجتماع دودم با قوافی دیگر در قطعہ میر نجم چہ طور میتواند شد کہ اختلاف توجیہ
جائز نیست دیگر آنکہ قرینہ لفظ اہم کہ صیغہ اسم تفضیل ست میخواہد کہ در مصراع اول لفظ واجب
باشد صیغہ اسم تفضیل و واجب صیغہ اسم فاعل ظاہرا تصحیف کاتبست و دربیت غلو صریح ظاہر
اور حدائق البلاغۃ میں لکھا ہے کہ حرکت ماقبل روی را در حالتیکہ ساکن باشد وحرفی از حروف
قافیہ با او نبود توجیہ خوانند واختلاف توجیہ در قوافی جائز نیست اور مخزن الفوائد میں لکھتا ہے
کہ توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن بود کہ آنرا روی مقید گویند و اختلاف آن جائز نیست مگر وقتیکہ
حرف وصل بدو پیوندد و روی ساکن متحرک گردد چنانکہ عرفی گوید نظم با حسن وجمال توپری را
دعوی نرسد برابری را + چشم تو بیک نگاہ جادو + آموختہ سحر سامری را + اور امیر لکھنوی
روضۃ القوافی میں لکھتے ہیں کہ اختلاف توجیہ در قوافی ہیچ گونہ جائز نیست الخ الحاصل ان
سب عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ اگر روی متحرک ہو جاتے تو اختلاف ماقبل جائز ہے ورنہ
عموماً ناجائز ہے غزل مثنوی قصائد کی کچھ تخصیص نہیں۔ جناب حلیم صاحب تو اکابر کی کتابیں
دیکھتے ہی نہیں اور اگر ایک آدہ کتاب دیکھی بھی تو طبیعت الٹا سمجھنے کی چلی ہے ایسی زمانے میں
کچھ ہوا الٹی + کہ سیدھی بات سمجھتے ہیں اشخاص الٹی + جب حضرت جلال نے بعض متقدمین
کے یہاں اختلاف توجیہ دیکھا اور وہ لوگ تو مثنوی قصائد کہا کرتے تھے اونکو غزل سے کیا کام
آپ کے ذہن مبارک میں جم آیا کہ اختلاف توجیہ غزل میں تو نادرست ہے اور مثنوی و قصائد میں
عموماً یعنی متقدمین ومتاخرین دونوں کے یہاں جائز ہے سوا سے برین اجتہاد وہائے برین اجتہاد
ع برین عقل و دانش بباید گریست + خدا کے لیے اتنا تو بوجھیے کہ جب آپ کے نزدیک
اختلاف توجیہ مثنوی میں درست ہے تو آپ نے جو خسرو ونفتحہ ای استاد ظہوری کے ساقی نامہ
سے کی ہے کیونکر درست ہوگی کیا ساقی نامہ مثنوی نہیں ہے تنبیہ اب رہا یہ امر کہ کیونکر

قولہ تقدیم [illegible] اختلاف توجیہ [illegible] اور [illegible] 16 [illegible]

کہہ سکتے ہین کہ یہان اختلاف توجیہ ہے یا تصرف ہے آخر کچھہ فرق ہونا چاہیے تو جو لفظ کہ لغت کے
خلاف روزمرے کی بول چال کے موافق بندھا ہو اوسکو متصرف فیہ کہینگے جیسے معدن بفتح
دال کافر بفتح فا کہ لغۃً خلاف ہے اور فارسیون کے لہجے کے موافق جہان معدن کا قافیہ
گلشن اور کافر کا قافیہ ساغر پایا جاے وہان اختلاف توجیہ نہ کہینگے بلکہ متصرف فیہ قرار
دینگے اور اگر یقیناً لہجے کے بہی خلاف ہو جیسے بلبل کہ بضم باے ثانیہ ہے اگر کوئی شخص تحسین
وغیرہ کے قوافی کے ساتھہ باندھے تو کہا جایگا کہ اسنے اختلاف توجیہ کیا ہے **قولہ اگر دیکھینگے**
تو متاخرین کے یہان بہی بہت الخ مین خوب دیکھہ چکا ہون کاش آپ ہی کچھہ نظیرین پیش کرتے
بندہ نواز آپ کے طوفان جوڑنے سے کچھہ کام نہین چلنے کا **قولہ** دربار الخ دربار بمعنی مجلس
امرا و سلاطین کی فارسیت مین حضرت جلال کو انکار تہا از اخر الاغلاط مین سپہر کی اس نثر سے
کہ این قصہ را نیز در حضرت مہد علیا و امراے دربار معروض داشت اوسکی فارسیت ثابت کردی گئی
جو شخص ذرا بہی فہم رکہتا ہوگا خوب سمجھہ سکتا ہے کہ یہان دربار سے وہی مجلس مراد ہے۔ امراے
دربار یعنی وزرا و ارکین سلطنت۔ اب آپ فرماتے ہین کہ یہان درگاہ کے معنی ہین۔
انسے اتنا تو پوچھیے کہ درگاہ کے معنی کیا ہین اگر معنی مجازی لیے ہین جسکے معنی وہی دربار کے
ہین تو کچھہ اونکے مفید نہو گا۔ اور اگر درگاہ کے معنی در کی جگہ لیے ہین تو سپہر کی نثر مین دربار
بمعنے جاے در ہرگز نہین کیونکہ امرا مجلس مین رہا کرتے ہین نہ در پر۔ امرا نہوے دربان ہوے
قولہ سرکار کو جو حضرت جلال مدظلہ نے ہندی لکھا ہے الخ جناب حکیم صاحب آپ تو اکثر
بے سمجھے بوجھے فارسی کو ہندی لکھدیا کرتے ہین جسکے سبب سے اکثر اساتذہ ہند پر اعتراض
پڑتا ہے پہر کوئی کہان تک ضبط کرے آپ نے جو لکھا ہے غلط اور بالکل غلط ہے ع خود غلط
مضمون غلط املا غلط ÷ **قولہ** شیخ علی حزین پارسی نژاد بیشک مگر برسون ہندوستان مین
رہے الخ ای سبحان اللہ ماشاء اللہ کیا معقول جواب دیا ہے ہندوستان کیا ہوا ایک
بلا ہوئی کہ جو آیا بس یہان کی ہوا لگی آپ بہی تو لکھنؤ چھوڑ کر مدۃ العمر رامپور مین رہے ہین
اردو کے محاورون مین آپ کی سند کب قابل اعتبار ہوگی پہر آپ جو گلشن فیض مین ہمیدان
گوید کیلئے اپنا شعر لکھا ہے محض بیکار ہے بہر کیف اے جناب والا علی حزین تو بالکل سن رسیدہ

ہو کر ہندوستان میں آ بسا تھا اردو بولتا ہے یعنی دارد اکثر الفاظ وہ سمجھ نہیں سکتا تھا چنانچہ جب سودا کا شعر سنا کہ نادری نے تیر سے صید تجھو ازمانے میں چلو تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں پوچھا کہ تڑپے ہے چہ معنی دارد بندہ نواز علی حزین وہ شاعر ہے کہ جسکو اکابر فن نے شیخ المتاخرین کا خطاب دیا ہے میرزا غالب مرحوم قاطع برہان کے باب اول میں لکھتے ہیں کہ حاشا کہ بعد از صائب و کلیم چون حزین دیگری از خاک پاک ایران خاستہ باشد می بایست مقدم او را گرامی داشتن و سخنش بر ورق دل نگاشتن غرض پارسی اندوزی فراموش گفتند و زنگار شک از آئینہ دانش مستعد ارشاد و دیر و دو دند پھر لکھتے ہیں کہ سب ہے این ہمبران فرہنگ ناطق و برہان قاطع را کہ حزین بود نشناختند و قدر نا شناسی را با مسافر ارزانی تجمیع کردند یا للعجب اگر ہندوستان آنا ایک جرم عظیم ہے تو صائب کلیم ظہوری عرفی یہ سب کے سب ہندوستان میں آگر رہے ہیں ان سب کے شعر بھی قابل سند کب ہونگے حالانکہ حکیم صاحب ان سب کے اشعار مثالوں میں لائے ہیں اور سب سے مزا تو یہ ہے کہ بیگانگی کی سند میں اسی علی حزین کی سند لائے ہیں والعد کہ حضرت جلال باکمال نے تو نبٹ کے لیے سید ڈہا دی **قولہ** اکثر الفاظ ہندی اپنی نظم میں ہے آئے الخ آجتک کسی نے نہیں لکھا کہ حزین نے ہندی محاورے استعمال کیے ہیں اگر ایسے ہیں تو نظیریں لائیے اور ناحق طوفان لگانے سے کیا فائدہ **قولہ** نثر کا چندان اعتبار نہیں کیا گیا انتہی نیچے یک نشد دو شد بلکہ سہ شد کہ نثر قابل سند نہیں مگر بڑے بڑے ماہر فن نثر کی سند میں لائے ہیں بہار عجم قول فیصل وغیرہ ملاحظہ فرمائیے دیکھیے کتنی جگہ نثر کی سندیں موجود ہیں **قولہ** نظم سے اہل زبان کی بجنسہ سندیں پیش کیجا ئینگی البتہ مستند ہوں انتہی حکیم صاحب آپ کی خاطر مجھے بہت عزیز ہے لیجیے نظم ہی کی سند سنیے سعید اشرف مازندرانی سے بستر گھار یدر بودی کہ خانہ بجائے تخفی شاگرد دیشہ **قولہ** سلک پر جناب حکیم صاحب نے لکھا ہے کہ سلک کے معنی رشتہ کے ہیں اسکا اطلاق موتیوں کی لڑی پر درست نہیں بس شیخ ناسخ کا یہ شعر غلط ہو گیا سے

خجلت دندان جانان سے گہر ہیں آب آب ۔ رشتہ سلک اپنی مژگان کی طرح تر ہو گیا

میں نے ازحجۃ الاغلاط میں ثابت کر دیا ہے کہ محاورۂ فارسیوں نے لڑی کے معنوں میں بھی استعمال کیا ہے اور سند میں قاآنی کے دو شعر لکھے ہیں اب حکیم صاحب کا جواب سنیے **قولہ**

۱۸

کیا اون اشعار مین سلک کو اوسکے معنی حقیقی پر نہین لے سکتے الخ اجی جناب اگر اون شعرون مین
حقیقی معنی یعنی دہاگہ کے لیے جائین تو تعریف کیا ہوگی آپ ہی سلک کے معنی صرف رشتہ
کے لے کر شعر کا مطلب بیان کر دیجیے ہان یہ تو فرمایے کہ گلشن فیض مین جہان کے
بارے مین جو آپ ان چند سلک مروارید باشند لکھتے ہین یہان کیا معنی لیے ہین **قولہ**
شمشیر الخ حضرت جلال نے لکھا ہے کہ فارسی مین شمشیر بیاے مجہول ہے شعراے ہند جو تیر و زنجیر
کے قوافی مین باندھا کرتے ہین ناجائز و قبیح ہے مین نے ارشد الاغلاط مین لکھا ہے کہ ان
پہلے بیاے مجہول تھا مگر پھر ایرانیون کے لہجے مین یاے مجہول سے یاے معروف کے ساتھ
بدل گیا اور فارسیون کے تتبع سے شعر ہند مین شمشیر ہیر و زنجیر کے قوافی مین باندھا ہے لکھتے ہین
اور چونکہ فصحاے ہند زبان پر بھی شمشیر بروزن تخمیر بیاے معروف ہی ہے اس سبب سے اسکا قافیہ
تیر وغیرہ کے ساتھ کسی طرح معیوب نہین ہو سکتا علیم صاحب نے اسکے جواب مین عجب پریشان
تقریر اور معارضانہ تکلم کیا ہے کبھی تو کہتے ہین کہ خان [illegible] مین اس قسم کے قوافی کو
صحیح لکھا ہے اور پھر خود ہی کہتے ہین کہ اہل عجم کی زبان پر چونکہ شمشیر بیاے معروف ہے تیر وغیرہ
کے قافیہ مین لاتے پھر کہنے لگے جو کے لکھتے ہین کہ سپہر نے صاف لکھ دیا ہے کہ معروف مجہول
کا قافیہ ہرگز ہرگز درست نہین اور اہل ہند کی نسبت لکھتے ہین کہ کبھی شمشیر کو بیاے معروف نہین
بولتے غرض کہ اسی طرح پریشان تقریر کی ہے اب مین اونکے سارے دلائل و حجتون کی طرح
اور اسکے دیتا ہون **قولہ** اوسکا استدلال جناب مرزا صاحب عطاء اللہ الخ آپ نے کیا
حاشیہ ملاحظہ نہین فرمایا مولوی محمد اسلم مرحوم جنکو آپ بھی مسلم فالب مین بڑے عروضی و
ماہر فن قافیہ لکھ گئے ہین اوسی رسالہ کے حاشیہ پر لکھتے ہین کہ این مخالفت اجماع حقیقت
مولانا جامی قدس سرہ السامی ست اما مبنی ست بر عدم اطلاع کلام اکابر اعلام کہ در
بسیاری از قوافی شان واقع شدہ **قولہ** اور معیار الاشعار کی عبارت سے الخ معیار مین محقق
طوسی رح نے یہ بھی تو لکھ دیا ہے قبیح باشد مگر در لغت کسانیکہ ہر دو کلمہ بیک حرف گویند اور
صاحب حدائق البلاغہ نے لکھا ہے کہ جمع میان معروف و مجہول نزد قدما و متاخرین
جائز ست اور بہت سی اسکی مثالین لکھی ہین - اب آپ مجھسے اس معروف و مجہول کی تحقیق لیجیے

کہ طبقہ اولی دالون کی زبان پر غلبہ بہت سے الفاظ بیاے مجہول وواو مجہول تہے جنکی نسبت
لغت والے یہ لکہ گئے ہین کہ یہ لفظ بیاے مجہول ہے اور یہ لفظ بواو مجہول ہے غرض کہ اوسی زمانے
مین بہت سے اس قسم کے لفظ موجود تہے اور ظاہر ہے کہ معروف و مجہول کا قافیہ برا معلوم ہوتا ہے
قدماے فن عروض نے یہ لکہ دیا کہ معروف و مجہول کا قافیہ ناجائز و معیوب ہے - مگر روز بروز
ایرانیون کا لہجہ بدلتا چلا اکثر الفاظ مجہول تہین بے معروف تہین ہوگئے شعرانے اس قسم کے جن جن
لفظون کو اپنے لہجے مین متغیر پایا اپنے لہجے کے موافق معروفتین کے ساتہہ قافیہ باندہتے آئے
چنانچہ مولانا جامی کو دیکہیے کہ خود وہ لکہ گئے ہین کہ معروف و مجہول کا قافیہ ناجائز ہے اور خود ہی
آشوب کا قافیہ خوب باندہ گئے - اوسکا سبب یہ ہے کہ یہ لفظ اونکے لہجے مین بدل چکا تہا پہر
زمانے نے ایسا پلٹا کہایا کہ کل الفاظ بیاے معروف و واو معروف ہوگئے پہر کیا تہا معروف و
مجہول کا اجتماع بے کہٹکے ہونے لگا کیونکہ مجہول مجہول ہی نہین رہا - عروض والون کی عبارت
مختلف پائی جاتی ہے جنہنے یہ لکہا کہ معروف و مجہول کا قافیہ جائز نہین اگر اوسکی مراد یہ ہے کہ
جو لفظ لہجہ حال مین بحروف مجہولہ ہین اونکا قافیہ معروف کے ساتہہ نادرست ہے تو بہت صحیح ہے
اور جنہنے یہ لکہا ہے کہ معروف و مجہول کا اجتماع درست ہے اور یہ مراد لی ہے کہ جو مجہول کہ
معروف کے ساتہہ متغیر ہوگئے ہین اونکا قافیہ معروف کے ساتہہ جائز ہے وہ بہی درست لکہ گئے
ہین مگر جنکی یہ مراد نہو فبہا مافیہ **قولہ** اور اہل ہند کبہی شمشیر کو بیاے معروف نہین بولتے اپنے
جناب حکیم صاحب مین نے ہزارون فصحاے ہند کی صحبت اوٹہائی ہے خصوصا لکہنو کے
سیکڑون مشاعرون مین شریک رہا ہون تلوار کے معنون مین شمشیر جنکی زبان سے سُنا بیاے
معروف ہی سنا میر و سودا ناسخ و آتش سے لیکر امیر و تسلیم و داغ و شاد تک جتنے نامی
شاعر ہوے ہین سبکے کلام مین شمشیر تیر و زنجیر کے قوافی مین آگیا ہے اس کثرت استعمال
سے صاف ظاہر ہے کہ ان لوگون نے بے کہٹکے اپنے لہجے کے موافق بیاے معروف استعمال کیا ہے
ورنہ کیا سبب ہے کہ شمشیر کو تو بکثرت زنجیر وغیرہ کے قوافی مین استعمال کیا اور دیر و تدبیر و غیرہ
اس قسم کے قوافی زنجیر و تیر کے ساتہہ نہین لائے - اوسکا سبب یہی ہے کہ شمشیر اونکے لہجے
مین بیاے معروف تہا تیر و زنجیر کے ساتہہ باندہنے مین کچہ مضائقہ نہ سمجہے اور دیر و زیر وغیرہ

۲۰

اونکے لہجے مین بیاے مجہول تہے پہر دغیرہ کے ساتہہ استعمال کرنا قبیح سمجہے - البتہ آپ کے ایسی عادت کے موافق اس لفظ کا بہی خون کیا ہے کہ کہین قافیے مین اس لفظ کو نہین باندہا - اب رہا آپ کا یہ دعوی کہ فصحاے ہند شمشیر بیاے معروف نہین بولتے فرمائیے کہ فصحا مین سے کن کن کو آپ مانتے ہین اونکا نام لکہیے دیکہیے مین اونسے بیاے معروف بولنے کا دستخط کرائے دیتا ہون یا نہین قولہ چنانچہ گنجفہ کے جو ایک بازی کا نام الخ مین جس پرست ہون قبیح مین نہین جسطرح بے تکی باتون سے نفرت ہے اوسی طرح اچہی باتون سے جی خوش ہو جاتا ہے - واقعی گنجفے کی ایک خاص بازی کا نام شمشیر بیاے مجہول ہے اور شمشیر علی وغیرہ نام جو ہوا کرتے ہین وہ بہی بیاے مجہول ہین - مین آپ کی اس دلیل پیش کرنے کی تعریف کرتا ہون کیونکہ کتاب بہر مین یہی ایک دلیل بظاہر کچہہ اچہی ہے بہر کیف اب میری التماس سنیے کہ آپ جو صرف انہین دو معنون مین شمشیر کو یوچہنے کو کہتے ہین اسی سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کے نزدیک بہی تلوار کے معنون مین شمشیر بروزن تخچیر بولا کرتے ہین - اب رہا یہ کہ اون دونون مین کیون بیاے مجہول بولتے ہین ایک بڑے مزے کی بات ہے کہ بے بتلائے آپکے ذہن مبارک مین نہ آتی غور سے سنیے کہ واضع نے جب اوس بازی کا نام رکہنا چاہا تو اصل وضع کا اعتبار کرکے شمشیر بیاے مجہول رکہا - پہر گنجفہ بازون کی زبان پر اوسی طرح مشتق ہو گیا - جب اوس بازی کی بڑی شہرت ہوئی تو اوسکا نام بہی اوسی طرح مشہور ہو گیا اور ہر خاص و عام کی زبان پر شمشیر بیاے مجہول جاری ہو گیا - اسی طرح پہلے پہل جنہنے کسی کا نام شمشیر علی یا شمشیر بہادر رکہا اوسنے بہی اصل وضع کا اعتبار کیا - اور ظاہر ہے کہ اکثر نام دیکہا دیکہی رکہا کرتے ہین جب اور لوگون نے بہی نام رکہنا چاہا تو پہلے نام کا اتباع کرکے بیاے مجہول ہی رکہا - اسی طرح برابر ایک دوسرے کا اتباع کرتے چلے آئے - جن لوگون کی زبان پر تلوار کے معنون مین بیاے معروف تہا اونہون نے بہی اوسی طرح نام لینا شروع کیا جسطرح کہ نام رکہنے والے نے نام رکہا تہا کیا آپ نہین دیکہتے کہ بیسیون نام قبیح یا غلط ہوا کرتے ہین جیسے گنج العرش وغیرہ کا جس طرح نام ہوتا ہے لینے والے اوسی طرح نام لیا کرتے ہین الحاصل شمشیر آدمیون کا نام یا گنجفہ کی ایک بازی کا نام جو ہوا کرتا ہے وہ تو لہجے مین بہی بیاے

مجہول ہے اوسکو بیاے معروف باندہنا البتہ قبیح ہوگا مگر بابہ النزاع تو شمشیر تلوار کے معنی

ہین ہے اوسکو فصحا ہرگز بیاے مجہول نہین بولتے لہذا تیر و نخچیر کے ساتھ باندہنا جائز کیا

بلکہ مستحسن ہوگا - اگر کوئی شخص دیر و زیر کے قافیہ مین استعمال کرے تو یہ کہا جائیگا کہ اصل

وضع کا اعتبار کیا ہے **قوله** اور صاف للہد یا ہے الخ پہر اگر معتبر ہین تو زبان مین یا فی

رہے اور نکے قواعد عروض وہ بے سمجھے بوجھے کیونکر تسلیم کیے جا سکتے ہین - اہل زبان ہونا

شے ہے اور عروضی بننا اور بات ہے فن عروض کو کسی زبان کے ساتھ خصوصیت نہین

جب قواعد کا انضباط تتبع پر موقوف ہے تو ہر شخص مجاز ہے کہ اوسمین رد و قدح کرے - یہ کیونکر

ہو سکتا ہے کہ لاکھون اشعار مین شمشیر و تیر کے ایسے قافیہ بندہ چکے ہین صرف شبہہ کے لکہ دینے

سے نادرست ہو جاے - اسکو یون سمجہیے کہ آپ لکہنؤ کے رہنے والے ہین اگر آپ اردو

محاورون کی نسبت کہنے لگین کہ فلان محاورہ صحیح نہین اور فلان محاورہ غلط ہے تو صرف

آپکے کہدینے سے غلط نہین ہو سکتا بلکہ ہر شخص تحقیق کر سکتا ہے اگر کسی اچھے شاعر کا کوئی

شعر نکل آئے گا تو آپ کی ناواقفیت پر محمول کرے آپ کا قول نادرست سمجہا جائیگا جیسا کہ

آپ نے جو اکثر اردو محاورون کی نسبت بیجا تغلیط کی ہے اہل لکہنؤ تو اہل لکہنؤ اکثر بنگالی تک

آپکے اوس قول کو غلط سمجہتے ہین **قوله** شائق الخ حضرت جلال نے لکہا ہے کہ شائق کا

اطلاق معشوق ہی پر ہونا چاہیے مشتاق کے معنون مین اسکے مستعمل ہونے سے بالکل انکار

کیا ہے یعنی لکہا ہے کہ اساتذہ پارس نے بہی ان معنون مین استعمال نہین کیا ہے از قدما

ہین اونکے خلاف حزین وقاآنی کی کئی سندین لکہی گئی ہین **قوله** بحمد ان الخ آپ

فافہم فتامل کہان تک کہا کرے نسخے سنتے جی گہبرا گیا **قوله** نثر کا اعتبار جناب مولوی

ہی صحیح ہوگا الخ بیچارے مولوی صاحب ہی کیا بڑے بڑے لوگون کو اعتبار ہے مگر لیجیے اور یہی

علی حزین نے یہ شعر بہی کہا ہے ؎ از انجذاب ذاتی در تست روے عالم * با آفتاب تابان

ہر ذرہ ہست شائق * **قوله** شائق لکہے دیکہا الخ لیجیے مین نہ کہتا تہا کہ دیکہا حضرت

نے کئی جگہ لکہا ہے اگر ایک آدہ جگہ ہو تو کاتب کی غلطی سمجہی جاے - اور یہی لکہ چکے ہین اور

اس مقام مین بہی دو جگہ لکہ گئے ہین **قوله** سہو کاتب ہے الخ سہو کاتب تو آپ کا نسخہ

۲۲

۲۳

اسکو بے دلیل کون مانے گا خیر علی حزین کی نثر مین جو دو جگہ شائق آگیا ہے وہ تو سہو کاتب ہے اصل مین مشتاق کہا ہے اگر نظم مین جو ابہی سند دی گئی ہے جہان کیا ہے کہہ دیجیے کہ عاشق ہے مگر اور شعرون کو دیکہکر کچہہ فرمایے گا **قولہ** اب رہے شعر قاآنی کے الخ ہان ہان قاآنی کے تین شعر جو سند مین لکہے گئے ہین اوسکا جواب ابہی دے ہی دیجیے آپ تو جواب دینے مین بڑے مشتاق ہین **قولہ** غور فرماتے ہین تو او نہین معنی پر شائق ٹہہرے گا جس معنی پر لغتاً مستعمل ہے الخ بندہ نواز غور کیا کرون جو شخص کچہہ بہی مذاق فارسی رکہتا ہوگا کہہ اوٹہے گا کہ وہان مشتاق کے معنی ہین نہ معشوق کے - بہلا آپ ہی وہان شائق کے معنی معشوق کے بیان کرکے شعرون کا کچہہ مطلب بیان کیا ہوتا - ہان جناب یہ تو کہیے کہ اسی رد و تردید کے آخر مین جو آپ کے ایک شاگرد مولوی محمد عبد الصمد صاحب کی طرف سے ایک تاریخ چہپی ہے جسکا پہلا مصرع یہ ہے ع آنکہ داد دست جواب ای شائق + اور شائق تخلص رکہا ہے کیا وہان بہی معشوق ہی کے معنی لیے گئے ہین اگر واقعی یہی معنی ہین تو یہ تخلص عورتون کو زیبا ہے **قولہ** او نہین معنی پر شائق ٹہہرے گا الخ مین اوپر لکہ چکا ہون کہ جناب حکیم صاحب کو بہت یاد ہے اسی کتاب مین کیا منتخب اللغات کار آمد شعرا وغیرہ مین جا بجا معنی پر معنی بہ لکہے گئے ہین فصحا معنی ہین یا معنون مین بولا کرتے ہین مین کی جگہ پر حضرت کا سخن تکیہ ہے **قولہ** جس معنی پر لغتاً الخ جسطرح عوام دفعتاً الف کے ساتہہ لکہا کرتے ہین اوسی طرح حضرت بہی اس کتاب مین لغتاً بالف ابجا لکہ گئے ہین ایک آدہ جگہ ہو تو کاتب کی غلطی سمجہی جاے بہر کیف دفعتاً یا لغتاً الف سے لکہنا غلط ہے کیونکہ الف علامت نصب اوسی وقت لکہتے ہین جب ملحق بحرف آخر اصلی ہوتا ہے جیسے یوماً نیماً وقتاً فوقتاً کہ میم اور تے دونون حرف آخر و اصلی ہین اور جب اصلی نہین ہوتا تو الف نہین لکہتے جیسے فجأۃً بغتۃً کیونکہ ان دونون مین تے زائد ہے اصلی نہین معنیً کی جگہ معناً بالف لکہنا یہ بہی غلط ہے کیونکہ نون حرف آخر نہین ہے **قولہ** عورت بمعنی زن جسکو حضرت جلال مدظلہ نے قند لکہا ہے الخ لکہنے کو تو لکہا ہے مگر بالکل غلط لکہا ہے عورت ان معنون مین ہرگز قند نہین - سنیے شاہ ایران نے سفرنامے مین استعمال کیا ہے چونکہ آپ یہ کہہ دینگے کہ نثر قابل سند نہین اس سبب سے

اوسکی عبارت نہین لکھی گئی - لیجیے نظم ہی کی سند سنیے اور اپنے غلط قول سے رجوع کیجیے -
رشید الدین وطواط ؎ مردان کارزار زبیم حسام او ٭ بر سر چو عورتان ہمہ معجر کشیدہ اند ٭
جناب حکیم صاحب اب کہان تک آنکھون پر دیوار اوٹہایئے گا اور اپنے ٹوٹے ہوئے گھر کو
بنایئے گا قولہ کیا یہ مصباح المنیر اعتبار مین صراح وقاموس سے الخ آپ کو مصباح منیر کا حال
معلوم نہین قاموس وغیرہ سے رتبے مین ہرگز کم نہین قولہ اوسمین جو کچھہ خلاف اونکے
لکھا ہے الخ جناب عالی اکثر ایک لفظ کے بہت سے معنی ہوا کرتے ہین کوئی لغت والا
صرف ایک دو معنی لکھتا ہے اور کوئی زیادہ لکھہ دیا کرتا ہے یہ تو تتبع پر موقوف ہے کیا صحاح
جوہری صراح و قاموس سے زیادہ معتبر نہین بہت سے معنی صراح وقاموس مین ایسے
ہین جو صحاح مین نہین تو کیا یہ کہا جاے گا کہ چونکہ صراح وقاموس والے نے صحاح کے
خلاف کیا ہے لہذا قابل تسلیم نہین اے جناب یہ آپ کیا کہہ رہے ہین قولہ اوسمین ہی تو
قیل کرکے لکھا ہے الخ اے جناب ہر جگہ قیل تمریضیہ نہین ہوتا قیل
للنسوة عورة لقبح النظر الیہا کے معنے یہ ہین کہ زن کو عورت اسلیے
کہا گیا ہے کہ اوس کی طرف نظر کرنا قبیح ہے جب لقبح النظر الیہا
قیل کی معقول دلیل موجود ہے تو پھر ضعف مقولہ چہ معنی دارد کسی ادیب
سے پوچھہ لیجیے قولہ قالب الخ جناب حکیم صاحب نے ایک جگہ منتخب اللغات مین لکھا ہے کہ
قالب بفتح لام ہے بکسر لام لغت مین نہین آیا - اور سعدی کے اس شعر کے بارے مین ؎
چون یکی زین چہار شد غالب ٭ جان شیرین برآید از قالب ٭ لکھا ہے کہ اختلاف توجیہ
ہے جسکا خلاصہ یہ ہوا کہ ایک جگہ لب بکسر لام پڑھا ہوا اور دوسری جگہ لب بفتح لام کہو گئے
ازاحۃ الاغلاط مین لکھا ہے کہ لغۃً بھی بکسر لام صحیح ہے اور استادون نے بھی استعمال کیا ہے
چنانچہ مصباح منیر منتخب اللغات منتہی الارب وغیرہ کا حوالہ بھی دیدیا ہے اور قاآنی کے
کچھہ شعر لکھے ہین جسمین قالب بکسر لام بندھا ہے - جب لغۃً بکسر لام ثابت ہے اور اساتذہ
نے بھی بکسر لام استعمال کیا ہے تو سعدی کے شعر مین اختلاف توجیہ کہنا کیونکر درست

قالب

۳۲

ہو سکتا ہے۔ چونکہ لغت کا بھی حوالہ تھا حکیم صاحب کچھ ہاتھ پاؤں ہلا نہ سکے جواب میں لغت کی نسبت تو منہ میں گھنگھنیاں بھر لیں چوں تک نہ کی سچ ہے ایک چپ ہیں سو بلائیں ٹلتی ہیں۔ مگر قاآنی کی نسبت وہی پرانا خیال ظاہر فرمایا قولہ قاآنی کے بارے میں تو یہ لکھتے ہیں کہ وہ قصائد وغیرہ میں بھی اختلاف توجیہ جائز نہیں رکھتا الخ اسی رسالے میں حضرت کے بارے میں ثابت کر چکا ہوں کہ متاخرین کے یہاں اختلاف توجیہ بالکل ناجائز ہے قولہ کیونکر معلوم ہوا کہ قاآنی اختلاف توجیہ جائز نہیں رکھتا الخ اوسکے کلام کی سیر سے معلوم ہوا کہ وہ اسکو جائز نہیں کہتا ورنہ بلبل کا قافیہ سنبل مندل کا قافیہ ساحل یا اس قسم کے اور قوافی کہیں نہ کہیں باندھتا اور باندھتا تو کیونکر کیا قاعدہ اجماعی کے خلاف کرتا قولہ شاید روح قاآنی کی اون سے خواب میں الخ پیری کہ دم ز عشق زند بس غنیمت ست قولہ حالانکہ ہزار جگہ کلام میں قاآنی کے یہ اختلاف پایا جاتا ہے الخ یہ آپ کا محض افترا ہے نظیریں تو پیش کیجیے قولہ مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم الخ متوفی کے نام کے ساتھ لفظ صاحب قبیح سمجھا جاتا ہے قولہ یہی شعر مثال میں لائے ہیں الخ جناب عالی جب نسخہ غالب بکسر لام صحیح ہے تو مولوی سعد اللہ مرحوم کیا محقق طوسی بھی اگر لکھ گئے ہوں کہ سعدی کے اس شعر میں اختلاف توجیہ ہے تو قابل سماعت نہوگا تتمہ یہاں ایک مزے کی بات سننے کے قابل ہے کہ جناب حکیم صاحب کہتے ہیں کہ غالب صحیح بفتح لام ہے بکسر لام نہیں آیا اور خود ہی اپنے دیوان دوم کی ایک غزل میں جسکا مطلع یہ ہے ؎

بحث کو وہ آئے جب مخاطب ہو گئے ٭ ہم کبھی اونکی طرف گہ اوسکی جانب ہو گئے ٭

یہ شعر فرماتے ہیں ؎

شوق اسے کہتے ہیں یکجا ہوتے ہی یکجان و دل ٭ دیکھ او سفاک یکجان و دو قالب ہو گئے ٭

بیچارے حکیم صاحب یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہاں اختلاف توجیہ ہے کیونکہ غزل میں تو خود بھی عدم جواز اختلاف توجیہ کے قائل ہیں پس یا تو تنقیح اللغات غلط ہے یا حضرت کا یہ شعر نادرست ہے اسکو بھی جانے دیجیے۔ حضرت نے اپنے رسالہ تذکیر و تانیث میں الفاظ ہموزن کی رعایت کی ہے یعنی مندل کو محمل توکل جنگل کے ساتھ اور بلبل کو سنبل وغیرہ کے ہم پلو لائے ہیں تو اب سنیے کہ غالب کو دو جگہ لائے ہیں ایک تو عقرب ثعلب وغیرہ کے ساتھ دوسرے مغرب وغیرہ کے ساتھ اور یہاں غالب کے نیچے بکسر لام بھی لکھ دیا ہے اب پوچھیے کہ اگر غالب

بکسر لام صحیح نہیں ہے تو مغرب وغیرہ کے ساتھ کیون لائے اور بکسر لام کیون لکھا جناب حکیم صاحب
جی مین کہئیے کہ عجب شخص سے کام پڑا ہے کہ کسی طرح دم لینے نہیں دیتا اگر مین کیا کرون مین نے
تو ازاحۃ الاغلاط محققانہ لکھی تھی کسی خاص شخص کی رد مین وہ رسالہ نہ تھا آپ نے خواہ مخواہ اوسکی
رد کیون لکھ ڈالی ہے عوض بوسے کے مین نے گالیان دین باکہ صاحب نے ہو ذرا انصاف تو کیجیے
نکالا کسنے شر پہلے ✤ قولہ کلمہ الخ جناب جلال نے لکھا ہے کہ یہ لفظ بسکون ثانی نہ لغات عربیہ میں
آیا نہ کلام فصیحان میں پایا بنا برین بسکون دوم عربی فارسی تو قرار نہیں دیا جاسکتا مگر ہندی سمجھا
جاتا ہے تم کلامہ بعبارتہ جب بسکون دوم ہندی ہوگا تو اردو مین بھی بترکیب فارسی لانا درست
نہوگا پس خواجہ وزیر کا یہ شعر ع کیا بے نقط سناتا ہے تیر او بان تنگ ✤ گویا یہ میم کلمہ دشنام
ہوگیا ✤ اور بحر کا یہ شعر ع کلمہ باطل سے جھنڈے پر نہ پڑھ ✤ قصہ منصور سن کچھ دھیان کر ✤
غلط ہوگیا تمین نے ازاحۃ الاغلاط مین جامی کے دیوان غیر منقوط کے دو شعر لکھے ہیں جسمین کلمہ بسکون
لام بندھا ہے قولہ باعتبار لغات عربیہ بتحریک لام صحیح لکھا ہے اور بسکون لام لکھا ہے کہ نہیں
آیا الخ جناب حکیم صاحب اس غپ شپ سے کام چلنے کا نہیں لغت کی تخصیص کیسی آپ نے
تو صاف لکھدیا ہے کہ فارسیون کے کلام مین بھی نہیں آیا قولہ اشہد ان محمد الرسول اللہ اکثر
عوام جسطرح محمد الرسول اللہ مع الف و لام لکھا کرتے ہین آپنے بھی لکھ دیا حالانکہ رسول اللہ مین
ترکیب اضافی ہے رسول پر الف لام داخل کرنا غلط ہے یون لکھنا چاہیے اشہد ان محمدا رسول اللہ
محمدا کی تنوین رے سے بدل کر رسول کے رے سے مدغم ہوگئی ہے۔ حضرت جلال سے یہی غلطی ہوئی
تعجب کی بات نہیں کیونکہ وہ قواعد عربیہ واملاے عربیہ کیا جانین مگر تعجب تو یہ ہے کہ جو شخص
کلمہ بھی صحیح نہ لکھ سکے وہ اپنے محقق ہونے کا ادعا کیون کرے قولہ کلمہ کو لغوی معنی پر بتحریک
لام صحیح لکھا ہے الخ آپنے تو عموما تغلیط کی ہے آپ کی کتاب مین لغوی کی قید کہان ہے اسکے علاوہ
اگر اصطلاحی معنون مین کلمہ بسکون لام صحیح ہے تو کیا باعتبار معنی لغوی صحیح نہوگا کیا نقل معنے
سے تغائر حرکات بھی ہوجاتا ہے جو شخص کچھ بھی طبع سلیم رکھتا ہوگا یہی کہے گا کہ جب کلمہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ کے معنون مین بسکون لام صحیح ہے تو معنی سخن گفتن بھی ضرور جائز ہوگا قولہ
کیفیت بہ تشدید یاے دوم کو جو تنقیح مین صحیح لکھا ہے الخ اللہ تیری پناہ - ایسی گھبراہٹ -

چور کی مدار ہی ہیں انکا جناب حکیم صاحب آپ نے کیفیت کی کچھ بحث تنقیح اللغات میں لکھی کہاں تک
کہ خواہ مخواہ شاخیں نکال رہے ہیں قولہ لاش الخ لاش یعنی تن مردہ کو آپ ہندی فرماتے ہیں
پس ترکیب فارسی جو مومن خان مرحوم نے اپنے کسی شعر میں اور حضرت تسلیم نے اس شعر میں سے
مرگئے بھی اسباب ہو نہ اسی مفر ہوتی نہیں ہے کفن تربرید لاش بشر ہوتی نہیں ہو استعمال کیا ہے
غلط ہو گیا خیال تو کیجیے کہ کوئی کہاں تک کان میں تیل ڈالکر بیٹھے - المختصر میں نے بہت لاشیں
کر کے قاآنی کے دو شعر جنمیں لاش بندہا ہے ازاحۃ الاغلاط میں لکھدیے ہیں قولہ کیا عجب ہے
کہ جو بہ تتبع اہل ہند اس لفظ کو قاآنی نے استعمال الخ یوں کیوں نہیں لکھا کہ کیا عجب ہے کہ
وہ کلیات جو چہپا ہے قاآنی کا نہو کسی ہندی نے بطبع اسکا نام داخل کر دیا ہو اور اگر وہ
کلیات قاآنی کا ہو بہی تو کیا عجب ہے کہ وہ دونوں شعر کسی ہندی نے لکھکر داخل کر دیے ہوں
نہیں نہیں کیا عجب ہے کہ آپ یہ جواب پینک میں لکھ گئے ہوں - قاآنی بیچارے نے تو خواب
میں بہی ہندوستان کو نہ دیکھا ہوگا تتبع اہل ہند کی ایک ہی کہی قولہ اگر ایک شاعر نے
ہزار کے خلاف الخ آپ نے جو جنگل کی فارسیت صرف ترکی ندیم کے شعر سے ثابت کی ہے تو
کیونکر مستند ہو سکتا ہے ع کچھ تو فرمایئے جواب اسکا * قولہ منصب بکسر صاد الخ تنقیح اللغات
میں لکھا ہے کہ بفتح صاد جو متعارف ہے صحت کے مخالف ہے ازاحۃ الاغلاط میں اسکا تدارک
کیا گیا ہے اور فارسیوں کا تصرف ثابت کیا گیا ہے اب جو جناب حکیم صاحب یہ جواب
دیتے ہیں کہ شعرا کے تصرفات سے بحث نہیں کی کیونکر تنقیح ہو سکتا ہے کیونکہ تنقیح کو دیباچہ میں علاوہ اسکے بھی
بیان کر چکے ہیں - اسکے علاوہ یہاں بہی تو لکھتے ہیں کہ بفتح صاد جو متعارف ہے صحت کے
مخالف ہے بہلا کہیے تو کہ جب تصرف فیہ ہے تو غلط کیوں ہونے لگا - غلط تو اوسوقت
ہوتا کہ تصرف فیہ بہی نہوتا قولہ منت الخ منت بمعنی عجز و خوشامد جیسا کہ ناسخ نے اس شعر میں
استعمال کیا ہے ع منت رضوان کرے کیا ناسخ اے باب علوم * باب جنت کو زبان
باب خیبر کہول دے * حکیم صاحب کہتے ہیں کہ سند ہے - میں نے ازاحۃ الاغلاط میں اسکی
فارسیت ثابت کر دی ہے قولہ دو شعر تو دو نہیں ہے قابل استناد کے نہیں کسواسطے کہ جن
شعرا کے یہ دونوں شعر ہیں وہ کوئی سخنوران معتبر و مشاہیر سے الخ ای جناب یہ مصرع

در اوضوان جنت گشته فردوریه ملک الشعرا میرزا کوچک وصال شیرازی کا ہے۔ مولانا وحشی نے جو شیرین خسرو لکھی ہے وہ ناتمام رہ گئی تھی میرزا کوچک نے اسکو تمام کیا ہے اوس مثنوی مین یہ مصرع موجود ہے میرزا کوچک کا کلیات جو ایران مین چھپا ہے اوسمین وہ مثنوی موجود ہے۔ اور یہ شعر سے ماہ من لطف کن باز خانہ برون آئی دمی + کہ بجان آمدم از منت دربانی چند + ملا فائض کا ہے جسکا حال شیخ المتاخرین علی حزین نے اپنے تذکرے مین لکھا ہے چنانچہ یہ شعر بھی اوس تذکرے مین موجود ہے **قولہ** مگر شعر امیر خسرو کا البتہ قابل استناد کے ہے الخ ہم لوگون کے لیے تو کلام خسرو بیشک قابل سند ہے مگر تعجب کی بات تو یہ ہے کہ شیخ علی حزین جو ایرانی ہے اوسکی نسبت تو حکیم صاحب لکھتے ہین کہ برسون ہندوستان مین رہے قابل استناد نہین اور امیر خسرو جو ہندی تھے اونکو قابل استناد لکھتے ہین۔ امیر اگر اوسکے قہقہے لگا لین تو کیا بیجا ہے۔ با اینہمہ اونکو مستند مان تو لیا الحمد للہ علی ذلک **قولہ** تو ایک سند کافی نہین ہو سکتی الخ اون دونون استادون کی نسبت قابل استناد ہونا مین ثابت کر چکا سب ملا کی مین سندین ہوئین **قولہ** نقاہت الخ حضرت جلال کو نفس صحت نقاہت مین کلام تھا ازاحۃ الاغلاط مین اسکی صحت کی سندین لکھی ہین **قولہ** وہان کیا سخافت نہین بڑھ سکتی الخ جسکو ہمدے انھین دی ہین وہ نقاہت ہی پڑھے گا نہ سخافت جو لکھا ہوگا وہی پڑھے گا۔ اور قاآنی کے شعر مین جو نقاہت بندھا ہے اوسکی نسبت حاشیے پر تشریح بھی موجود ہے **قولہ** افادۂ تاریخ مین الخ جناب حکیم صاحب نے ایک رسالہ فن تاریخ مین لکھا ہے جسکا نام افادۂ تاریخ رکھا ہے اپنی جبلی عادت کے موافق اوسمین بھی خواہ مخواہ جا بیجا استادون پر اعتراض جمائے ہین چنانچہ آپ نے لکھا ہے کہ فائق و غالب وغیرہ نے جو از نصیحت وغیرہ کہکے تعمیہ کیا ہے بیمحد ان کے نزدیک ناجائز و نادرست ہے مین نے ازاحۃ الاغلاط کے خاتمہ مین قدما کی تاریخون سے اس طریقہ کو ثابت کر دیا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ تعمیہ کی تعریف جو ارباب جمل نے کی ہے وہ تو ان تاریخون پر صادق ہے۔ اعتراض چہ معنی دارد۔ اب جناب حکیم صاحب کی چالاکی سنیے کہ مین نے قدما کی سند جو دی ہے اوسکو بالکل کھا گئے۔ اور صرف یہ پوچھتے ہین کہ ارباب جمل نے کہان لکھا ہے۔

۲۸

جناب حکیم صاحب آپ کہان کہان دیکھیے گا اور تو اور آپ کے معتمد علیہ صاحب غیاث اللغات بھی اسکے مجازی معنی معما گفتن کے لکھتے ہین اور آپ نے اوس سے استدلال بھی کیا ہے غور سے دیکھیے کیا معمے کے طور پر وہ تاریخین نہین کہی گئی ہین یا ان سب کو جانے دیجیے جب مین نے قدما کی تاریخون سے ثابت کر دیا ہے کہ اسطرح تعمیہ اون لوگون نے بھی کیا ہے جبتک آپ براہین قاطعہ و دلائل ساطعہ سے اسکا امتناع ثابت نہ کرینگے یہ طریقہ کیون ممنوع ہونے لگا - اور غالب وغیرہ کی تاریخین کیون غلط ہونے لگین اب ذرا سنبھل جائیے اور میرے سوال کا جواب دیجیے کہ تعمیہ کی دو قسمین زائد الاعداد و ناقص الاعداد قرار دے کر آپ نے اونکی تعریف مین جو ایسے ایسے قیود لگائے ہین جن سے آپ نے اس خاص طریقے کو نکالنا چاہا ہے فرمائیے کہ اسطرح کی تعریف کس کتاب مین لکھی ہے جناب حکیم صاحب خدا سے ڈریے - قدما کے کلام پر نظر نکرنا اور اپنے جی سے تعریف گڑھنا اور اوس تعریف کی رو سے اوستادون پر اعتراض جمانا کس مذہب مین درست ہے **قوله** اوستادی المعظم انتہی اوستادی المعظم کی ترکیب غلط ہے کیونکہ یہان عربی ترکیب ہے اور ظاہر ہے کہ اوستاد بواو و دال مہملہ عربی نہین فارسی ہے البتہ عربی مین استاذ بے واو اور بذال معجمہ ہے غرضکہ اوستادی المعظم کی جگہ استاذی المعظم لکھنا چاہیے یہ بڑی باریک غلطی ہے کہ اکثر حضرات اسمین لغزش کہا جاتے ہین اور آپ بھی کتنی جگہ اس رسالے مین لکھ گئے ہین **تنبیہ** از احقر الاغلاط مین تنقیح اللغات کے بارے مین جو کچھہ اعتراضات لکھے گئے ہین جناب حکیم صاحب کو انا ب شتاب جو جواب دینا تھا دیجئے مگر علبہ و عظمت کا ساکن الثانی ہونا جو خلاف زعم جناب ہے اوسمین ثابت کیا گیا ہے اوسکے بارے مین کچھہ نہین لکھا - مین نہین سمجھتا کہ ان دونون لفظون پر کیون مہربانی کی وہان بھی جواب دیدیا ہوتا آپ کے پاس تو سنبھل نسخہ موجود ہے کہدیا ہوتا کہ اس لفظ کی جگہ یہ لفظ ہے یا ایک شعر قابل سند نہین بہرکیف اب یہان سے از احقر الاغلاط کی اون تحقیقات پر جنکو تنقیح اللغات سے کچھہ تعلق نہین دل کی بھڑاس نکالنے کو کچھہ تنبیہ فرماتے ہین ÷ میرے دیوان مین کہان تسلیم جا ہے

اعتراض ÷ دیکھتا ہے نقطہ نقطہ دیدۂ بد بین عبث ÷ **قوله** ذوالفقار کو جو آپ بکسر فا غلط

غلط لکھتے ہین تو اوسکو بالکسر فصحا مین کون بولتا ہے الخ یہ عجیب اعتراض ہے کہ ڈرتے ڈرتے تمغے لگاتے ہین ای جناب مین نے کہان تغلیط کی ہے البتہ یہ لکھا ہے کہ خان آرزو و غیاث نوشتہ و ابلہ بکسر فا شہرت دارد و خطاست اور اگر تغلیط بھی کی ہے تو کونسا جرم کیا ہے۔ عوام بکسر فا بولتے ہین کوئی یہ تو نہین کہتا کہ جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی محقق نامور بکسر فا بولتے ہین اچھا آپ نے جو تنقیح اللغات مین جنگل بسیم اول و فتح ثالث کی تغلیط کی ہے فرمایئے تو کہ جنگل لکھنؤ کے عوام کے سوا کون بولتا ہے **قولہ** اور اوس تلوار کے الخ مین نے لکھا ہے کہ عوام جانتے ہین کہ ذو الفقار کے دو سر تھے۔ حالانکہ اصل مین ایک ہی سر تھا مگر مشہور ہے قول عامہ پر عمل کرکے دو سر باندھا ہے اب یون سمجھنا تھا کہ جسطرح عوج بن عوق کی جگہ حسب مشہور عوج بن عنق استعمال کیا گیا ہے۔ اوسی طرح اس ذو الفقار مین بھی قول عامہ پر عمل کیا گیا ہے یہ بھی ایک قسم کا تصرف ہے **قولہ** اور آپ ہی سند بھی اوسکی لکھ چلے الخ بندہ پرور نفس الامر مین اوسکے دو سر ہونے کی سند تو نہین لکھی ہے بلکہ شعر مین باندھنے کی سند تحریر کی ہے جو دعوی تھا اوسکی دلیل پیش کی ہے **قولہ** اب آپ اپنے شبہ کی سند مین بھی کوئی شعر الخ مہربان من شبہ کیسا اور شعر لکھنے کی ضرورت کیسی۔ اگر آپ کو اوسکے دو سر ہونے مین تامل ہے تو صاف کیون نہین فرماتے۔ عبارت عربیہ تو آپ سمجھ سکینگے تذکرہ نگارستان سخن جو فارسی مین ہے اوسی کا خاتمہ ملاحظہ فرمایئے آپ کی تشفی ہو جائیگی **قولہ** سہ الخ جو اکثر لکھنؤ والے سہ بہائے ملفوظ بروزن جمع و کہ و چہ بولا کرتے ہین ازاحۃ الاغلاط مین لکھا گیا ہے کہ سہ بہائے مختفی ہے و باظہار بولنا خطا ہے۔ اور خفائے ہا کی سب سندین لکھی ہین۔ اور پھر لکھا ہے کہ جہان یہ تینے تقطیع مین محسوب ہو جیسے ع دائم مہرو ماہ بر طوع سہ سپہر بہائے ملفوظ نہ پڑھو بلکہ حرکت سین کو اشباع کرو۔ تو ملاحظہ مین نے بیجا کیا لکھا ہے **قولہ** سہ کی ہا مظہرہ بیشک نہین الخ جب ہا ہے مظہرہ نہین تو بہائے ملفوظ بولنا درست نہوگا جیسے لالہ پیالہ کہ اسکو رہ و مہ کی طرح باظہار پڑھنا جائز نہین **قولہ** اہل پارس نے کہین اوسکی ہے کو ظاہر کیا ہے کہین نہ الخ مین پکارکے کہتا ہون کہ ہرگز ہرگز فارسیون نے اس ہے کا اظہار نہین کیا ہے جناب حکیم صاحب ایک جگہ بھی سہ کا قافیہ بہ تہ وغیرہ نہین دکھا سکتے۔ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم

سہ اسکی تحقیق ازاحۃ الاغلاط مین موجود ہے ۱۲ منہ

ساو قیمن قولہ یہان ایک عجیب حیرت انگیز بات لکھی ہے اگر جو آپ کی سمجھ مین نہ آئے وہ حیرت انگیز
بات سمجھیے ابھی فرہ کی بحث مین آپ کی حیرت دور کیے دیتا ہون قولہ فرہ اسکی ہے کہ اظہار
کو بھی آپ نے ایجناب حکیم صاحب بگوش دل سنیے کہ ہا کی دو قسمین ہین ہاے مختفی و ہاے
ملفوظ جسکو ہاے مظہرہ بھی کہتے ہین - ہاے مختفی جیسے مہرہ و شانہ و نشانہ و ہاے ملفوظ جیسے
راہ و ماہ و کوہ و شکوہ و بیہ و تیہ و مہ و شہ و گنہ و سیہ - ہاے مختفی کو ہاے ملفوظ کی طرح پڑہنا کسی
طرح درست نہین - جیسے اس مصرع مین ع دل مرا اک شمع رو پر شکل پروانہ ہوا * اگرچہ پروانے
کی ہے تقطیع مین محسوب ہے مگر حاشا کہ اسکا لہجہ شہ و رہ کی طرح بہاے ملفوظ ہو - اور یہی وجہ
ہے کہ پروانہ وغیرہ کو شہ و رہ کے قوافی مین نہین لاتے عروض والون نے صاف لکھہ دیا ہے
کہ اجتماع ہاے ملفوظ و ہاے مختفی معیوب ہے چنانچہ میر عطاء اللہ رسالہ قافیہ مین لکھتے ہین کہ از جملہ
عیوب غیر ملقبہ فارسی خلاف روایت در نظم خواجہ بلفظ و خان آرزو چراغ ہدایت مین لکھتے ہین
کہ ہاے مختفی را با ہاے ملفوظ نشاید قافیہ کرد کہ بوئی از ان ندارد بلکہ آن نشان فتحہ حرفی ست کہ
بزیر آن نویسند مثل آئینہ و سرمہ - ہان البتہ قدماے صاحب دخزین جسطرح سگ کا قافیہ شک
وغیرہ لاتے ہین اسیطرح ایک آدہ جگہ ہاے ملفوظ کے ساتہہ ہاے مختفی کا بھی اجتماع کیا ہے سعدی
سے بہرہ اگر شتاب کند بہرہ تو نیست * دل در کسی بند کہ دل بستہ تو نیست * فغانی سے چہ بارہا
کہ کردی با حریفان * نواز من غافل رسی گہ ز تو * زبان بستہ ز سوال تو سے عاشق * کہ دیگر
نشنود حرف نہ از تو * اور جسطرح سگ و شک کے قافیہ مین سگ کو بکاف فارسی اور شک کو
بکاف عربی پڑہتے ہین اوسی طرح باوجود اجتماع ہاے مختفی کو ہاے مختفی اور ہاے ملفوظ کو ہاے
ملفوظ پڑہتے ہین اس اجتماع کے سبب سے لہجہ کا تغیر نہین کرتے جب یہ تمہید سن چکیے تو اب
بگوش ہوش سنیے کہ اکثر لکھنو والے فرہ کو سیہ و گنہ کی طرح بہاے ملفوظ بولا کرتے ہین اسی
سبب سے از احد الاغلاط مین لکھا گیا ہے کہ فرہ بخفاے ہا ست و باظہار خطا ست اسکے بعد
بہت سے شعر لکھے گئے ہین جسمین فرہ بسبب تقبیل بند ہا ہے جس سے ہاے مختفی ثابت ہوتی ہے
جب اون شعرون سے فرہ بہاے مختفی ثابت ہو گیا تو بہاے ملفوظ پڑہنا جائز نہوگا - چنانچہ
آپ کے معتمد علیہ صاحب غیاث بھی سراج العروض مین ہمہ و رمہ کے بارے مین لکھتے ہین کہ

حرف ہا کہ در امثال این ہر دو کلمہ می نویسند محض برای اظہار حرکت ما قبل اوست و بتلفظ در نمی آید - اب رہی ہاے ملفوظ تو باستثناے کلمہ دہ گرانا جائز نہیں عرفی شیرازی نے جو ایک جگہ ابلہ کی ہے گرادی ہے اکثر اکابر نے طعن و تشنیع کی ہے - خزانہ عامرہ میں اسکا ذکر موجود ہے اور کلمہ دہ بہاے ملفوظ و مختفی دونوں طرح آیا ہے - خاقانی سے چو سی شبہ ناچیز شد خیال اعور + چو روز یازدہ ساعت کمال یافت ضیا + قاآنی سے چون منظر دہ رخشان ز سباحت فربہ + لیک تن شان ز نقاہت چو مہ تو لاغر + ان دونوں شعروں میں دہ بخفاے ماندہ ہے اور بہاے ملفوظ دہم یازدہم سیزدہم وغیرہ سے تو ثابت ہی ہے اوسکا کیا ذکر - اور خان آرزو بھی چراغ ہدایت میں لکھتے ہین کہ ہاے لفظ دہ ملفوظ و مختفی ہر دو آمدہ - جب یہ سب سن چکے تو اصل مطلب ملاحظہ فرمایئے کہ فرہ کی تین صورتین ہین ایک یہ کہ یہ لفظ تقطیع مین دو حرفی محسوب ہو وہان رے کی حرکت دبی زبان سے پڑھتے ہین جیسے ع ستم ست بر نگاہم فرہ را نقاب کردن + دوسرے یہ کہ سہ حرفی محسوب ہو مگر مضاف یا موصوف واقع نہو تو جسطرح کہ دل بحالت اضافت جب سہ حرفی محسوب ہوتا ہے اوسوقت لام کے کسرے کو اشباع کرتے ہین جیسے ع دل عاشق بزنگ برق تڑپا + اوسی طرح فرہ کے رے کی حرکت کھینچ کے پڑہینگے جیسے ع ہوگئی نوک فرہ نشتر مجھے + یہی اشباع حرکت رائے فارسی اس ہے کا محسوب ہوتا ہے تیسرے یہ کہ مضاف یا موصوف واقع ہو وہان اس ہے کو ہمزہ سے بدل دینگے جیسے ع فرۂ یار نوک پیکان ہے + ع تیر فرۂ جگر شگاف ش + اسی طرح اکثر الفاظ ہاے مختفی والے اونکی بھی یہ تینون صورتین ہین مگر دو حرفی لفظ والی ہاے مختفی کبھی ہمزہ سے نہین بدلتی جیسے سہ چیز کہ نہ آمدم بر سر مطلب کہ سہ و فرہ کے بارے مین جو مین نے یہ لکھا ہے کہ انکو بہاے ملفوظ پڑہنا جائز نہین اسکی صحت مین کوئی کلام نہین - اب جناب حکیم صاحب جو فرہ کی ہاے ملفوظہ کی نظیرین پیش کرتے ہین اونکو ملاحظہ فرمایئے اور افسوس کیجئے کہ محقق نامور ہونے کا تو دعوی ہے اور بفضلہ سن رسیدہ بھی ہین مگر ابھی تک ہاے مختفی وہاے مظہرہ کی اصطلاح سے واقفیت نہین ساری کتاب پڑہ گئے زلیخا مرد ہے یا عورت قولہ نظیری کہتا ہے سے نظر دلیر شد تا فرہ بہ پیش آمد + حجاب اگر بر گاہ است

٣٢

۳۳

کوہ الوند ست ؂ آئی خرالابیات - بھلا دیکھیے تو کہ یہان کیا فرہ گندوسیہ وغیرہ کے قافیہ مین ہاے
جو آپ ہاے مظہرہ کی سمجھ مین لاے ہین - بندہ نواز اگر آپ ہاے مظہرہ اوسکو جانتے ہین
جو تقطیع مین محسوب ہو تو غلط بلکہ اغلط ہے - کیونکہ ہاے مختفی کی سند لوگون نے لاا یبالیہ
شانہ نشانہ وہی ہے خیال تو کیجیے آپ کے خیال کے موافق بغیر موزون کیے کیونکر مختفی و غیر
مختفی کا حکم دے سکتے ہین کیونکہ جتنی ہاے مختفی کہ علامت فتحہ ما قبل ہے سب تقطیع مین
محسوب ہو سکتی ہے - اور خان آرزو نے جو کلمہ بوہ کی نسبت یہ لکھا ہے کہ ملفوظ و مختفی ہر دو
آمدہ اسکی تخصیص غلط ہوئی جاتی ہے - اسکے علاوہ صاحب فرہنگ جہانگیری لکھتا ہے کہ
کہ بدانکہ حرف ہا دو گونہ بود ظاہر کہ آنرا ملفوظ نیز خوانند - و مختفی - اما ہاے ملفوظہ خواہ ما قبل
آن مفتوح باشد خواہ مضموم خواہ مکسور در جمیع بحال خود ماند مانند رہ و چہ و دانندہ ہا
وگرہ ہا و زرہ ہا و در تصغیر مفتوح گردد مثل گرہک و اندہک و در اضافت مکسور چنانچہ
رہ من ؂ اندہ تو زرہ او اسکے بعد ہاے مختفی کی مثالین دندانہ دستہ گوشہ نت نہ
زبانہ گفتہ سفتہ شگفتہ سالہ ماہہ روزہ شبہ جامہ خامہ بندہ شگوفہ وغیرہ لکھکے لکھا ہے در این
ہا ات غیر ملفوظ و مختفی در جمع از کتابت ساقط شود چون جامہا و خامہا و بندہا و شگوفہا
و در اضافت بہمزہ ملینہ تبدیل یابد مانند جامہ من و خامہ تو و در تصغیر بکاف عجمی بدل شود
مثل جامگک و خامگک - اب خیال تو فرماییے کہ فرہ مین ہاے مختفی کے احکام پائے
جاتے ہین یا ہاے ملفوظہ کے ؂ گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ؂ از شما یک تن نشد ہموار
جہ ؂ قولہ ہزار جگہ آپکے اوستاد جناب تسلیم اور اونکے اوستاد جناب نسیم دہلوی کہ
گئے ہین الخ - ہرگز ہرگز جناب تسلیم و نسیم فرہ کو سیہ وغیرہ کے قوافی مین نہین لائے
البتہ ان لوگون نے فرہ کی ہے تقطیع مین لی ہے جسکا مین منکر نہین ہون تو یہ کہتا ہون
کہ فرہ بروزن سیہ غلط ہے قولہ پارس الخ مین نے لکھا ہے کہ پارس بسکون را ہت
آیا ہے اور بحرکت ادشاد و مترشد ہا ہے دونون کی مثالین بہی دی ہین تنبیہ پہلے تو
ذوالفقار پر آپ نے شبہ کیا پھر سیہ پر پھر فرہ پر اب جو پارس پر اعتراض کرتے ہین کہان تو
آپ فصل النسیم مین تھے کہان فصل البہار الفارسی مین جا پڑے از شتت و پریشانی کا

کوئی ٹھکانا ہے مہربان من پہلے پارس کے متعلق لکھتے ہو سہو فرد کے بارے ہین جس ترتیب سے ازاحۃ الاغلاط مین ہے اوسی ترتیب سے آپ بھی اوپر شکوک ظاہر کرتے **قولہ** مولوی صاحب تجریک را کو بھی صحیح جانتے ہین الخ بیچارے مولوی صاحب کیا آپ کے معتمد علیہ صاحب غیاث اللغات بھی لکھتے ہین کہ یک حرف این لفظ کہ رای مہملہ باشد اکثر از وزن زائد می آید وساکن می باشد۔ اکثر کی قید صاف کہتی ہے کہ کبھی یہ رے متحرک بھی ہوتی ہے **قولہ** اوسکی مثال ہین کسی گمنام شاعر کا یہ شعر لائے ہین الخ جناب حکیم صاحب یہ تو مین جانتا ہون کہ آپ نے لکھی ہے تو ضعف بصارت کی شکایت ہے مگر بفضلہ تعالی ابھی ایسا نہین کہ آپ کتب بینی سے بالکل عاجز ہون ملاحظہ تو فرمائیے کہ ازاحۃ الاغلاط مین صاف لکھا ہوا ہے کہ بابت سند برین چند ابیات حکیم قاآنی نقطۂ انتخاب زدم۔ پھر بھی آپ گمنام شاعر کا شعر بتاتے ہین۔ اے جناب وہ بھی قاآنی کا شعر ہے سہ گرنہ بیند بروز شپرہ چشم ✣ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ✣ **قولہ** بجاے پارس فارس فی ہے کیون تر پڑہیے الخ خدا نے مجھے آنکھین دی ہین پارس کو فارس کیون پڑہنے لگا جو لکھا ہو گا وہی پڑہونگا اسکے علاوہ اگر پارس نہین فارس ہی۔ جب فارس کی رے متحرک ہوگی تو پارس کی رے کیون متحرک نہوگی اور جب پارس بسکون را ہے تو فارس کیون بسکون را نہوگا۔ اوسی پارس کی پے فے سے بدل گئی ہے۔ دیکھیے فارس بھی دونون طرح آیا ہے۔ حرکت را کو تو آپ خود تسلیم کرچکے ہین رہا سکون اوسکی مثال ملاحظہ ہو قاآنی سے رسال وپنج مہ ایدون رود کہ بندہ بفارس ✣ شنودہ درعوض مدح قدح نادان را ✣ **وَلہ** ای اہل فارس مژدہ کہ از فضل روزگار ✣ آمد بملک پارس امیر بزرگوار ✣ **قولہ** مگر مولوی صاحب کو تحقیق سے بہرہ ہی نہین الخ آپ کی گیدڑ بھبکیان دیکھتے جائیے **قولہ** بالفرض اگر پارس کو بجاے فارسی ہی پڑہیے تو سوق مصرع کا اسپر دال ہے کہ یون پڑہیے کہ ع ز دجلہ تالب جیحون ز طوس تا سرپارس ✣ الخ کلیات قاآنی جو طہران وغیرہ مین چھپا ہے اوسمین یون ہے سہ ز دجلہ تالب جیحون ز طوس تا پارس ✣ ز پارس تا در تشویشی زرشت تا شستر ✣ جناب حکیم صاحب خاقانی نظامی ظہیر سعدی

کے کلام پر اصلاح دیتے مجھے ہیں بیچارہ قاآنی بچا ہوا تھا اوسپر بھی آپ نے ہاتھ صاف کیا کہ تا یارس
کی جگہ تا سر یارس بنا دیا جس سے رے ساکن ہوگئی۔ مگر نہ تلفظ سمجھتے ہیں نہ معنی کا خیال کرتے ہیں
بے سمجھے بوجھے اصلاح دینے پر مشتاق ہیں پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ اہل زبان از بمبئی تا کلکتہ رفتم
بولتے ہیں یا از بمبئی تا سر کلکتہ رفتم کہتے ہیں۔ اسکے علاوہ اسمیں جو ایک نکتہ ہو وہ فوت ہو گیا
اس معنے کی تشریح سنئے کہ یارس اس شعر میں دو جگہ بندھا ہے اگر ایک جگہ یارس بسکون را رہیگا
اور دوسری جگہ بحرکت را تو تکرار فی اللفظ نہ رہیگی مگر سر کے بڑھانے سے ناحق تکرار ہوئی جاتی ہے
اگر ارشاد ہو تو اور بھی بال کی کھال کھینچ دوں سنئے کہ اس شعر میں صنعت موازنہ کی رعایت
کی گئی ہے۔ پہلے مصرع میں چار نام لکھے دجلہ لب جیحون۔ طوس یارس اسی طرح دوسرے
مصرع میں بھی چار نام رکھے۔ یارس درشوشی رشت شستر پہلے مصرع کے ٹکڑوں کو
دوسرے مصرع کے ٹکڑوں سے مقابلہ کیا ہے یعنی ز دجلہ تا لب جیحون کو ز یارس تا درشوشی
سے اور ز طوس تا یارس کو ز رشت تا شستر سے۔ اس طرح کہ دجلہ کے مقابلے میں یارس اور
لب جیحون کے مقابلہ میں درشوشی اور طوس کے مقابلہ میں رشت اور یارس کے مقابلہ میں
شستر لایا ہے جیسا کہ ان شعروں میں خاقانی نے رشک نظم من خورد خسان تا بت رہ گذر +
دست نثر من زند سحبان ز اہل افتابہ مختاری نے کوہ از سیاست تو برافتد ز لرزہ +
چرخ از ریاست تو در آمد بہ سنگ آب + ان دونوں شعروں میں مصرع اول کے ٹکڑے مصرع ثانی
کے ٹکڑوں کے ساتھ مقابلہ کیے گئے ہیں المختصر قاآنی کے شعر میں اگر تا سر یارس ہوگا تو شستر
کا موازنہ دجلہ یا جیحون میں غوطے کھانے لگے گا۔ انصاف کیجیے کہ کیسے نکتہ کی بات بتائی یوں
جناب حکیم صاحب کے ذہن مبارک میں حشر تک نہ آتا۔ اے میرے قدردان ناظرین حضرت
جلال کی تحریر نفوس سے تو دل پکا پھوڑا ہو گیا ہے آپ لوگ کیہ تو جواب کی انصاف سے دیکھیے
اور زخم پر مرہم لگائیے۔ جی میں آتا ہے کہ جناب حکیم صاحب کی اصلاح اور اپنا جواب
زبان فارسی میں لکھکر ایران بھیجدوں کہ وہاں کے حضرات بھی ملاحظہ فرمائیں **قولہ**
کاتب کی سہو سے سر کا لفظ رہ گیا تھا اھ کیونکہ آپ نے قاآنی کے ہاتھ کا لکھا مسودہ
دیکھا ہے اوسمیں لفظ سر موجود تھا کاتب نے جسوقت غلطی کی اوسوقت بھی آپ موجود

تهے واسدآپ نے تو لکہنو کو بدنام کیا قولہ اب رہا یارس یہ بحریک رامعنی سنگ معروف الخ
حضرت امیر لکہنوی نے ایک ترکیب بند مین یہ مصرع کہا ہے ع تا آہن آیار ی پارس سے زر بنے
صاحب طومار اغلاط نے اعتراض کیا ہے کہ پارس ان معنون مین فارسی نہین ہندی ہے۔
تالیف ازاحۃ الاغلاط کے زمانے مین ایک پرانی قلمی بیاض نظر سے گذری جسمین مختلف
اوستادون کے متفرق اشعار تہے۔ اوسمین ایک قطعہ تہہ جسمین پارس ان معنون مین بندہا تہا
عنوان قطعہ پر نام و نشان شاعر بہی لکہا تہا مگر نام اچہی طرح پڑہا نہ گیا مگر اتنا ضرور معلوم ہوا کہ
کسی شاعر سبزوار کے یہ شعر ہین۔ چونکہ تالیف مین دیانت بہت ضرور ہے اور پارس بمعنے
سنگ مخصوص کا اسقدر پتا ملگیا تہا۔ مین نے ازاحۃ الاغلاط مین یہ عبارت لکہدی کہ پارس
بمعنی سنگ معروف گویند کہ ہندی ست در کتب لغات اثری ازان یافتہ نشد و ازاہل زبان
ہم مسموع نشدہ و در کلام اہل عجم ہم بنظر نہ گذشتہ مگر در کتابی قطعہ بنام یکی از شعرای سبزوار
آوردہ بود در ان این دو بیت یافتہ شد سے گویند کہ آہن شود از صحبت پارس ٭ زر این
سخنے ہست کہ افتادہ در افواہ ٭ پارس نبود ہیچ بجز مردم بخرد ٭ آہن نبود ہیچ بجز مردم خودخواہ
اب آپ ہی لوگ انصاف کیجیے کہ نہ تو مین نے اسکی فارسیت کا ادعا کیا نہ یہ لکہا کہ منکرین
خواہ مخواہ اسکو فارسی تسلیم کرلین جہان تک اس لفظ کا پتا ملا تہا اپنے منصب کے موافق
لکہدیا۔ اب جناب حکیم صاحب بقراط زمان کی مہذبانہ تقریر سنیے قولہ ایک کتاب مین
ایک شاعر سبزوار کا پتا ایسا ہے جیسا کہ ساون کا کوئی مشہور ہے اور جبہی سبزوار کا نام
بہی الخ ؎ عوض بوسے کے مین نے گالیان دین یا کہ صاحب نے ٭ ذرا انصاف تو کیجے نکالا کسنے
شہر پہلے ٭ واقعی ساون کے اندہے کو ہرا ہی ہرا سوجہتا ہے۔ جسکو ضعف بصارت کی شکایت ہے
اوسی پر یہ مثل صادق آئے گی۔ بہرکیف جناب حکیم صاحب سے کوئی اتنا تو پوچہے کہ بیچارے
شوق نے تو اسقدر پتا ہی دیا ہے کہ کسی شاعر سبزوار کے یہ شعر ہین قلمی بیاض کا کوئی نام
نہ تہا نام کیا لکہتا۔ شاعر کا نام مشکوک لکہا تہا نام کیا بتاتا مگر آپنے جو اسی تنقیح مین شب
برات کی سند مین لا ادری لکہ کے ایک رباعی لکہی ہے۔ لا ادری کے معنی تو یہ ہوے کہ مجہے
معلوم نہین کہ کس شاعر نے یہ رباعی کہی ہے اس سے تو یہ بہی معلوم نہوا کہ اسکا شاعر لکہنو کے

منصور نگر کا رہنے والا ہے یا بنگالے کے اسلام آباد کا اور ادریب کے بارے مین لکہتے ہین کہ اس
لفظ کا ان لغات متعارفہ اور فرہنگہاے معروفہ مین تو پتا نہین لگتا مگر ایک محقق زبان
دری سے معلوم ہوا کہ یہ لغت دری ہے اور ادریب بضم اول بغیر واو اور دال مکسور و یاے مجہولہ
صحیح ہے پس بفتح اول اور مع الواو غلط ٹہرا انتہی خیال تو فرمایئے کہ پارس بمعنی سنگ معروف
کے بننے سے ادریب کا یہ نام ہے بلکہ وہان تو ایک عذر تہا آپ نے نام کیون نہین بتایا۔
نہین نہین ہمارے محقق دری کی پردہ دری ہو جاتی تنبیہ کسی لفظ کی سند مین جو شاعر
گویند یا لا اعلم وغیرہ لکہ کے شعر لکہدیا کرتے ہین اوسکا فائدہ یہ ہے کہ بعض لوگون کو وہی شعر
مع نام شاعر یاد ہوتا ہے مگر ذہن کو انتقال نہین ہوتا کہ اسی شعر مین فلان لفظ کی سند موجود
ہے جب اوسکو یاد دلایا جاتا ہے تو متنبہ ہو جاتا ہے اور چونکہ اوسکو نام شاعر معلوم ہے اوسکے
نزدیک وہ سند مستند ہو جاتی ہے اور ورون کے سامنے وہی شعر بحوالہ شاعر سند مین پیش
کرتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ اکثرون کو شاعر کا پتا ملجاتا ہے **قولہ** الحاصل پارس بمعنی سنگ معروف
ہرگز فارسی نہین انتہی۔ رسی جل گئی اینٹہن نگئی۔ سیکڑون جگہ زک اوٹہا چکے ہین پہر بہی
باز نہین آتے۔ آپ کی تو جبلی عادت ہے کہ جہان سند مین ذرا بہی ضعف پاتے ہین بخلاف
انکار کر جاتے ہین۔ اور نہین جانتے کہ شوق کے سامنے سمجہ بوجہکر منہ کہولنا چاہیے پہلے
تو مین نے اسکی فارسیت کا ادعا نہین کیا تہا۔ مگر آپ کی خاطر سے مجہے پہر ورق گردانی و
دماغ سوزی کرنا پڑی۔ دیکہیے ہرگز فارسی نہین کہنے کا کیسا مزہ چکہاے دیتا ہون
رقعات عالمگیری کے رقعہ ۴۴ مین یہ عبارت کہ تما سنگ پارس دارید موجود ہے۔
آپ فرمائینگے کہ عالمگیر قابل سند نہین خیر اسکو جانے دیجیے شافی تکلو ‌ؒ کہتے ہین کہ پارس
آشنا شد ❊ فی الحال بصورت طلا شد ❊ خورشید نظر چو کرد بر سنگ ❊ تحقیق کہ لعل بی بہا
شد ❊ **قولہ** فکر ایک دفعہ لکہنؤ کے ایک مشاعرے مین ایک بزرگ نے غزل پڑہی
جسمین فکر بحرکت کاف بندہا تہا مشاعرے والے اسکو غلط سمجہے۔ کوئی منہ دیکہنے لگا اور کوئی
نظر کیا خوب کہ او ٹہا۔ مین نے دو چار معترضین سے جو آس پاس بیٹہے تہے کہا کہ غلط نہین
یہ فکرت کی جمع ہے۔ کیونکہ جو اسم فعلۃ کے وزن پر ہو اوسکی جمع فعل بکسر فا و فتح عین

درست ہے جیسے ہمت کی جمع ہمم فرقہ کی جمع فرق قیمت کی جمع قیم - ادن لوگون نے کہاکہ گو
قاعدہ درست ہو مگر کسی اوستاد نے استعمال نہیں کیا - چونکہ ناحق ہٹا ہٹی مین ٹھائین
ہوتی مین جیب ہوگیا - ازاحۃ الاغلاط مین اونکے خیال کے ابطال کیلیے یہ لکھدیا کہ
فکر بکسر فا و فتح کاف زعم اکثر انست کہ خطاست وخندہ زنند کہ این لہجہ سو فیان لکھنوست
وندانند کہ اساتذہ استعمالش کردہ اند بہر سند کے دو شعر لکھے - اب جناب حکیم صاحب کا
اعتراض سنیے کہ فکر بفتح کاف کو لفظ مفرد مولوی صاحب سمجھتے ہین - حالانکہ مین نے مفرد
وجمع سے کچھہ بحث نہین کی ہے اور نہ یہ لکھا ہے کہ قاعدہ درست ہے یا نادرست اسکو کیا
لکھتا غیاث ایسی سند اول کتاب مین موجود ہی ہے - البتہ استعمال اساتذہ کی سند نہ
تہی مین نے کچھہ شعر لکھدیے - مین نہین سمجھتا کہ حکیم صاحب کیونکر سمجھے کہ مین فکر بفتح کاف
کو مفرد جانتا ہون - آپ رجم بالغیب بہی کرتے ہین **قولہ** مفرد سمجھکر لفظ کو غلط کیے دیتے
ہین الخ بیچے مین فکر بفتح کاف کو صحیح کرتا ہون یا غلط - محفل بر ہی کہ شنبیس خدا جانے
حکیم صاحب کیا سمجھتے ہین اور کیا کہتے ہین **قولہ** ہان قاآنی کا اگر مولوی صاحب کے
قصبہ مین گذر ہوتا الخ ؎ دیکھیے باہم نیاز و ناز یہ کیونکر ہے ٭ مجکو حجب رہنے کی عادت
اونکو خود شنام کی ٭ **قولہ** والہ الخ مین نے لکھا ہے کہ والہ بروزن کارہ صیغہ اسم فاعل
ہے اور والہ بروزن لالہ فارسیون کا تصرف ہے - اور دو شعر سند مین لکھے گئے ہین **قولہ**
ہیچمدان کہتا ہے الخ اے جناب یہ ہیچمدان سنتے سنتے جی گھبرا گیا - اپنے زعم کے موافق ہمہ دان
کہیے **قولہ** کیا ضرورت ہے کہ اس شعر کو قاآنی کے مسجع ہی کہیے الخ اے جناب نہ تو آپ کتاب
دیکھتے ہین اور نہ کچھہ سمجھ رکھتے ہین پھر کیون خواہ مخواہ دخل در معقولات کیے جاتے ہین بندہ نواز
اس شعر کو مسجع کہنا بہت ضرور ہے قاآنی نے وہ قصیدہ جسمین یہ شعر ہے صنعت مسجع ہی مین
لکھا ہے چنانچہ چند شعر تعریف ابر کے لکھے جاتے ہین ؎ چو چشم اہرمن خیرہ چو روے زنگیان
تیرہ ٭ شدہ گفتی ہمہ چرہ مغزش علت سودا ٭ ؎ شبہ گون چون شب غاسق گرفتہ
چون دل عاشق ٭ باتشک دیدۂ وامق برنگ چہرہ عذرا ٭ ؎ نقش با قیر آلودہ دنش
از شیر آمودہ ٭ برون برسم سودہ درون پر لولوے لالا ٭ ؎ بدل گلشن بتن زندان -

گئے گریبان لیے خندان + جو در بزم طرب رندان زشور نشئہ صہبا + ستے جو دردی بر ہوا رفتہ
جو دو بوی مست از شگفتہ + زوہ بس گرد نا سفتہ زمستی خیرہ بر جا را + اب بیت تشابع قافیہ
سے قبل کے دو شعر بھی لکھے دیتا ہون ستے امام نامن ضامن حریمش چون حرم آمن + زمین
از جرم او ساکن سپہر از عزم او پویا + ستے نہال باغ علیین بہار مرغزار دین + نسیم روضۂ
علیین شمیم در خطہ + اسی کے بعد یہ شعر ہے ستے سحاب عدل را ژالہ ریاض شرع را لالہ +
خرد رہبر او را والہ روان از مہر او شیدا + اب خیال تو کیجیے کہ اس شعر کے صحیح ہونے سے انکار
کرنا اور ژالہ کو لالہ کا صحیح نہ ٹھہرانا کسقدر جہالت ہے **قولہ بالفرض الخ** اے
جناب والا سجع کی کئی قسمین ہین او نمین سے ایک قسم یہ ہے کہ کسی خاص نظم مین تین سجع
ہون اور چوتھا اصل قافیہ ہو- اور جسطرح شعرا کے نزدیک اختلاف توجیہ و اختلاف ردی
ناجائز ہے اوسی طرح اس سجع مین بھی یہ اختلاف بالکل ناجائز ہے اگر آپ کو کلام ہے تو
متاخرین مین سے کسی کا کوئی شعر ایسا پیش کیجیے جسمین اختلاف توجیہ و اختلاف ردی دونون
ہون - متاخرین تو متاخرین آپ قدما مین سے بھی کسی کا کوئی ایسا شعر جسمین کار و مرہ وغیرہ
کا قافیہ لالہ پیالہ بندھا ہو قیامت تک دکھا نہین سکتے ستے ہرزہ مشتاب و پے جادہ شناسان
بردار + ایکہ در راہ سخن چون تو ہزار آمد و رفت + **قولہ لما لا یخفے علی ماہر فن القافیہ** یہان
ایک غلطی ہے کہ سجع فن قوافی سے نہین ہے بلکہ علم بدائع سے ہے ماہر فن القافیہ کی جگہ ماہر
علم البدائع کہنا چاہیے کیونکہ بحث سجع مین آ پڑی ہے نہ قافیہ مین **قولہ** اوسکی تغلیط و تصحیح سے
ہمکو کچھ سروکار نہین الخ جب آپ کو کچھ سروکار نہین تو مجھے بھی کچھ ضرور نہین کہ بیکار تضیع اوقات
کرون **قولہ** مگر رمضان کو اس تصرف نے علیحدہ کیا ہے اسکا سبب نہ معلوم الخ بندہ پرور رمضان
کو تصرف سے مستثنا کہان کیا ہے ازاحۃ الاغلاط کی عبارت تو بآواز بلند کہتی ہے کہ رمضان
مین بھی سکون حرف ثانی جائز ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ رمضان بالتحریک فصیح و مستحسن ہے
اسکا سبب یہ ہے کہ یہ لفظ لاکھون جگہ بالتحریک ہی مستعمل ہوا ہے جو چیز جسطرح کثیر الاستعمال
ہو اوسی طرح باندھنا مستحسن ہے بخلاف کلمہ و نمرہ وغیرہ کے کہ یہ الفاظ فارسیون کے کلام مین
بہت کم آئے ہین اور اگر آئے بھی ہین تو بسکون ثانی و بحرکت دوم دونون طرح آئے ہین

قولہ بحیثیت نعت سکون اوسط کو غلط لکہا ہے مگر از تصرفات شعرائے پارس اور ہند لکہا ہے الخ اگر وہ لوگ جنمین آپ بہی داخل ہین صرف لغۃ تغلیط کرتے تو ہر کسیکو کلام کیا ہوتا۔ آپ اپنی تنقیح اللغات تو دیکہیے کہ ترکہ بسکون را کو ہندی قرار دیا ہے جسکا مطلب بہ تصریح دیباچہ تنقیح اللغات یہ ہوا کہ معرب نہین ثمرہ بسکون میم معرب ہوتا تو درکنار ہندی ہونے مین بہی آپ کو تامل ہے حالانکہ آپ خود دیوان اول کے ایک ترجیع بند مین کہتے ہین ع ثمرہ شتاب دے مری نخل مراد کا ✤ اور مثنوی گلزار نسیم کی حمد کا یہ شعر تو معروف و مشہور ہے ؎ ہر شاخ مین ہے شگوفہ کاری ✤ ثمرہ ہے قلم کا حمد باری ✤ درجہ بسکون دوم کو بہی ہندی قرار دیا ہے غلبہ بسکون لام کو تو آپنے بالکل ہی غلط کر دیا ہے حتی کہ ہندی ہونے سے بہی انکار کیا ہے کلمہ بسکون ثانی کو بہی صرف ہندی ٹہرا دیا ہے غرض کہ آپ کے جی مین جو آیا میدان سخندانی پا کے بے سمجہے بوجہے لکہ گئے اور سیکڑون الفاظ غلط کر دیے۔ اور ضمناً لاکہون اساتذہ پر اعتراض جما دیے۔ اب کوئی کچہ کہتا ہے تو ناک بہون چڑہاتے ہین ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ✤ **قولہ** از تصرفات پارس اور ہند الخ اسمین ایک فاحش غلطی ہے کہ کلمۂ او در حرف عطف ہندی ہے۔ ہند کو پارس پر عطف کرکے تصرفات کا مضاف الیہ بنانا بالکل غلط ہے پارس و ہند کہنا چاہیے **قولہ** خاک آپ نے ابطال الخ ابطال تو ایسا ہوا ہے کہ آپ ہی کا جی جانتا ہوگا اور استادون کی روح خوش ہوتی ہوگی **قولہ** وہی چہوٹا منہ بڑی بات کہیے شاید آپ سرخرو ہونا چاہتے ہین آپنی اس عبارت مین بفقط کہیے حاشا کہ کسی طرح صحیح ہو محض بے جوڑ ہے اگر کہیے کہ اسکا مفعول بڑی بات ہے تو فرمایئے کہ چہوٹا منہ کدہر جائے گا غرض کہ یہان مثل کے استعمال مین بڑی چوک ہو گئی ہے یون لکہنا تہا کہ چہوٹا منہ بڑی بات۔ شاید ایسی ایسی باتین کہکے آپ سرخرو ہونا چاہتے ہین **قولہ** ان چند سطرون کو ملاحظہ فرمائین الخ مولوی صاحب تو اچہی طرح ملاحظہ کر چکے اور لکہنو والون نے دیکہکر خوب خوب سمجہ لیے۔ غالباً اور حضرات بہی آپ کا جواب کاغذی ناؤ جانتے ہونگے **قولہ** اور مولوی صاحب ہمکو جو کہین گستاخی ہو گئی ہو معاف کرین الخ انداختہ الاغلاط نہایت مہذب سے لکہی گئی ہے مگر تعجب ہے کہ آپ اس رسالے مین جابجا غیر مہذب کلام لکہ گئے طرہ یہ کہ یاد دلاتے ہین زخم دادن و نمک پاشیدن باانہمہ جب آپ عفو چاہتے ہین تو خیر

بحیثیت نعت سکون اوسط کو غلط لکہا ہے مگر از تصرفات شعرائے پارس اور ہند لکہا ہے [illegible]

۴۰

مولوی صاحب [illegible] حضرات [illegible] الاغلاط [illegible]

معاف کیا بات ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے ÷ جو اسیر ہی نہ وہ سمجھے تو پہر اوس سے خدا سمجھے ÷ **قولہ** واسعد بہدی من یشاء الی صراط مستقیم انتہی وایضاً قال یضل من یشاء ویہدی من یشاء وہو العزیز الحکیم **تنبیہ** بفضلہ حضرت جلال کے کل شبہات کے جواب ہو چکے وہہنا شرع فی الامر الآخر

تکملہ

بعد اس کے ایک بزرگ کا ایک خط میرے نام آیا جسمین ازاحۃ الاغلاط کے بارے مین بہت کچھ تعریف وتوصیف کر کے عزت افزائی فرمائی تہی اور چند امور دریافت کیے تہے مین اونکی اس قدردانی کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہون مگر اسکے ساتہہ ہی نہایت افسوس ہے کہ وہ لفافہ جسپر اونکا پتا تہا گم ہوگیا لہذا جواب لکہنے سے مجبوری رہی اور پہر اونکا کوئی خط نہین آیا کہ مین تفصیل ارشاد کرتا آج تک مجکو جواب نہ لکہنے کی نہایت ہی ندامت ہے غرضکہ اس خیال سے کہ وہ سب کام کی باتین ہین اس رسالے مین داخل کر کے جواب بہی لکہے دیتا ہون **قولہ** ازاحۃ الاغلاط کے خاتمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ غوردن بفتح خا صحیح ہے۔ اور مجہے خیال آتا ہے کہ بضم خا بہی بندہا ہے انتہی واقعی یہ لفظ بضم خا بہی حافظ شیرازی وہاتفی وغیرہ کے کلام مین آگیا ہے مگر بالفتح بہت مستعمل ہے ازاحۃ الاغلاط کی عبارت بہت گٹہی ہوئی ہے غور کرنے سے اوسکے قیود کے فوائد معلوم ہوتے ہین خوردن کی دو صورتین ہین مفتوح الخا جسکی سند لکہی گئی ہے دوسرے مضموم الخا جو کم بندہا ہے اس عبارت سے وزنہا با فتلش ضمہ یا شد یا کسرہ شاذست وکمتر اسکا بہی استثنا کیا گیا ہے **قولہ** آپ نے عادی بمعنی عادت گیرندہ کی تغلیط کی ہے۔ قاآنی کا فقرہ ہے کہ این سخن عادی امیر بود اور کسی اوستاد کا مصرع ہے۔ بعد از رسوم عادی ارباب اختلاط یہان عادی کے معنے کیا لیے جائینگے انتہے یہان عادی کے معنی عادت گیرندہ کے نہین ہین بلکہ جو چیز کہ اوسکی عادت کی گئی ہو۔ اگر زید کو افیون کہانے کی عادت ہو تو افیون عادی کہلائی گئی نہ زید مین نے باعتبار عربی واستعمال فارسیان عادت گیرندہ کے معنون مین تغلیط کی ہے۔ البتہ عادی ان

معنون مین اُردو والون کا محاورہ ہے کما حُقق فی حاشیۃ الازاحۃ **قولہ** آپ نے جو لکھا ہو کہ تاے مدورہ کے پانچ عدد لینا چاہئین یا چار سو جب سند کی طرف خیال ہوتا ہے تو آپ کا لکھنا صحیح معلوم ہوتا ہے اور جب یہ خیال کرتا ہون کہ یہ تے ہا کیونکر ہو گئی۔ املا مین تو نقطے دیا کرتے ہین اور جب نقطے دیا کرتے ہین تو حروف مہملہ مین ہے کیونکر محسوب ہو سکتی ہے۔ حریری کیونکر عبارت غیر منقوطہ مین لایا اور لوگون نے کیونکر پانچ ہی عدد لیے انتہی ازاحۃ الاغلاط کے خاتمہ مین یہ لکھا گیا ہے کہ تا نیکہ املا یش بصورت ہا باشد محققین آنرا از حروف مہملہ انگارند و در اخذ اعداد ہا پندارند و ازینجاست کہ صاحب مقامات حریری در خطبہ مقامہ بیست و ششم کہ بصنعت غیر منقوطہ ست جا ہا تاہی مدورہ آوردہ چنانچہ از فقرہا ی اوست الصحۃ کاملۃ والسلامۃ حاصلۃ و در خزینۃ الاشعار و مرآۃ الغیب و قسطاس البلاغۃ پند اشتند نہ تاہی فوقانی پنج گرفتند نہ چہار صد اما آنانکہ ازین قاعدہ بیخبر ند اشتند در مغلطہ افتادند۔ اسکی توضیح یہ ہے کہ عربی مین تاے مسلمات و ضربت وغیرہ تو دراز ہی لکھی جاتی ہے و تاہی مصدری وغیرہ بشکل ہا لکھتے ہین اس سے کو عربی مین دراز لکھنا ہرگز جائز نہین۔ غرض کہ جو تے بشکل ہا لکھی جاتی ہے گو اوسپر نقطے بھی ہون اور لفظ مین بھی تے پڑھی جاتی ہو مگر پھر بھی وہ ہاے ہوز ہی سمجھی جاتی ہے چنانچہ ابن حاجب نے کافیہ کی بحث غیر منصرف مین لکھا ہے و شرطہ ان یکون بغیر ہا اور آگے چل کے مع الہا کی مثال مین کہا ہے کقرازیۃ اس سے صاف معلوم ہوا کہ قرازیۃ کی تے ہاے ہوز اور نقطے کالعدم سمجھے جاتے ہین اسی وجہ سے مقامات حریری والا کہ بہت بڑا ادیب تھا عبارت غیر منقوطہ مین یہ تے لایا ہے۔ شارح نے فضلی مین اوس مقام پر یہ حاشیہ لکھا ہے کہ شارح میدانی گوید کہ ہیچ حرفی ازین خطبہ نقطہ ندارد و در وتاے منقوطہ موجود است لیکن ہرگاہ در وقف ہا شود ویش آن غیر منقوط است و وصل در حکم وقف کردہ شد پس تا بشمار حروف غیر منقوطہ درآمد غرض کہ جب نقطے کالعدم سمجھے گئے تو یہ تے بشکل ہا ہو گئی اور ظاہر ہے کہ ہاے ہوز کے پانچ لیے جاتے ہین لہذا اکابر فن تاریخ نے پانچ ہی عدد دیے چنانچہ مولانا آزاد بلگرامی خزانۂ عامرہ مین سید غلام حسن قدس سرہ کی تاریخ وفات لکھتے ہین ؎ سید مقتدی غلام حسن ✣ کرد رحلت بجنۃ الماوی ✣

علوم مین مشغول ہوئے جو ... (دولت ... عزت قرار ... خواند ... علوم درخون ... تاریخ ... مین ... و جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب ... لکھنوی مصنف ... نثر الافاضۃ ... و دیوان ... شوق ... خدمت مین

۴۲

حاضر ہوتے اور اصلاح لیتے اسکے بعد لکھنؤ کے ... جناب منشی امیر اللہ تسلیم ... مصنف دیوان ... تسلیم ... مثنوی ... خدمت ... مثنوی کی تاریخ ... دکھایا ... جو گئی ...

سال تاریخ او خرد فرمود ÷ زجہان رفت زبدۃ الفقرا ÷ حساب نامی زبدہ پنج است نہ چہار صد تفصیل این قاعدہ در ترجمہ ناصر علی گذشت آور وہان لکھتے ہین کہ تاریخ جبل جنۃ شنواہ نقصانی دارد کہ مورخ از نامی جنۃ کہ ابدا در املاے عربی بشکل ہا بود یعد چہار صد گرفتہ حالانکہ پنج باید گرفت زیرا کہ معتبر نزد اہل جمل صورت کتابت باشد نہ تلفظ آور صاحب خزینۃ الامثال نے سانحہ کا تعمیہ خارجی کرکے خزینۃ الامثال ہی سے تاریخ نکالی ہے۔ اور رشک مرحوم نے یہ تاریخ کہی ہے ع ہدایۃ الشعرا جاے حل مصطلحات ÷ الحاصل ان سب تاؤن کو عربی مین بشکل ہا لکھنا چاہیے اور پانچ ہی عدد لینا چاہئین جبتک یہ تے تلفظ مین تا نہین بدلتی جیسے آیہ وغیرہ تو بیشتر دراز ہی لکھا کرتے ہین اور جب تاے دراز سے لکھین گے تو چار سو لینا چاہئین نہ پانچ عدد **قولہ** آپ کی مثنوی نغمہ راز کا یہ مصرعہ ہے سے حال پنہان سے کیا اوسکو خبر ÷ خبر مونث ہے کیا کیونکر فصیح ہوسکتا ہے کی چاہیے انتہی یہان خبر بمعنے خبردار ہے بولتے ہین کہ تم خبر نہوے وہ کچہ خبر نہوے تسلیم لکھنوی سے لاکہ فریاد کی پر وہ شوخ ÷ پوچہتا ایک طرف خبر نہوا ÷ **قولہ** اوس اودہر وغیرہ مین جو واو لکھا کرتے ہین صحیح ہے یا نہین انتہی قدما برابر واو لکھا کرتے تھے میر و سودا و ناسخ و آتش کا دیوان اوٹھا کر دیکھ لیجیے۔ حال کے بعض حضرات واو لکھنا غلط جانتے ہین مگر محقق یہ ہے کہ کچہ مضائقہ نہین یہ واو علامت ضمہ ماقبل ہے ہان اگر واو نہ لکھین تو بھی نادرست نہین **قولہ** مزیدار اردو مین صحیح ہے یا غلط انتہی اگرچہ اسمین ہندی و فارسی کی ترکیب ہے مگر اہل زبان یونہین بولا کرتے ہین مزہ دار بفتح زا لہجہ نہین۔ ہان بعض حضرات تحریراً احتیاط رکھتے ہین مگر بعض فرماتے ہین کہ فصیح یونہین ہے تسلیم لکھنوی سے گرمایے ہین جوڑا مزیدار تہا ÷ بناوٹ سے ہر دم سروکار تہا ÷ شمشاد لکھنوکی سے سننے مین آگئے اشعار مزیدار بہت ÷ اپنے معشوق سے کوئی جو غزلخوان چہوٹا ÷ رنڈی باز بٹیر باز کی طرح اسکو بہی محاورہ صحیح جانیے

خاتمہ

تنقیح اللغات جسکے سبب سے حضرت جلال اپنے زعم مین محقق نامور بنے ہین کسی زمانہ مین مین نے
خوب اوسکی سیر کی ہے آپ کا ماخذ غیاث اللغات ہے یا بہار عجم۔ سندون کو دیکھیے تو اوسے
بہار عجم والے کے لائے ہوئے اشعار کی بھرمار ہے تتبع و تفحص کی تو ہوا تک نہین لگی۔ اور
جہان آپ نے اپنا اجتہاد فرمایا ہے وہ وہ بے تکی ہانکین لگائی ہین کہ خدا کی پناہ غلطے
کس سے نہین ہوتی مگر اسکی ایک حد ہوتی ہے اگر وہ رسالہ مختصر عشیر بھی دیکھے ہو تو غنیمت جانیے
مین نے ازاحۃ الاغلاط تو خاص اوسی رد مین لکھی نہ تھی کہ سب کا اظہار کرتا جہان جہان
مناسب معلوم ہوا اوسکا تدارک کر دیا تھا حضرت سمجھے ہونگے کہ اوسمین اوسی قدر اغلاط
ہین جنکا بیان ازاحۃ الاغلاط مین کیا گیا ہے۔ حالانکہ میرے نزدیک وہ رسالہ بازیچہ اطفال
سے کچھہ کم نہین۔ افسوس تو اسکا ہے کہ وقت تالیف ازاحۃ الاغلاط مین نے جو سامان
جمع کیے تھے وہ درہم برہم ہو گئے بہت سی سندین ذہول ہو گئین ع آن قدح بشکست
وآن ساقی نماند ✢ مگر اسپر بھی شروع سے آپکے تنقیح کی نظر ثانی کرتا ہون **تنبیہ**
مین نے جو اس رسالے مین یہ ادعا کیا ہے کہ آپ کو نثر تک لکھنے کا ڈہنگ نہین اور جابجا
رد و تردید کی رکاکت عبارت دکھادی ہے۔ احتیاطا اس تنقیح کے دیباچہ کی کچھہ عبارت
لکھی جاتی ہے **قولہ** معانی مختلفہ سے اونکے الخ یون لکھنا تھا کہ اونکے معانی مختلفہ سے **قولہ**
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہی یہ عبارت ترکیب نحوی کی رو سے بالکل غلط ہے آل کا عطف
علیہ کی ضمیر مجرور پر ہرگز درست نہین کافیہ وغیرہ مین صاف لکھدیا ہے کہ مظہر کا عطف ضمیر
مجرور پر بغیر اعادۂ حرف جر ناجائز ہے علیہ وآلہ کی جگہ علیہ وعلی آلہ کہنا چاہیے ہان نظم مین
نحویون نے جائز رکھا ہے جیسے ع حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ ✢ **قولہ** طبع نکتہ چین
فکر باریک بین نے سوجھایا الخ مین نہ کہتا تھا کہ حضرت کو اوستادون کے کلام پر نکتہ چینی
کی جبلی عادت ہے لیجیے خود بھی اسکا اقرار کرتے ہین **قولہ** تنقیح اللغات نام اسکا رکھا الخ
یون فرمایے کہ اسکا نام تنقیح اللغات رکھا **قولہ** ترتیب مین اس لغت کے الخ یون لکھیے کہ
اس لغت کی ترتیب مین۔ نثر مین اور اتنی تعقیدین۔ ارے بھئی خدا کی پناہ ساری کتاب
تو تعقیدون سے بھری ہے کہان تک لکھون مین باز آیا ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

آخرش کے بارے مین آپ لکھتے ہین کہ بالکل غلط ہے اگر ہندی فارسی کو صحیح اسے تصور کیجیے تو بھی درست نہین ہو سکتا کسواسطے کہ ثقات شعرائے ہند کے کلام مین کہین مستعمل نہین پایا انتہے درست نہین اور کہین مستعمل نہین پایا کو خیال کیجیے اور ملک الشعرا ذوق دہلوی کا یہ شعر ملاحظہ فرمایئے ؎ مدتون دل اور پیکان دونون سینے مین رہے + آخرش دل ہو گیا خون ہو کے پیکان ہی رہا + المضاف کے بارے مین لکھتے ہین کہ بمعنی افزون دو چند جو شعار ہے بلکہ قصید نظم بھی بعض شعرائے ہند کے کلام مین آگیا ہے جیسے اس مصرع مین میر تقی کے کہ تخلص اونکا میر ہے مخاطب بخطاب الشعرا تھے مثنوی دریائے عشق مین فرمایا ع درد دریا چند المضاف ہوا + صحت کے مخالف ہے المضاعف اس مقام پر درست ہے انتہی میر تقی جنکا تخلص میر اور جنکا خطاب ملک الشعرا تھا اونھون نے یہ مصرع کہا ہے اور کہان کہا ہے کہ مثنوی دریائے عشق مین۔ بھلا کوئی سمجھے گا کہ اتنا بنا تو بناتے ہین حکیم صاحب نے جھوٹ لکھا ہے مگر دریائے عشق کو دیکھ جائیے کہین اسکا پتا نہین ۔ ارے بھئی یہ مصرع تو خواجہ آتش کا ہے اونکا دیوان اوٹھا کر دیکھ لیجیے تو یہان یہ شعر یاد آتا ہے ؎ چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا + الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا + جناب حکیم صاحب نے کسی سے سنا ہوگا کہ یہ میر کا مصرع ہے اور بحر تو دریائے عشق کی موجود ہی ہے۔ اجتہاد کرکے خوب اچھی طرح بنا بنا دیا خدا کی قسم اس تساہل و غفلت پر رونا آتا ہے کہ شعر کسی کا اور اعتراض کسی پر ملوئیے کی بلا بندر کے سر۔ رہا اب آپکا اعتراض وہ خواجہ آتش ہی کے زمانے مین ہو چکا ہے اور لوگون نے یون جواب دیا ہے کہ منتخب اللغات مین اضافہ کے معنی فزون کردن لکھے ہین مضاف اوسی کا اسم مفعول ہے۔ درد المضاف ہوا یعنی درد زیادہ ہوا۔ اگرچہ یہ معنی اور لغت مین نہین لکھے مگر غالباً پہلے عرب والون کا محاورہ ہوگا کتب طبیہ عربیہ مین جا بجا ان معنون مین اضافہ آگیا ہے اور خواجہ آتش نے یون جواب دیا ہے کہ عربی مین بیشک المضاعف صحیح ہے مگر المضاعف مع الف ولام ایسے مقام پر نہین بولتے اور فارسی والے بھی اسطرح استعمال نہین کرتے تو خواہ مخواہ اردو کا محاورہ ٹھہرا اردو کے محاورے مین المضاف کہتے ہین نہ المضاعف

غرض کہ اسکو ہندوالون کا تصرف سمجھیے لشواز کی نسبت لکھتے ہین کہ غلط ہے جسکا مطلب
حسب تصریح دیباچہ یہ ہوا کہ اُردو مین بھی صحیح نہین نسیم سے پشواز کنار حوض وتاریِ
شب کی پوشاک یعنی ساری + جرار یعنی دلیر کی نسبت لکھتے ہین کہ ہندی بھی نہین ہو سکتا
مگر خود ہی گلشن فیض مین اس لفظ کو لکھکر اسکی فارسی دلیر اور عربی جری لکھتے ہین اگر
یہ صحیح تو وہ غلط اور وہ صحیح تو یہ غلط چغل خور کو لکھتے ہین کہ غلط ہے اور غلط سے اپنی
مراد دیباچہ مین لکھ چکے ہین امانت لکھنوی سے خدا کے غضب سے ذرا دل مین کانپ
چغل خور کے منہ مین دیکھتے ہین سانپ + فرمایئے اُردو مین کیون غلط ہونے لگا چہلم کی
بحث مین لکھتے ہین کہ باعتبار اصل بحرکت دوم ہے کیونکہ چہل بالتحریک ہے انتہی
یہان آپ کی محققیت کھل گئی کہ اہل لغات کی اصطلاح سے بھی واقف نہین کہ بالتحریک
کے معنی آپ نے بحرکت اول و دوم لیے ہین اور اسی وجہ سے سند مین ایک ایسا شعر
لائے ہین جسمین چہل دل کے قافیہ مین بندھا ہے حالانکہ بالتحریک عبارت ہے بفتحتین
سے کما فی نور اللغات و الصراح بھلا پوچھیے تو کہ چہل بالتحریک یعنی بفتح اول و دوم کیونکر صحیح ہو سکتا ہے
حجامت یعنی سترون موے سر کے بارے مین تو آپ کہتے ہین کہ محاورہ اہل ہند ہے
اور حجام کہ اوسی کا مشتق ہے یعنی تراشندہ موی سر اوسکو مفرس قرار دیتے ہین بھلا
اس نافہمی کا بھی کوئی ٹھکانا ہے کہ حجام تو مفرس ہے اور حجامت مفرس نہین بجناب
حجام مین جب معنوی تصرف کیا تو اوسکے مصدر مین بھی ضرور تصرف معنوی ہو گیا حضور
کو لکھتے ہین کہ ہنگام خطاب کلمہ تعظیم جو قرار دیا جاتا ہے ہندی ہے اور ظہوری کے اس
مصرع مین سے زہے بخت استادگان حضور + لکھتے ہین کہ حضور یعنی درگاہ ہے خیال
تو کیجیے کہ یہ کیا فرماتے ہین جہان تعظیم مراد ہوتی ہے وہان بھی درگاہ کے معنی لیے جاتے ہین
اور تعظیماً درگاہ کی طرف نسبت کیجاتی ہے جیسے بجناب ایشان سلیم جناب کے معنی تو
درگاہ و آستانہ کے ہین مگر اسکی طرف نسبت کرنے سے مخاطب ہی مقصود ہوتا ہے عادی
کے بارے مین لکھتے ہین کہ یعنی عادت کنندہ غلط ہے حتی کہ شعراے اُردو نے بھی
استعمال نہین کیا ہے کہ ہندی ہے انتہی حضرت مجھسے سند لیجیے خواجہ وزیر سے ذکر

ابرو کی زبان عادی ہوئی ÷ بات سیدہی بہی جو کی ٹیڑہی ہوئی ÷ نواب مرزا لکہنوی
صاحب مثنوی زہر عشق وغیرہ سے ہم نو دشمن ہین جلسازی کے ÷ آپ عادی ہین
رندی بازی کے ÷ کلال بمعنی کاسہ گر کی نسبت لکہتے ہین کہ ہندی معلوم ہوتا ہے
کسواسطے کہ کتب لغت ہین اور کلام فارسیان ہین کہین ان معنی پر یہ لفظ مولف کی
نظر سے نہین گذرا انتہی ہندی کہدینا تو جناب حکیم صاحب کا سخن تکیہ ہے حالانکہ کتب
لغات ہین یہ لفظ موجود ہے حتی کہ آپکے ماخذ غیاث اللغات ہین بہی موجود ہے -
اور اساتذہ نے بہی استعمال کیا ہے مولانا منظری ہروی سے جان دادن خفاش زوم
کار سہیست ÷ ورنہ نلغند از گل صد مرغ کلالی ÷ امیر خسرو سے ہر کاسہ کہ ساخت ندانم
جز اشکست ÷ گردندہ آسمان کہ چو چرخ کلال گشت ÷ بو علی قلندر سے گل براحیہ مجال ست
کہ پرسد ز کلال ÷ کز بہر چہ سازی و چرا می شکنی ÷ مجرئی کے بارے ہین آپ لکہتے ہین
کہ سند بہی نہین کہ سکتے بے شبہ غلط ہے کیونکہ اسمین تصرف لفظی و معنوی دونون ہین
اسا تصرف مولف کے نزدیک درست نہین ہو سکتا اسکے عوض مجرائی کہنے کو فرماتے ہین
بہلا خدا کے واسطے جناب حکیم صاحب سے یہ تو پوچہیے کہ آپ کون ہین جو صحیح صحیح
لفظون کو غلط کرنے بیٹہے ہین دو نون طرح کے تصرف نہین بلکہ اٹہارہ طرح کے تصرف
سہی جب مستعمل فصحا ہے تو صحت ہین کیا کلام ہے غرض کہ مجرئی رقص کنندہ و سلام
کنندہ دونون معنون ہین صحیح ہے نسیم لکہنوی سے باری باری سے جو ہری ہے ÷
راجا اندر کی مجرئی ہے ÷ اور بمعنی سلام کنندہ تو مرثیہ والون کے کلام ہین بکثرت بندہا
ہوا ہے مرزا ضمیر سے جس مجرئی کو عشق امام حجاز ہے ÷ اوسکے لیے ازل سے در خلد باز ہے ÷
میر انیس سے واجب الرحم تہے زندان کے سزاوار نہ تہے ÷ مجرئی اہل حرم قابل بازار نہ تہے
ولہ مجرئی مرنے کا غم شہ کو نہ جینے کا تہا ÷ قلق اصغر کے مگر پانی نہ پینے کا تہا ÷ موسم
بمعنی فصل کو آپ لکہتے ہین کہ بفتح سین صحیح نہین فارسیون کے اشعار ہین بہی غم و الم
کے قافیہ ہین نہین پایا آتی - جناب حکیم صاحب آپ پاتے تو کہان سے آپ نے تو
فارسیون کا کلام ہی نہین دیکہا فارسی اردو دونون ہین آگیا ہے محمد خلیل محبت زندہ نے

دن ہوا - آج کا دن ہوا یا کوئی اور روز ہوا - اگر کہیے کہ آیندہ کی جگہ گذشتہ سہو کاتب ہے تو یہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اپنے جدید لغت مین بھی یونہیں لکھتے ہین استخارہ آنا استخارے کا راہ دینا - استخارہ دیکھنا - استخارہ کرنا - یہ چارون محاورے فصل الشین المعجمہ مین بعد بحث اش اش لکھتے ہین - حاشا کہ لکھنؤ کا کوئی گنوار بھی اشتخارہ بشین معجمہ بولتا ہو - اگر کہیے کہ سہو کاتب ہے تو بیچارے کاتب کو کیا پڑی تھی کہ اوس فصل سے اوٹھا کر اس فصل مین داخل کرتا بلکہ کاتب کو خود اشتخارہ بشین معجمہ بُرا معلوم ہوا ہے کہ نقطے نہیں لگائے ہین الف کھینچنا خط کشیدن فقیران مسلمان از سر بینی تا موے سر کہ خط راست باشد انتہی آپ لوگون نے کبھی کسی مسلمان فقیر کی پیشانی پر اسطرح کا خط نہ دیکھا ہوگا - اس قسم کا خط ہندو کھینچتے ہین شعراء کہ ہر حال مین مست رہا کرتے ہین کبھی جوگی کبھی شیخ بنا کرتے ہین اگر کسی مسلمان شاعر نے اپنی پیشانی پر یہ خط فرض کیا اس سے یہ سمجھنا کہ مسلمان بھی یہ خط کھینچا کرتے ہین نعوذ باللہ ع از خویشتن گم ست کرا رہبری کند + آپ کے جدید لغت سے صاف ظاہر ہے کہ یہان بھی سہو کاتب نہیں الماغوپچی اسباب و اشیاء ناکارہ را گویند انتہی - غلط اور بالکل غلط اگر کوئی چیز خراب ہو جائے تو اوسکو الماغوپچی کہینگے الماغوپچی کے معنی گڑبڑ کے ہین - بولتے ہین تم باتون مین الماغوپچی کرتے ہو اودہار کھانا کنایہ بود از قصد کارے کہ موقوف علیہ کار ہاے دیگر بود شاعرے گوید سے خریدنے کسی یوسف کو جان بیچ کے آج + اسی پہ حسرت دل مین اودہار کھائے ہوے + انتہی - اسکے معنی یہ ہین کہ کسی کام کے لیے اسطرح مستعد ہونا کہ اسمین جو ہو سو ہو جناب حکیم صاحب جو موقوف علیہ کار ہاے دیگر لکھ گئے ہین بالکل غلط ہے اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانا مثلیست بجائی زنند کہ کسی را اگر دن کاری خود منظور باشد و دیگرے درین حال باعث آید شیخ ناسخ میفرمایند سے مر رہا تھا آپ مین ناحق ہوا بدنام تو + اونگھتے کو ٹھیلتے کا اب بہانا ہو گیا + انتہی - اسکی تشریح یون غلط اور بالکل غلط ظاہر ہے کہ اونگھنے والے کا جی گر پڑنے کو چاہتا ہے - اگر کوئی شخص ٹھیل دے اور

[illegible]

گر پڑے تو وہ صاف کہدیوے گا کہ اونگہنے کے سبب سے مین نہین گرا بلکہ ٹہیلنے کا بہانہ
کرتے گا - اب سُنیئے کہ یہ مثل اوسوقت بولتے ہین کہ کوئی شخص کسی امر شنیع کا خود
قصد رکہتا ہو اوسپر کوئی کسی قدر معین ہوجاے اور اس فعل کا باعث وہی معین
قرار دیا جاے - شیخ صاحب کے شعر کا مطلب یہ ہے کہ مین تو خود مرہا تہا تو ناحق
اسکا باعث قرار پاکے بدنام ہوا - آپ نے جو اس مثل کا موقع استعمال بیان
فرمایا ہے جامع ہے نہ مانع کما لا یخفی علے الماہرین ایک اینٹ کے لیے
مسجد ڈہانا شلیست الخ مثل یون ہے اینٹ کے لیے مسجد ڈہانا - لفظ براندی
ہرگز خود محاورہ نہین براندی شراب را گویند انتہی - ہر شراب کو براندی نہین
کہتے بلکہ شراب کی ایک خاص قسم ہے جو بہت تند ہوا کرتی ہے ہیڈ ہب چیزیکہ در
اختیار نباشد انتہی اور اوسکی فارسی بے قابو لکہتے ہین حالانکہ ہیڈ ہیٹ وسکو کہتے ہین جسکا
طور اچہا نہو میرے بیکسی مین جو حال ہیڈ ہب ہے ؎ یہ غزل اب ترانہ لب ہے ؎ تیہری
عضوی باشد طائران حلال را انتہی جی ہان شاید طائران حرام کے تیہری نہین ہوتی ہے
حکیم صاحب نے حلال و حرام پرندون مین اچہا فرق بتادیا جس پرندے کی حلت و حرمت
مین شک ہو حجت ذبح کرکے دیکہہ لیجیے کپیے پر کی اوڑاتے ہین کہ نہین یہان بہی
سہو کاتب نہین کیونکہ اپنے جدید لغت مین بہی یونہین تشریح کرتے ہین تن بہین
فوقانی یاے فارسی مخلوط الہا ہر دو مضموم ہر دو نون زدہ سخنان خشم آلودہ از کسے
گفتن بود و درین لغت بجاے نا یاے فارسی مخلوط الہا ہم گوش زدست انتہی
بہلا پوچہیے کہ پہلے تو خود تن بہین لکہ چکے اور یاے فارسی مخلوط الہا کی تصریح بہی
کر چکے - پہر یہ لکہنا کہ بجاے نا یاے فارسی مخلوط الہا ہم گوش زدست اسکے کیا معنی ہوے
ہین نہین سمجہتا کہ جناب حکیم صاحب کس عالم مین یہ عبارت لکہ گئے ہین توتی بمعنے
پرندہ معروف کو نصل تاے فوقانی مین لکہتے ہین اور توتی اوڑجانا توتی بولنا یہ سب
محاورے اوسی فصل مین داخل کرتے ہین - اسمین شک نہین کہ توتی بالتا فارسی ہے
مگر حاشا کہ اردو والے توتی تے سے لکہتے ہون اور کمال تو یہ کیا ہے کہ ان محاورون کی

سند مین جو اشعار اساتذہ لائے ہین انکے دواوین مین طوطی بطلے حطی لکھا ہوا ہے اوسکو آپ تحریف کرکے توتی بتاے فوقانی لکہتے ہین۔ مثلیست مشہور بجاے زنند کہ در مجمع کسان سماعت سخن ناکسان نشود انتہی۔ جہان آپ خاص محاورے کی تشریح کرنے لگتے ہین تو نہین اتا پ شتاب لکھدیا کرتے ہین۔ اسمین لائق و نالائق کو دخل کیا۔ اگر کوئی شخص لائق بہت سے نالائقون کے خلاف کچہہ کہے تو کیا یہ مثل نہ بولینگے۔ اب مجہسے اسکی تصریح سنیے کہ یہ مثل اوسوقت بولی جاتی ہے کہ کوئی شخص ایک جماعت کے خلاف ہوکر کچہہ کہے۔ ظاہر ہے کہ وہ شخص اچہی بات کہتا ہو یا بری بات مگر دونون صورتون مین سماعت مشکل ہے ٹہکرانا یا پامال کردن انتہی۔ لاحول ولا قوۃ پامال کرنا اور شے ہے ٹہکرانا اور چیز ہے ٹہوکر لگانے کو ٹہکرانا کہتے ہین جہنم مین پڑنا جہنم مین جانا ہر دو کلمہ ایست کہ ہنگام خشم و غضب اور حق کسی بطریق بد بر زبان آرند انتہی۔ غصے کے وقت ان محاورون کے ساتہہ پڑنا جانا نہین بولتے یہ بالکل غلط ہے بلکہ پڑے اور جاے کہتے ہین۔ جب بولنے کی قید لگائی ہے تو جسطرح بولتے ہین اوسیطرح آپ کو لکھنا تہا۔ اور جب آپ نے مصدر لکھا تہا تو اور عنوان سے اوسکو تعبیر کرنا تہا چاند کا کہیت کرنا برآمدن ماہ بود از افق آسمان چنانکہ حضرت برق میفرمایند ؎

یون ترے رخ سے عیان ہے ترے تن مین مہتاب ✤ کہیت جسطرح سے کرتا ہے چمن مین مہتاب ✤ انتہی۔ اعتبروا یا اولی الابصار ؎ ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ✤ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست ✤ برق کے شعر مین مہتاب کے معنی چاند کے کہان ہین اوسکے حقیقی معنی جو چاندنی کے ہین وہی ہین چاندنی کا کہیت جو محاورہ ہے اوسی کو شاعر نے مہتاب کا کہیت باندہا ہے اور بالفرض اگر مہتاب کے معنی چاند کے بہی ہون تو کچہہ ضرور نہین کہ اس سے چاند کا کہیت کرنا قمر کا کہیت کرنا بدر کا کہیت کرنا صحیح ہو جاے کیا نہین دیکھتے کہ صدمۂ عظیم پہونچنے کے معنون مین آسمان ٹوٹنا محاورہ ہے۔ اور گردون ٹوٹنا محاورہ نہین یہ تو سند کے بارے مین بحث تہی۔ اب رہا چاند کا کہیت کرنا محاورہ ہے یا نہین۔ تو چاندنی کا کہیت کرنا

٥٢

تو بیشک محاورہ ہے چاند کا کھیت کرنا کسی شاعر نے استعمال کیا ہے اور نہ فصحا میں
سے کوئی بولتا ہے ومن ادعی فعلیہ البیان۔ اور اگر یہ کہے کہ جناب حکیم صاحب نے چاندنی کا
کھیت کرنا لکھا ہوگا چاندنی کی جگہ چاند سہو کاتب ہے تو یہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ آگے
چلکے اس محاورے کو بھی لکھ چکے ہیں۔ اور اصل یہ ہے کہ جناب حکیم صاحب کو برق کے
شعر سے دھوکا ہوا کہ مہتاب کے معنی چاند کے سمجھے ؎ زباندانان عالم کا لیا ہے امتحان
برسوں ۞ زبان غیر کیا آتی نہیں اپنی زبان برسوں ۞ چراغ کے نیچے اندھیرا مثلے
است بجاے زنند کہ از عاقلان علم دار روشن دلان بیخبری بوقوع آید انتہی جاننا چاہئے
کہ یہ تشریح صحیح ہے یہ مثل اوسوقت بولتے ہیں کہ کسی فیاض سے اور لوگ تو مستفیض ہوں
اور اوسکے اقربا محروم رہجائیں جیسے کسی عالم سے ایک عالم کو تو فیض پہونچے اور خود
اوسکا لڑکا جاہل رہجاے اوسوقت چراغ کے تلے اندھیرا یا چراغ کے نیچے اندھیرا
بولتے ہیں خود اسی مثل سے بات ظاہر ہے کیونکہ چراغ کی روشنی دور دور پہونچتی ہے
مگر اوسکے قریب جو زیادہ مستحق ہے اندھیرا ہی رہتا ہے چیتا جانوریست درندہ شبیہ بشیر
ف یوزع نمر انتہی اس مین فاحش دو غلطیاں ہیں۔ شبیہہ بشیر لکھنا محض غلط دوسرے
اوسکی عربی نمر بتانا بالکل نادرست اسلیے کہ چیتا اقسام شیر سے ہے اور نمر پلنگ کی عربی
ہے اور پلنگ ایک اور جانور ہے جو شیروں کا دشمن ہوتا ہے فی الصراح نمر کمبر الاوسط
پلنگ۔ اور خان آرزو شرح گلستان میں لکھتے ہیں کہ اکثر مردم نے تحقیق ہندوستان
پلنگ جانور پنداشتند کہ ہندی آنرا چیتا گویند و این خطاست زیرا
کہ پلنگ جانور دیگر ست کہ بعربی نمر گویند ۞ توجہ فرمائے
جناب حکیم صاحب کیا اسی کا نام تحقیق ہے ۞ ۞ ۞ ۞
زرا زاے معجمہ مفتوح براے مہملہ بالف کشیدہ کلمہ ایست کہ فائدہ معنی لفظ اندک دہد
ف اندک ع قلیل وکسانیکہ این لغت را بذال معجمہ نویسند نزد مولف بیچمدان خطاست انتہی
خدا جانے نزد مولف بیچمدان خطا کیوں ہے ظاہر ہے کہ اصل مین ذرہ تھا اوسی کو مخفف کرکے
اور ہے کو الف سے بدل کے اندک کے معنوں میں استعمال کیا کرتے ہیں اگر ذرا کو زرے سے

بدل دینگے تو تصرف لفظی و معنوی ہوجائینگے حالانکہ تنقیح اللغات کی بحث مجرئی مین آپ لکھ چکے ہین کہ تصرف لفظی و معنوی مولف کے نزدیک درست نہین ہوسکتا ذرا آپ کا جدید تحقیقات تو دیکھون کہ اوسمین آپ کیا لکھتے ہین - ای سبحان اللہ کیا اچھی توجیہ لکھی ہے آپ لکھتے ہین کہ جو اس لفظ کو ذال معجمہ سے لکھتے ہین مولف ہیچمدان کے عندیہ مین خطا پر ہین کیونکہ ذال معجمہ کا وجود جب فارسی مین بعض محققین کے نزدیک نہین ہے تو کلمات ہندیہ مین کیونکر مسلم رکھا جائیگا انتہی اگر بعض محققین کے نزدیک فارسی مین ذال کا وجود نہین تو نہو اکثر یا بعض کے نزدیک تو ضرور اسکا وجود ہے از اختر الاغلاط کی بحث گزاردن مین اسکی تحقیق موجود ہے اور بالفرض اگر کل محققین کے نزدیک بہی فارسی مین اسکا بالکل وجود نہین تو نہو کیا جو جو حرف فارسی مین نہین وہ ہندی مین بہی نہین دیکھے گئے فارسی مین نہین ہندی مین موجود ہے المختصر اگر اصل فارسی یا اصل ہندی مین ذال کا وجود نہین ہے تو کیا بعض الفاظ مین تو ضرور ہے دیکھیے آپ ہی کی کتاب سے ثابت کیے دیتا ہون کہ ذات بمعنی قوم کو آپ تنقیح مین ہندی کہتے ہین حالانکہ اسکو ذال سے لکھا ہے اور باب ذال مین لائے ہین اس ذات کے ذال کو زے سے کیون نہین بدل دیا بندہ نوازی ذال طو عین قاف وغیرہ جو حرف عربی ہین گو اصل ہندی مین نپائی جائین مگر ہند الفاظ مین بیشک موجود ہین آپنے ذرا مین تو غلیط کی مگر بہت سے الفاظ ہند آپ ایسے لکھ چکے ہین جسمین عین وغیرہ پائے جاتے ہین پہر اوسکو عین وغیرہ سے کیون لکھا ہے اگر آپ یہ کہین کہ ذرا ہند نہین محض ہندی ہے تو بلا دلیل کوئی کیون ماننے لگا غبار ا غین معجمہ مضموم موحدہ و رای مہملہ بالفہا کشیدہ قسمی از آتشبازیست کہ چیزے مدور و مجوف از کاغذ ساختہ و دود آتش دران پر کردہ و چراغ اندران روشن نمودہ در ہوا بپرانند شاعری گوید ؎ سوز دل بعد فنا بہی آشکارا ہوگیا جب غبار اوتہا ہمارا ای غبارا ہوگیا ✢ و درین لغت بعضے بای موحدہ را مشدد ہم آوردہ اند چنانکہ شیخ امداد علی بحر گوید ؎ اوڑیگا گنبد افلاک بنکے غبارا ✢ جو میری آہ جہان سوز کا دہوان پہونچا ✢ الاحق انست کہ اول فصیح ست و دوم غیر فصیح بلکہ غلط - انتہی مین نہین سمجہتا کہ جناب حکیم صاحب کو غلط کہدینے کا لپکا کیون پڑ گیا ہے - لکہنؤ مین ہر خاص و عام

؎ چراغ اندرون روشن نمودہ قابل ملاحظہ ہے ۱۲

کی زبان پر غبار ابتشدید با بھی ہے اور بحر ایسے اوستاد محاورہ دان نے بھی استعمال کیا ہے
پھر غلط کیون ہونے لگا۔ افسوس ہے کہ آپ بحر کو مانتے بھی ہین اور اپنی لغت مین لاکھون
جگہ بحر ہی کا شعر سند مین لائے ہین۔ اور حق تو یہ ہے کہ اگر بحر کا دیوان نہوتا تو آپ
اسقدر محاورون کی سندین ہرگز نہ دے سکتے پھر بھی بیچارے بحر ہی پر خواہ مخواہ
ہاتھ صاف کرتے ہین ع نمک خوردن نمکدان را شکستن ٭ کان کاٹنا کنایہ از فریب
دادن کسی را انتہی مین سخت تعجب مین ہون کہ حضرت جلال کس ملک کی زبان لکھ رہے ہین
لکھنؤ مین تو ان معنون مین یہ محاورہ مستعمل نہین اسکے معنی تو کسی سے کسی امر مین بڑھ جانے
کے ہین نواب مرزا لکھنوی صاحب مثنوی زہر عشق وغیرہ سے ع میری تو دیکھ کر گئی اوسان ٭
لیلے مجنون کے تونے کاٹے کان ٭ واللہ کہ جناب حکیم صاحب نے اس محاورے کے معنی سمجھے
ہین بنگالیون کے کان کاٹے کوا کریلا نیم چڑھا مثلی ست الخ ہرگز اسطرح مثل نہین
بلکہ مثل یون ہے ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا کوا ہنس کی چال چلا اپنی راہ
بھی بھولا مثلی ست معروف جرات گوید ع رقیب اب اوسکے گھر کی راہ مت پھیری طرح
تو نے ٭ چلے گر چال کوا ہنس کی تو اپنی بھی بھولے ٭ انتہی جناب حکیم صاحب عقل کے ناخن
لیجیے مثل یون ہے کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھولا ٭ چال کی جگہ جو راہ لکھ گئے
بڑی بھول چوکی مہندی میم مکسور ہائے ہوز مخلوط النون ساکن یا میم مخلوط النون
مکسور و ہائے ہوز ساکن انتہی جناب حکیم صاحب یا دونون طرح صحیح جانتے ہین یا ایکمین
تردد ہے مگر فصل الہا مین لانے سے ثابت ہوتا ہے کہ مہندی بہائے قبل النون کو
ترجیح ہے۔ بہر کیف افسوس تو یہ ہے کہ اتنے بڑے محقق نامور بنکر پھر بھی اس لفظ کا املا
نہ بتا سکے۔ اب مجھ سے سنیے کہ اسمین ہائے ہوز پہلے نون کے لکھنا صحیح نہین نون ہ کے پہلے
لکھنا چاہیے کیونکہ یہ لفظ دو سبب خفیف سے مرکب ہے اسکا پہلا جزو اور منہ یعنی باران دونون
ایک ہی طرح بولے جاتے ہین جب منہ مین نون ہا کے پہلے لکھا جاتا ہے تو مہندی مین بھی
پہلے ہی لکھنا چاہیے تنبیہ جناب حکیم صاحب مین آپ کے گلشن فیض کی بھی ورق گردانی
کر گیا مگر جا بجا چھوڑتا گیا خدا جانے ابھی اوسمین کتنی غلطیان باقی ہین اگر افتتاح سے

ایک بار [illegible] قصیدہ [illegible] نظم [illegible] قصیدہ [illegible] جلال [illegible]

55

[illegible] خواب مین زیارت ہوئی [illegible] حاصل ہوئی [illegible]

تمت تک حرف حرف دیکھا جاتا اور سب کو لکھتا تو دفتر کا دفتر ہو جاتا ہے نی گردید کوتہ رشتۂ
مطلب رہا کردم * حکایت بود بی پایان بخاموشی ادا کردم * انصاف تو کیجیے کہ جب
آپ کی فارسی کی تحقیقات کا وہ حال اُردو کی تحقیق کی یہ کیفیت تو کیونکر کوئی آپ کو
محقق سمجھے اور بے سمجھے آپ کی باتین آمنّا وصدّقنا کرے انتباہ خدا شاہد ہے کہ مین
نکتہ چینی کو بہت ہی بُرا سمجھتا ہون اور بے سود اعتراض کرنے والون کو بہت بُرا بھلا کہا
کرتا ہون مگر چونکہ تنقیح اللغات کے سبب سے عوام دھوکے مین پڑتے تھے اور اکثر اکابر
کے کلام کو غلط جانتے تھے مین نے مجبوراً بنظر احقاق حق از اخر الاغلاط مین نہایت
تہذیب سے اوسکا تدارک کر دیا مگر جب آپ نے ہٹ دھرمی پر کمر باندہی اور اوسکی
رد لکھ ڈالی اور اپنی تحقیقت کا دعوی کیا تو آپ کی قلعی کہولنا پڑی ابہی کیا ہوا ہے
اگر زیادہ چھیڑ چھاڑ کیجیے گا تو آپ کے دیوان تک خبر لیجائیگی اوسوقت آپ کو ناحق
خمیازہ کہینچنا پڑے گا ے نصیحت گشت بشنو و بہانہ مگیر * کہ ہر چہ ناصح مشفق بگوید ت
بپذیر * لیکن آپ کو دوستانہ سمجھاتا ہون کہ جو بات حق ہو اوسکے ماننے مین چنان چنین
نہ کیا کیجیے - اور خواہ مخواہ اپنے آپ کو سارے جہان سے بڑھ کر نہ سمجھا کیجیے فضلنا بعضکم علی
بعض کو یاد کیجیے اور نخوت و تکبر جو ایک مذموم شے ہے اوسکو کسی طرح دور فرمائی
ے خاکساری چاہیے عبد خدا کے واسطے * کبر زیبا ہے جناب کبریا کے واسطے *
و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

تمام شد

آجکل جناب میر [illegible] صاحب
دہلی مین [illegible]
اور وظیفہ و تلاوت قرآن [illegible]
[illegible]
مین مشغول ہین [illegible]
[illegible]
اور [illegible] کردیا ہے

۵۶

محفوظ رہے [illegible]
[illegible]

تمت

دندان شکن

رقم زدہ کلک فصاحت سلک جناب منشی محمد عبد الاحد صاحب قدس خلف رشید جناب حافظ عبد الصمد صاحب تلمیذ اعظم جناب ناسخ علیہ الرحمہ

اندکے با تو بگفتیم و بدل ترسیدیم ۔ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ اما بعد قدس ہیچمدان عرض کرتا ہے کہ اگرچہ سرمہ تحقیق مین اصل بحث کے علاوہ رد تردید کے اغلاط بھی ظاہر کیے گئے ہین مگر متفرق جگہون مین ہونے سے کم نمایان معلوم ہوتے ہین اسکے سوا بعض اغلاط سے ہمارے دوست مولانا شوق نے چشم پوشی بھی کی ہے اب ہم دندان شکن کی رعایت سے صرف بتیس غلطیان لکھے دیتے ہین ناظرین انصاف کرین کہ جو شخص اسقدر کثیر الغلط ہو وہ کیونکر اردو کا استاد و محقق ہو سکتا ہے لوح ۱ ۔ یہ سرخی لکھی ہے کہ اظہر اسد الحق الکامل و ازاحۃ الرد الباطل یہ ادس سرخی کا جواب ہے جو ازاحۃ الاغلاط کی لوح پر آیت قرانی لکھی ہے اور وہ یہ ہے جاء الحق و زہق الباطل خیال کیجیے کہ اس آیت قرانی کا جواب وہ گڑھی ہوئی عبارت کیونکر ہو سکتی ہے اگر علم ہوتا تو اسی کے بعد والی یہ آیت لکھتے کہ ان الباطل کان زہوقا ۲ رد تردید کا تاریخی نام کتاب مجید برد تردید رکھا ہے جس سے قران پاک کے ساتھ کمال درجے کی بے ادبی ہوتی ہے ۳ صفحہ ۲ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف عالم باعمل لکھی ہے ۔ یہ تعریف ایسی ہے جیسے کسی سلطان ہفت اقلیم کو رئیس شہر لکھین ۴ ۔ صفحہ ۴ مین لکھا ہے کہ ہمنے صحیح صحیح طریقہ راہ نجات کا پایا اسکو یون لکھنا چاہیے کہ ہمنے راہ نجات کے صحیح صحیح طریقے پائے ۵ اس صفحہ ۲ ۔ اور صفحہ ۱ مین اوستادی المعظم لکھا ہے ظاہر ہے کہ یہان ترکیب عربی ہے اور عربی مین اوستاد بواو و دال مہملہ نہین بلکہ استاذ بے واو و بذال معجمہ ہے یہان اوستادی کی جگہ استاذی لکھنا تھا ۶ اسی صفحہ ۲ مین لکھا ہے کہ جو لوگ حضرت جلال مدظلہ کے معاصر سمجھے جاتے ہین ان صاحبون مین سے تو کسی کو یہ حوصلہ نہوا اگر مولوی صاحب کی تحقیق کیا ان حضرات سے بھی زیادہ ہے الخ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مولف رد تردید حضرت شوق کو معاصر جلال نہین جانتے ۔ حالانکہ معاصر ہمعصر کو کہتے ہین ۔ حضرت شوق تو حضرت شوق اونکے شاگرد بھی ہمعصر جلال ہین ۔ اصل یہ ہے کہ معاصر کے معنی حضرت ہمسن کے سمجھے ہین اور یہ فاحش غلطی ہے کیونکہ معاصر ہمسن کو نہین کہتے ۷ صفحہ ۲ مین لکھتے ہین کہ اس رسالے کو اکبار دیکھکر پھر کبھی خیال بھی نہ کرتے ہونگے انتہی نہین معلوم کیا خیال نہ کرتے ہونگے

یہ عبارت بالکل مہمل ہے ۸ اسی عبارت مذکورۂ بالا مین ایک اور فاحش غلطی ہے کیونکہ دیباچہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جواب بھی
نہین لکھا ہے عنقریب لکھے دیتا ہون پھر یہ عبارت کہ کبھی خیال بھی نہ کرتے ہونگے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے یون لکھنا چاہیے کہ اس
رسالے کو دیکھکر پھر خلان ام کا خیال بھی نہ کرینگے ۹ اسی صفحہ ۳ مین مصرع اولی لکھا ہے حالانکہ اولی مونث ہے مصرع اول
لکھنا چاہیے ۱۰ اسی صفحہ ۳ مین استفادہ اوٹھائین لکھا ہے اور یہ بالکل غلط ہے استفادہ کے معنی نہ جاننے سے یہ غلطی ہوئی
فائدہ اوٹھائین لکھنا چاہیے ۱۱ اسی صفحہ ۳ مین لکھا ہے کہ آتشگری لکھے دیکھا تھا۔ خدا جانے یہ کہان کا محاورہ ہے لکھا دیکھا
چاہیے ۱۲ صفحہ ۴ مین پہلے یہ لکھا کہ آتش بکسر تا کہین نہین نکلتا پھر کچھ آگے چل کے مولانا شوق نے جو کسرہ تاے آتش کو شاذ لکھا ہے
اوسکو حضرت نے حق بتا دیا کہان بالکل انکار اور کہان پھر اقرار غرض کہ مولف رد تردید کے ان دونون عبارتون مین بالکل تعارض
ہے ۱۳ اس صفحہ ۴ مین لکھا ہے کہ صحیح یون ہی دیکھا گیا الخ قدما البتہ اونہی اوہی یون ہی لکھا کرتے تھے فصحاے حال اونہین
انہین یونہین لکھا کرتے ہین اور زمین و سین کے قافیہ مین لاتے ہین داغ ع زاہد مری تقدیر مین وہ دشمن دین تھا +
مجبور رہون اسد کو منظور یونہین تھا + ۱۴ میان جلال کو فافہم فتامل یہ دونون الفاظ بے تقدیر سمجھے ہوے ہین کہ سخن تکیہ کیا چاہیے
رد تردید کے علاوہ تنقیح مین بھی ان الفاظ کی کثرت ہے مگر انکے موقع استعمال سے کچھ بھی خبر نہین۔ کیونکہ جب کوئی ضعیف بات
کہی جاتی ہے یا بہت ہی دقیق ہو جو جلد سمجھ مین نہ آسکے یا کسی اعتراض کی جواب کیطرف اشارہ ہو اوسوقت یہ دونون لفظ لکھے جاتے ہین
حضرت اپنے قول کو ضعیف تو کہہ نہین سکتے رہا دقیق وہ بھی نہین ہو سکتا کیونکہ جابجا ایسے موقع پر استعمال کیا ہے کہ وہ بالکل
ہی آسان ہے رہا جواب کی طرف اشارہ وہ بھی قابل التفات نہین غرض کہ یہ الفاظ اکثر جا غلط مستعمل ہوے ہین ۱۵ اسی صفحہ
۵ مین لکھا ہے کہ اثبات پر حالانکہ وہان اثبات مین چاہیے ۱۶ صفحہ ۵ مین لکھتے ہین کہ وہ جماعت ایرانیون کی کوئی تھی
جن سے آپ نے تحقیق فرمایا انتہی تحقیق مونث ہے مذکر ہرگز نہین فرمایا کی جگہ فرمائی چاہیے ۱۷ تنقیح مین لکھا ہے کہ غلطی بیا
معروف غلط ہے اور اس رد تردید کے صفحہ ۶ مین صحت و غلطی لکھا ہے اگر وہ صحیح تو یہ غلط اور یہ صحیح تو وہ غلط مگر میرے
نزدیک غلطی بیاے معروف غلط نہین غالب سے غلطی ہاے مضامین مت پوچھ + لوگ نالے کو رسا باندھتے ہین ۱۸
اسی صفحہ ۶ مین نقشا بالف لکھا ہے حالانکہ لغۃ بے الف لکھنا چاہیے جابجا بالف لکھ گئے ہین کاتب کی غلطی نہین ۱۹ صفحہ
مین نظم گہر کے معنی موتیون کی لڑی لکھے ہین اور تنقیح مین بھی لکھا ہے کہ موتیون کی لڑی کو نظم گہر کہو۔ حالانکہ نظم گہر کے
معنی دھاگے مین موتی پرونے کے ہین آجتک کسی نے نظم گہر کے معنی موتیون کی لڑی کے نہین لکھے ۲۰ صفحہ ۸ مین لکھا ہے
کہ شائق لکھے دیکھا ہے الخ لکھے دیکھا ہے ہرگز اہل زبان کا محاورہ نہین شاید آپنے رامپور مین کسی گنوار سے سنا ہوگا
لکھا دیکھا ہے چاہیے ۲۱ پھر اسی صفحہ ۸ مین دو سطرون کے بعد لکھتے ہین کہ لکھے دیکھا۔ یہ وہی پرانا راگ ہے ۲۲ اسی صفحہ
مین لکھا ہے کہ اونہین معنی پر شائق ٹھہریگا۔ یہان پر کی جگہ مین کا پہلو ہے اور کمال یہ ہے کہ اسی صفحہ مین معنی پر معنی پر کئی جگہ
لکھ گئے ہین ۲۳ صفحہ ۹ مین متوفی کے نام کے ساتھ صاحب اور مرحوم دونون لکھا ہے حالانکہ یہ مذموم سمجھا جاتا ہے

۲۴ اسی صفحہ ۹ مین ان محمد الرسول اللہ بالف ولام جسطرح عوام لکھا کرتے ہین آپ نے بھی لکھا ہے حالانکہ یہان رسول پر
الف ولام لکھنا غلط ہے۔ یہان کاتب کی غلطی نہین کما لا یخفی علی الماہرین ۲۵ لکھنئو مین ڈھنڈورا پیٹنے کی بات ہے
کہ مولانا شوق نے ازاحۃ الاغلاط مین لفظ کیفیت کی نسبت اپنی تحقیق ظاہر فرمائی تہی کسی پر کچھہ اعتراض نہ تہا۔ میان جلال
نے کیفیت کی کچھہ بحث تنقیح مین لکھی تک نہین اور گہبرا کر صفحہ ۹ مین یہ لکھدیا کہ کیفیت بہ تشدید یاے دوم کو جو
تنقیح مین صحیح لکھا ہے اور بہ تخفیف کی صحت مین کلام کیا ہے اوسکی رد مین الخ ذرا میان جلال سے پوچھیے کہ آپ نے کیفیت
کی بحث تنقیح مین کہان لکھی ہے ہم تو باے بسم اللہ سے لے کر تاے تمت تک حرف بحرف پڑہ گئے کہین اوسکا پتا نہین پایا
خدا کے واسطے آپ ہی نشان دیجیے اسکا احسان ہم پر قیامت تک رہیگا ۲۶ صفحہ ۱ مین جناب شوق کی نسبت لکھتے ہین
کہ آپ لکھتے ہین کہ تعریف تعمیہ کی اسی طرح ارباب جمل نے کی ہے انتہی ہرگز ہرگز جناب شوق نے یہ نہین لکھا وہ تو خاتمہ مین یون
لکھتے ہین کہ تعریف تعمیہ چنانکہ ارباب جمل کردہ اند برین تواریخ صادق ست۔ آپ نے اس عبارت کا کیا صحیح ترجمہ کیا ہے
کہ ماشاءاللہ چار دانگ عالم مین آپ کا شہرہ کیون نہو ۲۷ مولانا شوق نے لکھا ہے کہ فکر بکسر فا و فتح کاف زعم
اکثر انست کہ خطا ست آپ صفحہ ۱۲ مین تحریر فرماتے ہین کہ فکر بکسر فا اور فتح کاف کو آپ لکھتے ہین کہ بعضون کے زعم مین
خطا ہے انتہی اکثر کا ترجمہ جو میان جلال بعض لکھ گئے ایسی غلطی تو اطفال دبستان بھی نہین کرتے۔ کجا اکثر اور کجا بعض لاحول
ولا قوۃ الا باللہ ۲۸ صفحہ ۱۴ مین لکھتے ہین کہ جناب نے جو اپنے تخلص کے بعد بہت جوش سے جو اون حضرات کی نسبت لکھا ہے
کہ جنہون نے الفاظ متذکرہ بالا کی نسبت بحیثیت لغت سکون اوسط کو غلط لکھا ہے مگر از تصرفات شعراے پارس و ہند
لکھا ہے خاک آپ نے ابطال اونکے دعوون کا کیا ہے انتہی واللہ جلال کو عبارت لکھنا نہین آتی جو جو نہین مین
یہ دونون یاجوج ماجوج کے برادر عینی ہین اور نسبت نسبت یہ دونون برادر علاتی ہین اور لکھا ہے لکھا ہے
برادر اخیافی ہین خیر ان سب کو جانے دیجیے اور تعقیدون سے بھی درگذر کیجیے مگر یہ تو کہیے کہ اون حضرات کی نسبت کیا
لکھا ہے پہلے لکھا ہے کا مفعول کیا ہوا یہ عبارت بالکل لغو اور مہمل ہے اسکو یون لکھنا چاہیے اور جناب نے جو اپنے
تخلص کے بعد بہت جوش سے اون حضرات کی تردید مین جنہون نے الفاظ متذکرہ بالا کی نسبت سکون اوسط کو بحیثیت
لغت غلط لکھا ہے اور من قبیل تصرفات شعراے پارس و ہند قرار دیا ہے جو کچھہ تحریر فرمایا ہے اوس سے خاک آپ نے اونکے
دعوون کا ابطال کیا ہے ۲۹ اسی عبارت مین جو یہ لکھا ہے کہ مگر از تصرفات شعراے پارس اور ہند الخ چونکہ ہند کا معطوف
علیہ ترکیب فارسی مین پڑا ہے اور کہ لفظ ہندی ہے لکھنا بالکل غلط ہے و لکھنا چاہیے ۳۰ اسی صفحہ ۱۴ مین ہے کہ چھوٹا
منہ بڑی بات لکھکے شاید سرخرو ہونا چاہتے ہین انتہی اس جملے مین لکھکے ایسا ہے جیسے کسی ویرانے کا الو۔ یہان کہکے
کسی طرح درست نہین اور بالکل خلاف محاورہ مستعمل ہوا ہے ۳۱ صفحہ ۱۵ مین زبدۃ ذو اللسانین لکھا ہے۔ ذو اللسانین
کس جانور کا نام ہے اردو فارسی جاننے والے کو کہینگے یا انگریزی و سنسکرت جاننے والے کو۔ نہین معلوم ممدوح لکھون

زبانون مین سے کون دو زبانین جانتا ہے خیر اس سے مجھے زیادہ بحث بھی نہین اصل غرض یہ ہو کہ زبدہ کا مضاف الیہ جانب تخمیع
ہونا چاہیے جیسے زبدۃ العلما زبدہ ارباب کمال - تو صیغہ مفرد ہے زبدہ اوسکی طرف کیونکر مضاف ہو سکتا ہے زبدہ ذوی الحاسانین
لکھنا چاہیے - ایسی ایسی باتین میان جلال کیا جانین ۲ ۳ اسی صفحہ ۵ امین جناب یاس کو جلوہ گاہ حضرت جلال لکھا ہے
جلوہ گاہ کی ایک ہی ہوئی نور کا جلوہ یا خباثت کا جلوہ یا کوئی اور جلوہ مراد ہے چونکہ اکثر بتیس دانت ہوتی ہین
دندان شکن کی رعایت سے بتنے اسی قدر اعتراض کیے اس نام کی رعایت ہمین زیادہ اعتراض کرنے کی اجازت نہین
دیتی ورنہ رد و تردید مین ابھی بہت سی اور بھی غلطیان ہین ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا ✣

سولفہ جناب قدس ہرسا ماری شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

طومار التونیخ

۱۳۱۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مسلمًا اما بعد انصاف کا مقام ہے کہ مولانا شوق نے سرمہ تحقیق مین کیسے کیسے دندان شکن جواب لکھے ہین اور رد و تردید کی کیا کیا دھجیان اوڑا دی ہین - اور میان جلال کا تکبر کیسا خاک مین ملا دیا ہے - اتباع جلال تک اس امر کا اقرار کر سکتے ہین کہ حضرت شوق تو حضرت شوق اونکے بعض تلامذہ بھی میان جلال کو دس برس تک علوم عربیہ جو رکن اعظم فن تحقیقات ہین پڑھا سکتے ہین اسی وجہ سے تحقیق کے اعتبار سے دونون مین آسمان و زمین کا فرق ہے اسی رد و تردید کو دیکھیے کہ ہمارے مولانا نے کمال یہ کیا ہے کہ افتتاح جو معنی در رد اوسکا ہوتا ہے جو تاریخی نام تھا وہان سے لیکر تمت تک خط نسخ کھینچ دیا ہے - آجتک کوئی کتاب ایسی رد نہوئی ہوگی مگر افسوس تو اتنا رہ گیا کہ وہ تاریخین جو رد و تردید کے آخر مین چھپی ہین اور اکثر میان جلال ہی کے شاگردون کی طرف منسوب ہین اور یقینًا میان جلال کی نظر سے گذری ہوئی پس ایسی حالت مین کل الزام اونہین کی طرف راجع ہونگے اوپر مولانا شوق نے قلم نہین دھرا یا اگرچہ مولانائے ممدوح کی طرح ہم بھی نکتہ چینی کو ایک سخت عیب سمجھتے ہین مگر بقول اسے ع کلوخ انداز را پاداش سنگ است ✣ ہمین بھی کچھ تضییع اوقات کرنا پڑی آپ لوگ انصافًا ملاحظہ فرمایئے

قولہ از طبع وقاد فیض بنیاد زبدہ ذو الحاسانین جلوہ گاہ حضرت جلال حق شناس دفیض یاس جناب مولوی سید ذاکر حسین صاحب یاس سلمہ اللہ تعالی در صنعت تعمیہ خارجی اہتی جناب یاس سے مین خوب واقف ہون پہلے میر مونس مرحوم کے شاگرد تھے کچھ دنون سے میان جلال سے مشورہ لیتے ہین مولف از راحۃ الاغلاط کے بڑے کرم فرما دوست ہین لکھنو مین برسون دونون کا ساتھ رہا ہے - مین نے بالتحقیق سُنا ہے کہ جب میان جلال نے رد و تردید لکھنا شروع کی جناب یاس نے منع کیا اور کہا کہ اسکا نتیجہ بُرا ہے - مگر وہ کچھ نہ سمجھے - جب اون بیچارے پر تاریخ کی فرمایش ہوئی عجب کشمکش مین پڑے ع گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل ✣ ادہر استاد کا خیال اودہر ربط و اتحاد کا لحاظ مجبور ہوکر ایسی تاریخ کہی جو محتمل الضدین ہوتی ہے - ظاہر مین رد و تردید کو سراہا اور اوسکی تاریخ کہی مگر نفس الامر

مسئلہ دیکھے کہ بعض تاریخین تو خود میان جلال کی کہی ہوئی ہین جسکو آگے چلکے حضرت ثابت کرونگا اور جو شاگرد جن مانے مین رد و تردید کی گئی ہے اور چھپی ہی اوس زمانے مین میان جلال اور اونکے تلامذہ دونون لکھنو مین ہی اور وہ کتاب بھی نفس الامر مین خود جلال ہی کے اہتمام سے چھپی ہے تو اس صورت مین شاگردونکی تاریخین نظر سے نگذرنا خلاف قیاس ہے ۱۲ منشی محمد عبد الحمید صاحب بہر ساری

نہایت درجہ کی مذمت کی اور اوسکے رد کی تاریخ کہی جسکو ہم آگے چل کے نہایت کیے دیتے ہین ٭ تو ظاہر ہے کہ مولوی دو قسم کے حضرات کہلاتے ہین ایک وہ جو کچھہ بھی عربی جانتے ہون دوسرے وہ حضرات جو عربی تو ایک حرف بھی نہین پڑہے مگر کسی وجہ سے مولوی مشہور ہوگئے ہون اگر ان دونون کو کوئی مولوی لکھے تو برا معلوم نہوگا۔ حضرت پاس بیچارے نہ تو عربی جانتے ہین اور نہ مولوی مشہور ہین اونکے نام کے ساتھہ مولوی لکھنا گویا برا معلوم ہوتا ہے اور وہ بیچارے اس لقب سے کسقدر نادم ہوتے ہونگے اور دیکھنے والے کیا کہتے ہونگے اس قسم کی تعریف ہجو ملیح کہلاتی ہے بہرکیف قطعہ تاریخ ملاحظہ کیجیے **قولہ** شکستہ دل ہون کیونکر جو ابہائے غلط لکھے ہون خصم نے جب دندان شکن صریح جواب ٭ سنین کیا رد تردید کے ہین طبع کے پاس ٭ جو ابہائے غلط کے ہین یہ صحیح جواب ٭ انتہی ظاہر ہے کہ از راہ حسد کے بعض مقام پر تاریخ تخمیص پر اعتراض کیے گئے ہین رد تردید ١٣٠٢ھ مین اور ان اعتراضون کے جواب لکھے گئے ہین تو ابہائے غلط کا مصداق رسالہ رد تردید ہوگا نہ ازاحۃ الاغلاط۔ اور چونکہ جناب پاس سمجھے ہوئے تھے کہ بہت جلد رد تردید کی رد ہوجائیگی پہلے ہی سے جواب رد تردید کی تاریخ لکھے رکھہ چھوڑی پہلے شعر کا مطلب سمجھیے کہ رد تردید والے غلط جواب کیون لکھے شکستہ دل نہون جب خصم یعنی مولانا شوق نے سر تحقیق مین دندان شکن جواب لکھے ہون اب دوسرے شعر کا مطلب ملاحظہ ہو جس سے ہمارا مدعا اچھی طرح ذہن نشین ہوجائیگا کہ مصرع رابع جو مادہ تاریخ ہے کیا رد تردید کے چھپنے کا سال ہے۔ ہرگز نہین بلکہ سر تحقیق کی تاریخ ہے کیونکہ اس مادے سے سنہ ١٣٠٥ھ نکلتا ہی جو سال سر تحقیق ہے اور رد تردید تو سنہ ١٣٠٢ھ مین چھپی ہے اوسکی تاریخ کیونکر ہوسکتی ہے اب ہم اس قطعہ کو تخمیس کیے دیتے ہین جس سے مطلب صاف ظاہر ہوجائیگا

مگر اسمین ایک جدت ہے کہ جناب پاس کا تیسرا مصرع دوسرے خمسہ مین مفرد رکھہ دو مصرع قرار دیا ہی مخمسہ

دی جلال ذکیس جو ابہائے غلط ٭ لکھی جلال مین کتر جو ابہائے غلط ٭ اگرچہ لکھے ہون پہر جو ابہائے غلط ٭ شکستہ دل نہون کیونکر جو ابہائے غلط

لکھے ہون خصم نے جب دندان شکن صریح جواب

کہان ہے عقل تمہاری کہان ہین ہوش وحواس ٭ سنین کیا رد تردید کے ہین طبع کے پاس ٭ کہو تو صاف نہین ہو نتیجہ کا ہراس ٭ کہ سال سر تحقیق شوق نکتہ شناس ٭

جو ابہائے غلط کے ہین یہ صحیح جواب

ہمین مولف رد تردید پر سخت تعجب ہی کہ کسقدر غبی ہین کہ اس نکتہ کو ذرا نہ سمجھے اور چونکہ ایک عدد زیادہ ہوتا ہی سرخی مین یہ عبارت لکھدی کہ در صنعت تعمیہ نکالنا چاہی بہلا کہیے تو کہ کونسی عبارت سے ایک عدد کو حضرت پاس نے نکالا ہے اگر فرمائیے کہ جو ابہائے غلط کو شکستہ دل بنایا ہے یعنی اس کلمہ کا جو حرف دل ہے اوسکو گرایا ہے تو دل کہتے ہین حرف وسط کو الف کسی طرح اسمین وسط نہین ہوسکتا البتہ جو ابہائے غلط مین الف حرف وسط ہے۔ بہلا وہ بیچارے کیون ایسا غلط تعمیہ کرنے لگے اصل یہ ہے کہ یہ تاریخ بلا تعمیہ سنہ ١٣٠٥ھ نکلتا ہے اور سر تحقیق کی تاریخ لکھی ہے اور در پردہ رد تردید پر چوٹ کی ہی

قولہ از فکر عالی خاندان ذو فضل ولیاقت نواب مرزا مہدی حسن خان صاحب رفعت سلمہ اللہ تعالیٰ انتہی

اگرچہ اس سرخی مین رفعت کو شاگرد جلال نہین لکھا مگر کلا بستون سے ثابت ہے کہ میان جلال کے شاگرد ہین تو اب
انکے کل عیوب میان جلال کے گلے پڑینگے قولہ از سعی مولوی اسمعیل خوش بیان * تالیف این رسالہ چو گردید
رفعت بگفت مصرع تاریخ سال طبع * مطبوع شد چہ رد تردید لاجواب * انتہی واہ ری شاعری کہ مصرع اول و
چہارم کی بحر تو کچہہ اور ہے اور مصرع دوم و سوم کی کچہہ اور۔ اگر کہیے کہ زحاف کف واقع ہوا ہے تو سن رکھیے کہ مز
حاف ہے کہ زمانے سے جس نظم کا وزن مضارع مثمن اخرب مقصور ہو اوسکے بعض مصاریع مین زحاف کف خصوصا
گنجایش کے وقت بالکل معیوب ہے اب ہم اس قطعہ کو بلا زحاف کف درست کیے دیتے ہین ؏ از کوشش معانی
در رد قول خصم * تالیف این رسالہ گردید لاجواب * رفعت بگفت ہاتف تاریخ سال طبع * مطبوع شد چہ رد تردید لاجواب
کیسی کیسی اصلاح دی * قولہ چلیدہ کلک شاعر بے نشان مولوی سید محمد مہدی صاحب کمال تلمیذ رشید ابن حضرت
استاد کملاے ماضی و حال مولوی حکیم سید ضامن علی صاحب جلال سلمہ اللہ تعالی انتہی میان کمال ابہی ابتدائی
اور طب کی ابتدائی کتابین پڑہتے ہین اگر اونکو تفاولاً مولوی یا حکیم لکھدیا تو مضائقہ نہین مگر میان جلال کے
نام پر جو مولوی و حکیم کا لقب بڑہایا گیا ہے البتہ فارسی کی طب پڑہ کے نیم حکیم خطرہ جان ہوگئے ہین اور اپنے
تصانیف مین حکیم لکھدیا کرتے ہین اور پیام یار کی بدولت حکیم مشہور بہی ہوگئے ہین مگر مولوی کا لقب بالکل
جدید ہے ؏ لکھے نہ پڑہے نام محمد فاضل * یہ لقب ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی زنگی کا نام کافور۔ اور آپ کے
صاحبزادے جو میان کمال ہین شاید کسی زمانے مین بنجواے الولد سر لابیہ انکو کچہہ موزون کرنا آجاے مگر ابہی تو ایک
مصرع بہی کہنا نہین جانتے انکی تاریخ تو یقیناً میان جلال کی لکہی ہوئی ہے اب ذرا آپ کی تاریخ ملاحظہ فرمایئے
قولہ ہجا جو لکہی گئی ہے تنقیح کی رد * رد مین اوسکے ہوئی یہ تالیف جدید * کیا خوب ہے اسکے طبع کا سال کمال *
زیبائش مطبع ہوئی رد تردید * انتہی جس بحر مین یہ قطعہ کہا گیا ہے وہ رباعی کے لیے مخصوص ہے قطعہ کو رباعی کی
بحر مین کہنا ہرگز جائز نہین جب مورخ نے یہ بحر اختیار کی تہی تو رباعی کہنا تہی اور پہلے مصرع مین بہی قافیہ
لانا تہا۔ بندہ نواز یہ بڑے نکتے کی بات ہے ایسی ہی ایسی باتون سے آدمی محقق و غیر محقق سمجہا جاتا ہے قولہ
از نتایج طبع جناب منشی تجمل حسین صاحب سرشتہ داری مد ظلہ ؏ لکہی تردید کی تردید کیا خوب * ہوئی ہے امر حق کی
کیسی تائید * کہی تاریخ ہاتف نے تجمل * لکہی ہے حجت قاطع یہ تردید * انتہی ہم متعصب آدمی نہین اور غلط اعتراض
کرنے سے کمال نفرت ہے انصاف یہ ہے کہ یہ تاریخ بہت اچہی ہے مگر سمجہنے کی بات ہے کہ چونکہ اسکے مورخ شاگرد
جلال نہین لہذا یہ تاریخ عیوب سے محفوظ رہ گئی۔ اگر حضرت کے شاگرد ہوتے تو نحوست کا اثر ضرور پڑتا اور کہین
نہ کہین ضرور لغزش ہو جاتی قولہ از نتیجہ طبع فائق جناب مولوی ابو المجد محمد عبد الصمد صاحب شائق بہاری
شاگرد حضرت جلال مد ظلہ العالی ؏ آنکہ داد ست جواب اے شائق * اوبہ تحقیق وحید ست بگو * گفت

سلسلہ مصرع علیکم
اک وزن پر ہے
مفعول فاعلاتن
مفعول فاعلات
فرشی محمد عبد الحمید
حبیب ہمدانی -

با اتفاق ہے سال طبع بش ÷ رد تردید جدید ست بگو ÷ انتہی مولوی عبد الصمد صاحب سے ہم خوب واقف ہین اونکا وطن
ضلع عظیم اباد کے رہنے والے مولانا شوق کے رضاعی بہائی مولوی محمد فضل الرحمن صاحب صالح پوری کے سسرالی
آدمی ہین - وہ بیچارے کچہہ دنون لکہنو مین رہے ہین شاید آپ کے شاگرد ہوگئے ہون مگر کیا وہ ایسے آدمی ہین کہ
ہموطنی کا ذرا خیال نہین کیا ہوگا اور رد ازاحت کی تاریخ کہی ہوگی ہمین تو ہرگز اونسے یہ امید نہین غالباً میان
جلال ہی نے لکہکے اونکی طرف سے یہ تاریخ درج کردی ہے باایہمہ انکے قطعہ مین غلطی ہویا نہو مگر چونکہ اسکا انتساب
اونکی طرف ہو چکا ہے اور رد مولف ازاحت کے فی الجملہ ہموطن اور ایک عزیز کے سسرالی آدمی ہین ہمین اونکی خاطر
بہت ضرور ہے لہذا اس تاریخ سے اغماض کرنا ہی مناسب ہے مگر اتنا ضرور کہینگے کہ آپنے بہت اچہا کیا کہ اونکا
پہلا تخلص جو صمد تہا اوسکو بدل کے شائق رکہکے اونکی طرف سے تاریخ درج کردی ہمارے مولانا کو بہی تخلص
بحث شائق ہین کام آگیا جزاک اللہ خیرا قولہ از فکر حسن طبع جناب سید یوسف حسین صاحب قیاس خلف
اکبر حضرت یاس تلمیذ جناب جلال مد ظلہ ۵ نام جس نسخے کا ازاحت ہے ÷ واقعی ہے اباحتہ الاغلاط ÷ اوسکی رد کا
ہے سال طبع قیاس ÷ جواب رد ازاحتہ الاغلاط ÷ انتہی میان قیاس ابہی بچے واجب الرحم ہین غلط صحیح جو لکہہ کہ لیا
گرین قابل عفو بلکہ لائق تحسین ہین مگر چونکہ میان جلال کے شاگرد ہین انکے عیوب میان جلال ہی کی طرف منسوب
ہونگے تو اب ہم پوچہتے ہین کہ چوتہا مصرع جو مادہ تاریخ ہے کونسا جملہ ہے - بتدا ہے تو خبر ندارد - اس قسم کی تاریخ
ہرگز درست نہین - اگر نے الواقع میان قیاس نے یہ مادہ نکالا ہے تو ہم دل سے تعریف کرتے ہین ع عمرت دراز باد
کہ اینہم غنیمت ست ÷ مگر ہمین تو میان جلال سے شکایت ہے کہ اونہون نے کیون اسکو درست نہین کیا قولہ از فکر
شوق میاے حضرت مولف سلمہ اللہ تعالی معاصی انتہی لیجیے اب خود میان جلال معاصی کے پردے مین تشریف لائے ہے
ہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ÷ من انداز قدت می شناسم ÷ خیر آپ کا کلام بلاغت نظام بگوش ہوش سماعت
فرمائیے قولہ عدو رایاس شد از شوق تردید ÷ رد تردید چون مطبوع گردید ÷ معاصی گفت این تاریخ تحقیق ÷
مدلل شد زجاب این رد تردید ÷ انتہی نکتے کی بات بتاتے ہین تو ہمین افسوس بہی آتا ہے مگر دل مانتا ہی نہین
سنیے جب پہلے شعر مین تردید گردید کے قافیے رکہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مثنوی ہے تو دوسرے شعر مین بہی دونون
مصرعے ہم قافیہ لاتے اور جب قطعہ کہا ہے تو صرف دو شعر ونکے مصرع ثانی کے قوافی کافی تہے قطعہ کے پہلے مصرع
مین قافیہ لانا بالکل معیوب ہے اب اسکو جانے دیجیے مادہ تاریخ ملاحظہ ہو کہ رد تردید چہپنے سے مدلل ہوئی
قبل طبع مدلل نہ تہی — ای سبحان اللہ چہپ جانے سے کتاب کا مدلل ہونا آج ہی سنا ہے اب دوسری
تاریخ سنئے قولہ چو شد این نسخہ تصحیح مطبوع ÷ ازاحت رد بعہد تغلیط گردید ÷ معاصی گفت این تاریخ تحقیق
مدلل شد دلیل رد تردید ÷ انتہی ذرا خیال کیجیے کہ دونون تاریخون کے مصرع ثالث ایک ہی ہین یا دونون

مین کچھ فرق بہی ہے اگر آپ دوسری طرح نظم نہین کر سکتے تہے تو کسی سے مشورہ لے لیا ہوتا ایک تاریخ مین دو دو کہتے اور دوسرے مین یون فرماتے کہ ع معاصی گفت این تاریخ طبعش ÷ الحمد سے عجز طبیعت کہ آپ ایک مصرع بہی نہ بدل سکے تذنیب جناب حکیم صاحب پختہ گوئی اور غیر پختہ گوئی ایسی ہے ایسی ہی باتون سے معلوم ہوتی ہے ورنہ یون تو لکھنؤ کے بازاری بہی کچھ شعر کہہ لیا کرتے ہین اسمین شک نہین کہ اگلے استادون سے بہی کہین کہین چوک ہو گئی ہے مگر پہر بہی وہ لوگ وقعت کی نظر سے دیکہے جاتے ہین اور استاد سمجہے جاتے ہین کیونکہ اولاً تو اونکے زمانہ مین اتنی بال کی کہال نہ نکلی تہی اسکے علاوہ اگر کلیات بہر مین چند شعر قابل نظر نکل آئے تو اس سے اونکی استادی مین بٹا نہین لگ سکتا اور آپ تو سب سے نرالے ہین کہ اتنی تاریخین اور اسقدر غلط انہین تاریخون پر اپنا اور کلام قیاس کر لیجیے اور ہم تو آپ کو پختہ گو تو جبہی سمجہ لیتے جب دامن گلچین ایسے نامی گلدستے کی طرح مین آپ کا یہ شعر چہاپا ہے اب آنکہون مین کب پہر کے آتی ہین نظرین ÷ کہین دیکہہ پایا ہے روزن سیکا ÷ سبحان اللہ روزن کسی کا دیکہہ کر او باشان ہند کے عضو کیا کیا پہڑکتے ہونگے اور اونکے منہ سے کیسی کیسی تعریف کے پہول جہڑتے ہونگے اور قیامت تو یہ کی کہ اسکے بعد مصرع کہا ہے ع سلامت رہو کیا لگائی ہے ٹہوکر ÷ اس ٹہوکر سے تو یاران لکہنؤ کی استادی یاد آ گئی کیا کہنا ادہر روزن سیکا ادہر ٹہوکر سیلی اسقدر مناسبات موجود ہین شعر کے بامزہ ہونے مین کیا شبہ ہے اور آپ کی سمجہ کے قائل تو ہم جبہی ہو گئے جب آپ دعوای تانیث کی مثال مین آپ نے برق کا یہ مصرع لکہا ع تاثیر اس مقام کے آب و ہوا کی ہے ÷ اور زہد کی تذکیر کے مثال مین ناسخ کا شعر تحریر فرمایا ہے ع قدر زنار نہ ہوا ے شیخ اپنی زہد پر ÷ بندگی کرنے سے تو شاید خدا ہو جائے گا ÷ اسیطرح اور بہی مثالین جنسے تذکیر ثابت ہوتی ہے نہ تانیث آپ اپنی کتاب مین لکہ گئے۔ کیا کہون جہالت کا زمانہ کچھ ایسا آگیا ہے کہ کلام غلط ہو یا صحیح جسکے شاگرد بیت سے نظر سے گذرے اوسیکو اوستاد سمجہنے لگے بالفرض اگر آپ شاعری مین استاد زمانہ بہی ہون تو تو کون کمال حاصل کیا کمبخت شاعری چیز ہی کیا ہے صرف دل بہلانے کی ایک چیز ہے اوسپر اتنا اترانا کونسی عقل کی بات ہے ہمکو تو اس چہیڑ چہاڑ کا نتیجہ کچھ اچھا معلوم ہوتا ہے خدا کرے کہ آپ کا بہرم رہجائے۔ ہم بآواز بلند کہے دیتے ہین کہ اگر اسدفعہ آپ نے رد و قدح مین قلم اوٹہایا تو یقین جانیے کہ آپکے ساری تصانیف کی قلعی کہل جائیگی بلکہ آپ کے دونون دیوان گومتی مین ڈبو دینے کے قابل یا پنساری کی دوکان پر پڑیا باندہنے کے لائق ہو جائینگے

سن آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم ÷ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ÷ خداوند قدیر آپ کو نیک سمجہ عطا فرمائے اور نخوت و تکبر سے بچائے آمین ثم آمین

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ طومار التواریخ فی رد قطعات التواریخ مولفہ جناب قدس بہرسا تاری حلیہ طبع پوشید

بقیہ تعقبات

آنچل پلو قسمی از دوپٹہ باشد کہ در دکن و بنارس ... و ہر دو کنارہ زری باف بود انتہے یہ آپکی سمجھ کا قصور ہے آنچل پلو دوپٹے کی قسم نہین بلکہ ایک دوسری چیز ہے جو دوپٹے مین لگائی جاتی ہے۔

آنکھون کا جاتے رہنا۔ بتحتانی مجہول الخ سبحان اللہ کیا زبان ہے اور کیا تحقیق ہے۔ جناب عالی یہ گنوارون کا محاورہ ہے فصحا "آنکھون کا جاتا رہنا" بولتے ہین۔

اِکّا۔ نگینہ بود کہ علاقہ بندی کرانیدہ بر بازو بندند۔ الخ اکا ایک زیور کا نام ہے جسمین نگینہ جڑا ہوتا ہے اور بازو پر باندھتے ہین۔ صرف اوس نگینے کو کوئی اکا نہین کہتا۔

اندھا جب پتیاے جب دو آنکھین پاے تمثیلیست مشہور بجاے گویند کہ از وقوع امرے نا امید شد انتہے مثل مشہور ہو یا غیر مشہور مگر آپکو اوسمین غلطی کرنا ضرور ہے۔ بندہ نواز یہ مثل اوسوقت بولی جاتی ہے جب کوئی نافہم کسی امر کا منکر ہو مطلب یہ ہوتا ہے کہ فلان شخص کہ گویا اندھا ہے جب یقین کریگا کہ اسکو بصیرت حاصل ہو جائے۔

اوٹھنی کونپل کاف بواو مجہول و نون غنہ الخ کونپل بنون خدا جانے کس ملک کی زبان ہے ہرگز ہرگز محاورہ فصحا نہین۔ جناب حکیم صاحب صحیح کوپل نہ نون ہے آپ خود باب الکاف مین اسکو بے نون لکھتے ہین اور یہان بنون غنہ تحریر فرماتے ہین۔ آپ ہی انصاف کیجیے کہ ایکا لغت بیچارے عوام کے حق مین زہر ہے یا نہین۔

بدھ الخ یہ لفظ بمعنے چہارشنبہ آپ کے نزدیک بدال مخلوط الہا نہین کیونکہ اسکو بُد ابد ہی کے پہلے لکھا ہے اگر بدھ بدال مخلوط الہا ہوتا تو اس خیال سے کہ ترتیب حرف کی ترتیب کا بھی التزام کیا ہے "بدن ٹوٹنا" کے بعد اور "بدھنا" کے پہلے لکھتے۔ اسکے علاوہ کار آمد شعرا مین بھی اسکو فصل الدال مین لکھا ہے نہ فصل الہا مین۔ غرضکہ آپکے نزدیک بدھ بروزن شد ہے حالانکہ یہ محض غلط ہے۔ صحیح بدھ بروزن سدھ ہے "بدھ ہو" "بدھ ہیا" یہ دونون لفظ شاہد ہین اسکے علاوہ کتابون مین بھی بدال مخلوط الہا ہونے کی تصریح موجود ہے۔ فصحا کی زبانون پر بھی یونہین جاری ہے۔

توتے کی طرح آنکھ بدلنا الخ آپ اس محاورے کے بارے مین لکھتے ہین کہ طاے حطی و راے مہملہ ہر دو مفتوح اور مخففہ مین یہ شعر لکھتے ہین ع خط بھیجنے لگا جو اوس آئینہ رو کو مین۔ توتے کی طرح آنکھ کبوتر بدل گیا۔ اس تخبط کا کوئی ٹھکانا ہے کہ دعوے تو یہ کیا کہ دو طرح کی رے مفتوح ہے مگر دل لگی یہ ہے کہ سند کے شعر مین طرح "بسکون را" باندھا ہے۔ افسوس آن دبیان گم شد ملک خدا خر گرفت۔

چہرئی روپیہ زریکہ بران سکہ ملکہ انگلستان باشد انتہے سبحان اللہ کیا تحقیق ہے اور کیا سمجھ ہے کیا ملکہ کے باپ کا چہرہ دار روپیہ "چہرئی روپیہ" نہین کہلاتا۔ اور کیا ملکہ کا وہ روپیہ جسپر تصویر نہ ہو وہ بھی چہرئی روپیہ کہلائیگا۔

علی بند زیورے بود از طلا و نقرہ کہ در انگلستان و ہندوستان دارند انتہے آپ نے انگلیون مین یا ہاتھون کو جوڑون مین علی بند پہنتے کہان دیکھا ہے۔ ہاتھون مین بیشک پہنے جاتے ہین مگر انگلیون مین یا بند دست مین ہرگز نہین۔

قند لٹے کوٹون پر مصرع مثلیست الخ مین پہلے

ہی عرض کرچکا کہ آپ کو شلون مین شوکرین کہنا ضرور ہے ینے مشہور مثل تو یون ہے "دو اشرفیان لینیں اور کوئون پر مُہر" اور یون بھی ہے اور بہت کم مستعمل ہے "دو فند لینیں اور کوئیلون پر مُہر" آپ نے جو سطر ۶ لکہ کسی طرح صحیح نہین۔

اطلاع حضرات!

یہ دس اعتراضات ایسے ہین جن پر تلک عشرۃ کاملۃ کا اطلاق کرنا چاہیے مگر یہ طبع ثانی کے وقت سرّۃ تحقیق کے خاتمہ مین جہان گلشن فیض مولفۂ جناب جلال لکھنوی کے بہت سے اغلاط کا ذکر ہے وہین بہ ترتیب حروف تہجی درج کردیئے جائین اور آپ لوگ سرّۃ تحقیق کو صفحہ ۴۴ سے لیکر صفحہ ۵۵ تک ضرور ملاحظہ فرمائیے۔

راقمہ محمد ظہیر احسن شوق نیموی عظیم آبادی

اشتہار

سرّۃ تحقیق۔ اس جدید رسالے مین رد وتردید کی تردید جناب جلال لکھنوی کے سیکڑون اغلاط معرکۃ الآرا الفاظ کی چہان بین غلط محاورون کی تصحیح کما حقہ کی گئی ہے۔ بلا مبالغہ یہ رسالہ شعرا کے حق مین نہایت ہی مفید ہے اسکے ساتھ یہ کتابین بھی شامل ہین۔ نعمت عظمیٰ تذکرۃ الشوق فندان سکن طومار التوبیخ رد وتردید۔ ان کل کتابون کا مجموعہ صرف بقیمت ۸ مع محصول مہتمم جامع العلوم سے مل سکتا ہے

ازاحۃ الاغلاط

یہ عمدہ رسالہ مولفۂ جناب مولانا محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی غلط الفاظ کے بیان مین ہے جسمین سند کے سیکڑون شعر مندرج ہین۔ جن حضرات کو غلط الفاظ سے بچنا ہو خصوصاً شعرا و طلبہ ضرور اسکی خریداری کرین قیمت فی جلد ۸

اصلاح

اس رسالے مین ناسخ و آتش کے زمانے سے لیکر آجتک جتنے الفاظ فصحا نے ترک کیئے ہین اور عوام اون سے واقف نہین اون سب کا بیان ہے اسکے علاوہ عمدہ عمدہ فائدے لکھے گئے ہین جیسے تعقید شتر گربہ ذم کا پہلو املا تانیث و تذکیر حشو مقدرات وغیرہا۔ اسکے مولف بھی جناب موصوف ہین اردو نظم ونثر لکھنے والون کے لیئے نہایت ہی مفید ہے قیمت فی جلد ۲

خزانۂ خیال

یہ دلکش دیوان ہے جسکا ہر شعر آہ عاشق کی طرح سنگدل معشوقون کے دلین اثر کرتا ہے۔ یہ وہ خزانۂ خیال ہے جسکے مصنف شاعر نغز گو یکتا جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی ہین۔ اس نکھری ہوے دیوان کی لطافت و رنگینی پر موقوف ہے قیمت مع محصول ۱۳ شائقین بہ نشان دو شہر غازی پور مدرسہ چشمۂ رحمت، جناب مصنف کی خدمت مین قیمت بہیجکر طلب فرمالین۔

المشتہر حقیر محمد بشیر چڑیا کوٹی